رسائل
مولانا خیر الدین دہلوی

از

حضرت شیخ خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

دار الاسلام

کم و بیش 120 سال بعد دوبارہ منظر عام پر آنے والی علمی دستاویز

رسائل مولانا خیر الدین دہلوی (عکسی)

۱ خیر الامصار مدینۃ الانصار

۲ الستۃ الضروریہ فی المعارف الخیوریہ

۳ حفظ المتین عن لصوص الدین.

۴ اسباب السرور لاصحاب الخیور

از

حضرت شیخ خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

دار الاسلام

8-C پہلی منزل محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

darulislam21@yahoo.com +92-42-37115165

razaulhassanqadri@gmail.com 0321-9425765

www.facebook.com/Razaulhassan Qadri

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ   اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

فیضانِ نورِ علم

امامِ اعظم علی الاطلاق مؤسس فقہ حنفی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اِمامِ المتکلمین مسدد ضلائل المبطلین مصحح عقائدالمسلمین ابومنصور محمد ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم شیخ طریقت حضرت سیدمحی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت اِمامِ اہل سُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرِ مجلس

ذکی العصر فیلسوفِ اِسلام اشرف العلما اِمامِ اہلِ سُنّت حضرت شیخ الحدیث

علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی حفظہ اللہ

دارالعلوم شمسیہ رضویہ، سلاں والی، سرگودھا

اعیانِ مشاورت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، پیر سائیں غلامِ رسول قاسمی، الشیخ اسیدالحق قادری

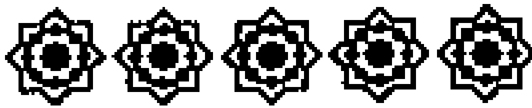
محمد عالم مختارِ حق، راجا رشید محمود، سید محمد عبداللہ قادری، خلیل احمد رانا

صاحب الارشاد	مؤسس و مدیر
فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی غلامِ حسن قادری	محمد رضاء الحسن قادری

سلسلۂ مطبوعات: ۱۹؛ طبع: رجب ۱۴۳۴ھ/مئی ۲۰۱۳ء، قیمت: 180 روپے NET

فہرست

رسائل مولانا خیرالدین دہلوی



پیش از کتاب......

واعظین سے ہمیشہ ہم سنتے چلے آرہے ہیں کہ ابوالکلام آزاد (جس کی آزاد فکر ایک وقت میں غیر مقلدیت' وہابیت' نیچریت' کانگریسیت' گاندھویت' صلح کلیت غرض ہر قسم کی آزادروی کا ملغوبا بن چکی تھی) کے والد مولانا خیرالدین دہلوی بہت بڑے علامہ تھے اور پکے سُنّی تھے اور پیرِ طریقت بھی تھے۔ اُنھوں نے وہابیوں کے رد میں ۱۰ر جلدوں میں کتاب لکھی، وہ بھی عربی میں۔ وہ تقریر میں بھی وہابیوں پر خوب برستے اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو! تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو!

بڑے بڑے جلسوں میں مقررین جب وہابیت کے خلاف مسالے دار اور دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں تو بڑے اِفتخار و اِستکبار سے یہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ سامعین کا جوش تازہ کرنے کے لیے یہ رٹے رٹائے فقرے کافی ہوتے ہیں اور واعظِ قوم کو اِتنی داد مل جایا کرتی ہے کہ اُس کا ''پیٹ'' بھر جاتا ہے۔ خطبا کی گزر بسر اِن سماعی روایات پر اچھی طرح ہوتی رہی ہے، لیکن دستاویزات کا کوئی ایک ورق بھی شاید اِن حضرات کے پاس اب تک نہیں ہے جو ان کے دعویٰ کی توثیق کرے ماسوائے نقل در نقل سوانحی کتابوں کے اِکا دُکا اِقتباسات کے۔ توقع کے مطابق اِس طبقے نے حضرت موصوف کی رشحاتِ قلم کو جمع کرنے کی زحمت بھی نہیں اُٹھائی ہوگی۔

زمرۂ محققین سے حضرت خیرالدین دہلوی کے کارہائے قلم کی بازیابی کے لیے کوششیں ہوئیں بھی اور نہیں بھی۔ کسی حد تک انھیں اگر کامیابی مل بھی گئی تو بڑی دقت یہ ہوئی کہ کوئی باذوق ناشر اُنھیں نہ مل سکا، اِس سرمایۂ جلیل کی قدر پہچاننے والا کوئی نجی یا سرکاری اِدارہ برائے نشر و اِشاعت بھی مطلقاً نہیں پایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تراثِ علمیہ اپنی پہلی طبع کے بعد گوشہ گیر ہو رہی جسے سوا صدی گزرنے کو ہے۔ اب بھی شاید برسوں بیت جاتے اور یہ لازوال دولت ہمارے ہاتھ نہ آتی اگر اللہ جل جلالہ کی توفیق ''دارُ الاسلام'' کی رفیق نہ ہوتی۔ اِس نیک بختی پر ہم ربّ العزت عم نوالہ و عز مقالہ کا شکر بجالاتے ہیں۔

مولانا خیر الدین دہلوی کے صد سالہ عرس کا خدائی اِہتمام

آج سے کامل پانچ سال قبل جب راقم ''دارُ الاسلام'' سے پہلی کتاب ''المبین'' شائع کرنے میں مشغول تھا۔ ابھی کچھ کام باقی تھا کہ سیّد محمد عبداللہ قادری ہمارے یہاں تشریف لائے۔ وہ آئے اور اپنے ہم راہ ایک گراں قدر' گراں مایہ تحفہ لائے۔ اُس وقت ناچیز علم و تحقیق کی دُنیا میں نو وارِد تھا۔ لائقِ اِحترام شاہ صاحب مجھے اپنے لائے ہوئے قیمتی تحفے کے بارے میں بتاتے رہے کہ یہ مولانا خیر الدین خیوری کی کتابیں ہیں' جو بہت بڑے عالم اور شاعر تھے، وہابیوں کا شدید رد بھی کرتے تھے... وغیرہ۔ مَیں چُپ چاپ سنتا رہا اور جوابًا سر ہلاتا گیا۔ چوں کہ اب تک مجھے ان جواہر پاروں کی حقیقی منزلت کا اِدراک نہیں ہوا تھا، اس لیے یہ میرے لیے کوئی عجیب چیز نہ تھی۔ ضمناً جب اُنھوں نے یہ اِنکشاف کیا کہ یہ مولانا خیر الدین ابوالکلام آزاد کے والد ہیں اور ان کی کتابوں کو چھپے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے جس کے بعد انھیں ایک طرح سے چھپا دیا گیا، اِس پر مَیں واقعی چونک گیا اور شاہ صاحب کے ہاتھ سے کتابیں پکڑ کر حیرت سے اُن کے صفحات تکنے لگا اور خیال ہی خیال میں اُن کی اِشاعت کو ممکن بنانے کے منصوبے بھی تیار کرنے لگ گیا۔ اچانک مجھے اندازہ ہوا کہ مَیں تو خیالی پلاؤ پکا رہا ہوں۔ کیوں کہ ابھی تک تو میری پہلی کتاب بھی پوری طرح سے چھپنے نہیں پائی اور مَیں زیر بار آگیا ہوں، تو یہ ہزار سے زائد صفحات کا دفتر چھاپنے پر کیوں کر قادر ہوسکوں گا!! دفعۃً چند لمحوں کے لیے مجھے شدید حسرت بھی ہوئی اور مَیں نے اپنے آپ سے نیز شاہ صاحب سے فوری اِشاعت پر ترت معذرت کر لی، لیکن ساتھ ہی دل میں تہیہ بھی کیا کہ جس وقت قدرت کے خزانے سے مجھ پر اسباب فراواں ہوئے اِس خزینۂ علم و ادب کو اپنے اِدارے سے ضرور طبع کراؤں گا۔

یہ سنہ ۲۰۰۸ء کی بات ہے، جب کہ مولانا خیر الدین دہلوی کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہے۔ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ فقط اِتفاق نہیں ہے، بل کہ حضرت خیر الدین مرحوم کی وفات کے پورے ۱۰۰ رسال بعد آپ کے صد سالہ عرسِ مبارک کا قدرتی اِنتظام تھا جو اگرچہ پانچ سال بعد تکمیل کو پہنچ رہا ہے، مگر اِس کی بنا پانچ سال پہلے رکھی جا چکی تھی۔

ایک اور خداوندی اِنصرام دیکھیے! اب جب کہ یہ رسائل چھپ چکے ہیں اور ملک کے طول و عرض میں پہنچ رہے ہیں تو یہ بھی آپ کے عرس مبارک ہی کا مہینہ ہے جو آپ کی شخصیت و تعلیمات

کو آئندہ کئی دہائیوں تک اُجاگر رکھنے کی روشن سبیل ہے۔ پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے لکھا ہے:

''اُن (مولانا خیر الدین) کے مرید ہر سال ۱۷ رجب کو ان کا عرس کیا کرتے تھے، ۱۹۶۴ء کے بعد بہ وجوہ یہ سلسلہ باقی نہ رہا۔''

(ایک علمی خاندان، ص 24، اِدارہ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملی پاکستان، 1990ء)

آج مولانا کی روح وجد کرتی ہوگی کہ ۵۰ سالوں سے جو سلسلۂ خیر ان کی یادوں کا موقوف تھا آج وہ پھر سے جاری ہوا چاہتا ہے اور جس احسن صورت میں ہوا اُس سے بہتر دوسری کوئی نہیں ہے۔ اللہ کرے یہ سلسلہ سال بہ سال جاری رہے!!

تصانیفِ مولانا خیر الدین؛ دریافت شدہ مواد کا جائزہ

مولانا خیر الدین کی ڈیڑھ درجن کتب میں سے قریب النصف ہمارے دائرۂ اِختیار میں آچکی ہیں، بقیہ نصف کے نام یا بلاتعین اِسم کے صرف موضوع کی نشان دہی ہو چکی ہے۔ ان میں پہلے تو یہ چار رسائل ہیں جن کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔ یعنی:

۱- خیر الامصار مدینة الانصار ۱۳۱۵ھ

۲- الستة الضروریه فی المعارف الخیوریه ۱۳۱۵ھ

۳- حفظ المتین عن لصوص الدین ۱۳۱۵ھ

۴- اسباب السرور لاصحاب الخیور ۱۳۱۸ھ

پھر وہ دو کتابیں جو مطبوع ہیں لیکن اِس مجموعے کے ساتھ نہیں چھپ سکیں، البتہ ہر وقت ہر طرح ہماری رسائی میں ہیں۔ اور یہ جناب سیّد محمد عبد اللہ قادری کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۵- البصائر العشرة الجلیة لناظری الجزء الاول من العقائد الخیوریة (صفحات: ۱۹۰)

۶- درج الدرر البهیة فی ایمان الآباء و الامهات المصطفویة (صفحات: ۶۰۸)

ان کے علاوہ دو فارسی کتابوں کے مخطوطات کے عکس ہمیں دست یاب ہوئے ہیں:

۷- تبیان عقائد الفریقین من اهل الحب و البغض فی الدارین

۸- سراجِ منیر ترجمہ تبصیر الضریر (دونوں کے صفحات ساڑھے تین صد سے زائد ہیں)

یہ www.dli.com (ڈی جی ٹل لائبریری آف انڈیا) پر موجود ہیں۔ ان میں اول الذکر کے علاوہ:

۹-نجم المبین لرجم الشیاطین کی دوجلدوں

۱۰- تقلید کی بابت رسالہ

۱۱- خضر علیہ السلام سے متعلق مقالہ

۱۲- قصائد نعتیہ ومدحیہ ومقامات

کے بارے میں ابوالکلام آزاد کا بیان ہے کہ کسی نہ کسی دور میں چھپ چکی ہیں۔

("آزاد کی کہانی" کے مختلف مقامات)

۱۳- الاوراد الخیوریۃ سلالۃ الادعیۃ الماثوریۃ

بھی مطبوع ہے، البتہ ہماری دست رس سے باہر ہے۔ ان کے سوا تاوقتِ تحریر کسی کتاب یا رسالہ یا مضمون کے خطی یا مطبوعہ نسخے کی اِطلاع ہم تک نہیں پہنچی۔ ہاں، نیشنل لائبریری، کلکتہ (انڈیا) میں حضرت خیرالدین کے کچھ مخطوطات کی خبر ملی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو لازماً وہاں مطبوعہ رسائل بھی ہوں گے۔ مگر وہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور ان کی کیفیت کیا ہے؟ اب تک کوئی سراغ نہیں لگایا جاسکا ہے۔

بعض مآخذ سے چند اور تصانیف کا بھی علم ہوا ہے، اِجمالاً انھیں حضرت کے تذکرے میں لکھ دیا گیا ہے، تاہم تفصیل بابت تحویل کسی موافق موقع تک اِلتوا میں ڈالی جارہی ہے۔

نذرِ مولانا خیرالدین؛ ایک نیا کام

اِرادہ تھا کہ مولانا خیرالدین خیوری کے اِن رسائل کے ساتھ ان کے حالات وخدمات اور نظریات پر تفصیلی مضامین پیش کیے جائیں، مگر ایک تو ان تمام موضوعات کے اِحاطہ کے لیے وقت کی قلت تھی، دوسرا جوں جوں وقت گزر رہا تھا حضرت خیوری کی شخصیت کے نت نئے پہلو سامنے آتے جارہے تھے اور دل چاہتا تھا کہ ہر ایک جہت پر وقیع مواد جمع کر دیا جائے۔ محترم راجا رشید محمود کا قریباً ۷۰ رصفحات پر پھیلا ہوا مضمون تو پہلے سے موجود تھا، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری نے A4 سائز کے باریک خط میں ۳۲ رصفحات لکھ بھیجے، راقم کے دو مضامین لگ بھگ ۵۰ر صفحات مکمل ہونے کو ہیں۔ یوں کم وبیش ۲۰۰ رصفحات کا موادتو جمع ہو چکا تھا۔ خیال ہوا کہ عدیم

الفرصتی کے باعث حاضر مواد کو ہی ان رسائل کے ساتھ ضم کر کے چھاپ دیا جائے تو معاً احساس ہوا کہ اِس سے گو بعض پہلو کافی نمایاں ہو جاتے، مگر بعض کسی قدر تشنہ اور بعض بالکل ہی پوش رہ جائیں گے، جو جامعیت کے منافی ہے۔ لہٰذا فیصلہ یہ قرار پایا کہ سردست مولانا خیرالدین کے مجرد رسائل مع مختصر حالات شائع کر دیے جائیں، تاکہ کتاب بھی بوجھل نہ ہو اور اِجرا کے بعد ملک و بیرونِ ملک اہل علم و تحقیق تک بھجوا دیے جائیں اور انھیں دعوتِ تحریر دی جائے، یوں فرصت کے لمحات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کم وقت میں خاصا مواد جمع ہو جانے کی اُمید ہے۔ پھر جب کسی شخصیت کے مآثرِ علمی سامنے ہوں تب ان پر کچھ لکھنا زیادہ آسان اور قابلِ اِطمینان ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ تنہا سوانحی مآخذ پر قناعت کی جائے۔ حضرت میر حسان الحیدری سہروردی نے از خود لکھنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ جناب محمد عالم مختارِ حق، یٰسین اختر مصباحی (اعظم گڑھ)، خوشتر نورانی (دہلی)، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (دہلی)، ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی (علی گڑھ)، ڈاکٹر محمد اِسحٰق قریشی، پروفیسر افضل حق قرشی اور پروفیسر امجد علی شاکر بھی اِس موضوع کے لیے انسب ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اِعانت و توفیق سے جب کافی مواد جمع ہو جائے گا تو اسے یک جا شائع کر دیا جائے گا۔ اس طرح مولانا خیوری کی شخصیت کا ہمہ جہتی تعارف کرانے اور آپ کی ذات عالی صفات کو نذرِ پیش کرنے کا بھرپور موقع مل جائے گا۔

نوٹ: جو حضرات مولانا خیرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دل چسپی رکھتے ہوں یا ان پر کام کرنا چاہتے ہوں، وہ اِدارہ سے رجوع فرمائیں! اِن شاءاللہ الملک القدوس مواد کی کھوج، محققین سے ربط، کارِ تحقیق میں راہ نمائی اور طباعتی وسائل کی فراہمی میں اِدارہ اُن سے ہر قسم کا ممکن تعاون کرے گا۔

مولانا منورُ الدین دہلوی کے رسائل کی تلاش!!!

آج تک ہمارے لوگوں کے لیے مولانا خیرالدین کی کتب ایک افسانہ تھیں۔ ان تک رسائی ممکن ہوتی تو اس کے بعد ان کے نانا مولانا منورالدین کی جانب توجہ مبذول ہو پاتی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مولانا خیرالدین کے نظریات کلیم اپنے نانا کی فکر کا پرتو تھے اور ان کے طریق سے ذرا بھی مختلف یا منحرف نہ تھے۔ آزاد کہتے ہیں:

''والدِ مرحوم اپنے وعظ وغیرہ تمام اُمور میں اپنے نانا کے مسلک پر ہمیشہ چلتے تھے۔''

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، ص 124)

مطلب یہ ہوا کہ مولانا خیرالدین کی تصانیف میں وہابیہ کے رد ِاشد میں جو مضامین پائے جاتے ہیں اور سنیت کی حمایت کا جو رنگ جس ڈھنگ میں پایا جاتا ہے حضرت مولانا منورالدین دہلوی کی کتب میں یہ عناصر اِنتہائی درجہ میں ملیں گے۔ لہٰذا اِدارہ کی طرف سے کوشش جاری ہے کہ حضرت کی تصانیف کو بھی بازیاب کرایا جائے اور اس مجموعہ کی طرح انھیں بھی طبع کیا جائے۔ واللّٰہ بدیع الاسباب۔

تشکرات

اِس مقام پر سب سے بڑھ کر منت وتشکر کا اِستحقاق سیّد محمد عبداللہ قادری (واہ کینٹ) اور کتب خانہ اِبن عبداللہ (چک ۱۵ ارشالی، گجرات) رکھتے ہیں، جن کے خلوص کی برکت سے اِس مجموعہ کے پہلے تین رسائل منصۂ ظہور پر لانے کا باکرامت موقع میسر آیا۔ بعدہٗ **Digital Library of India** کی اِنتظامیہ ہے جن کی کوشش سے مجموعۂ ہٰذا کا آخری رسالہ ہم تک پہنچا۔ ڈاکٹر اے۔ ایس شاہ جہان پوری (کراچی) نے اپنی خصوصی تحریر سے ہمیں نوازا۔ ہمارے محبوب دوست اور اِدارہ کے محسن ومخلص جناب محمد عمیر اشرف مجددی (رحیم یار خان) نے ۲۰۰۰ر روپے اِس کتاب کی طباعت کی غرض سے بھیجے۔ تقبل اللّٰہ منه و یضاعفه له فی الدنیا و الآخرۃ۔ جب سے اِدارہ نے اِن رسائل کی طباعت کا باضابطہ اِعلان کیا ہے کئی احباب باقاعدگی سے ماہ دو ماہ بعد بہ ذریعہ فون یا عندالملاقات اِستفسار کرتے تھے جس سے یک گونہ ترغیب ہوتی رہتی، اِس رعایت سے وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ کریم ان سب کی بھلائیاں اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے اور ہمارے دین اور مسلک کے تمام لوگوں میں فروغِ علم کے راستوں پر اپنی توانائیوں اور وسائل کا زیادہ تر حصہ صرف کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ اللّٰھم انا نستعینك و نستھدیك و نتوکل علیك و نرجو رحمتك یا ارحم الراحمین۔

قدر شناسِ تراثِ اسلاف

محمد رضاء الحسن قادری

۴ رجب ۱۴۳۴ھ/۱۵ مئی ۲۰۱۳ء بہ روز بدھ

بہ جوارِ ضریحِ منور حضرت داتا گنج بخش علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

اِنتساب بہ نام

مولانا خیرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نانا

رُکن المدرّسین حضرت

مولانا منورالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی 6-1275ھ/9-1858ء)

جنھوں نے

سرزمینِ ہند میں وہابیت کے سفیرِ اوّل [شاہ اِسمٰعیل دہلوی]

کی تردید وتوبیخ میں پہل کی

اور اِس قدر نمایاں کردار ادا کیا کہ

اپنے دور کی تحریکِ ردِ وہابیت کے سالار تسلیم کیے گئے

مولانا منورالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تیرھویں صدی ہجری کے ابتدائی سالوں میں ہوئی۔ آپ کے والد قاضی سراج الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں لاہور کے قاضی القضاۃ اور پنجاب کے افغان نائب السلطنت کے مشیر تھے۔ والدین کی طرف سے سلسلۂ نسب شیخ جمال الدین معروف بہ ''بہلول دہلوی'' پر منتہی ہوتا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے معاصر تھے۔

ابتدائی تعلیم علماے لاہور سے حاصل کی، پھر دہلی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا قصد کیا اور ان کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ وہاں آپ کے ہم درس مولانا رشید الدین خان دہلوی، مولانا برہان الدین، مولوی اسماعیل دہلوی، شاہ احمد سعید مجددی اور مولانا محمد وجیہ وغیرہ تھے اور یہ جماعت حضرت شاہ صاحب کے اوّلین تلامذہ کی تھی۔ تکمیل کے بعد خود اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ آپ کے شاگردوں میں مشاہیر مولانا سدید الدین (مدرّسِ اوّل مدرسہ عالیہ، کلکتہ)، مولوی محبوب علی دہلوی، مولانا فضل امام خیرآبادی، مولانا محمد علی گوپاموی ہیں۔

سکھ راجا رنجیت سنگھ نے جب ملتان پر حملہ کیا تو اُس دوران محاصرے میں مولانا منورالدین کے والد کی شہادت ہو گئی، پھر آپ نے پنجاب سے ہجرت کر کے دہلی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یہاں آپ کے درس و تدریس کا شہرہ بامِ عروج کو پہنچا تو سلطنتِ مغلیہ کے رُکن المدرّسین (وزیر تعلیم) کا عہدہ انھیں تفویض کیا گیا۔

تصانیف میں جواب رسالہ حسینیہ از شیعہ مصنف، شرح مشارق الانوار (عربی)، حاشیہ مطول، سیرۃ النبی (فارسی) نیز مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اور شدرحال پر ایک ایک اور مولوی اسماعیل دہلوی کے رد میں کئی رسالے تصنیف فرمائے۔ آپ کی کتابوں پر بہادر شاہ ظفر اور مفتی صدرالدین خاں آزردہ نیز دیگر بار سوخ علما کی تقاریظ موجود ہیں۔

تاریخی مباحثہ جامع مسجد دہلی کا حال بھی قلم بند کیا۔ ابوالکلام نے کہا ہے:

''مولانا محمد اسماعیل شہید مولانا منورالدین کے ہم درس تھے۔ شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب اُنھوں نے 'تقویۃ الایمان' اور 'جلاء العینین' لکھی اور اُن کے مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو تمام علما میں ہل چل پڑ گئی۔ اُن کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بل کہ سربراہی مولانا منورالدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں اور ۱۲۴۰ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علماے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا، پھر حرمین سے فتویٰ منگایا۔ ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے ابتدا میں مولانا اسماعیل اور اُن کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد مولانا عبدالحی کو بہت کچھ فہمائش کی اور ہر طرح سمجھایا، لیکن جب ناکامی ہوئی تو بحث و رد میں سرگرم ہوئے اور جامع مسجد کا شہرۂ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا محمد اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علماے دہلی۔''

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی بہ روایت ملیح آبادی، ص 5-44، مکتبہ اشاعت القرآن، دہلی 1965ء)

سن ستاون کی جنگ آزادی کے ایک یا دو سال بعد (1275-6ھ/1858-9ء) آپ کا انتقال ہو گیا۔

مولانا منورالدین نے اپنی بیٹی شیخ محمد ہادی ابن شیخ محمد احسن

مولانا خیرالدین خیورؔی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ خیرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صدیقی النسب تھے اور ہند و حجاز کے تین ممتاز علمی گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے:

۱۔ آپ کے والد شیخ محمد ہادی دہلی کے ایک مشہور خاندانِ علم وفضیلت سے تعلق رکھتے تھے، جس میں بہ یک وقت پانچ پانچ علماے درس و افتاء واصحابِ سلوک وطریقت پیدا ہوئے ہیں۔

۲۔ نانا رُکن المدرّسین مولانا منور الدین دہلوی اپنے عہد کے مشاہیر اساتذۂ علم و درس اور اصحابِ طریقت وسلوک میں سے تھے اور اُن مخصوص اصحابِ کمال میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ علومِ ظاہر و باطن کی جامعیت عطا فرماتا ہے۔(ان کا تذکرہ سابقہ صفحہ پر گزر چکا ہے)

۳۔ ماموں سسر مفتیِ مدینہ منورہ شیخ محمد بن ظاہر وتری جو گزشتہ دور کے اکثر علماے حجاز کے اُستاذِ حدیث اور شیخ عبداللہ سراج کے بعد مکہ معظّمہ کے آخری محدث تھے۔ ان کے بلند اس درجے کا کوئی شیخ الحدیث حرمین میں پیدا نہیں ہوا۔

(تذکرہ: ابوالکلام آزاد، مرتبہ مالک رام، ص 6-25، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور)

آپ کی پیدائش 1247ھ/ 1831ء میں بہ مقام دہلی ہوئی۔ ابھی آپ عمر کے چوتھے سال میں پہنچے ہوں گے کہ والد کا اِنتقال ہو گیا، کچھ ہی عرصہ کے بعد والدہ بھی رحلت کر گئیں۔ چناں چہ آپ کی تمام تر پرورش اور تعلیم وتربیت اپنے نانا کے زیرِ نگرانی ہوئی۔ مولانا منورالدین کے اپنے وقت کے جید علما سے گہرے مراسم تھے، لہٰذا لاڈلے نواسے کو ہر چشمۂ علم وحکمت سے آب فیض پینے کا شرف حاصل رہا۔ مولانا منورالدین دہلوی (متوفی 6-1275ھ/ 9-1858ء) کے علاوہ صدرالصدور دہلی مفتی محمد صدرالدین خان آزردہ (متوفی 1285ھ/ 1868ء)، امامِ حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی (متوفی 1278ھ/ 1861ء)، شاہ محمد یعقوب دہلوی (متوفی 1282ھ/ 1866ء)، شاہ محمد حلیم بلگرامی، مولوی محمد کریم (لال کوئیں والے)، مولوی محمد

عمر، مولانا رشید الدین سے دریِ دولت سے آپ نے علم کی میراث پائی۔ نیز شیخ عبداللہ سراج، شیخ محمد بن ظاہر وتری اور چند علمائے حجاز سے بھی درس لیا۔

مولانا خیر الدین نے بعض مردانہ ورزشیں اور تفریحی فنون بھی سیکھے۔ مثلاً پنجہ کشی میر پنجہ کش سے، تیراکی میر مچھلی سے، تیراندازی قلعہ معلّٰی ہی کے ایک اُستاد سے، اِسی طرح کشتی لڑنا سیکھا۔ تب حافظ امام بخش خطِ نسخ کے امام تھے' ان سے خوش نویسی سیکھی۔ نشانہ اندازی، شمشیر زنی اور لکڑی کے فنون بھی سیکھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آخری وقت تک ان کا بدن کسرتی رہا۔

(ابوالکلام آزاد: شورش کاشمیری، ص 14، مطبوعاتِ چٹان، لاہور 1999ء)

مولانا خیر الدین نے سن ستاون کی جنگ آزادی کے بعد حجاز کو ہجرت کی اُس وقت جب کہ آپ کے نانا کا اِنتقال ہوا۔ ہجرت کے 10 سال بعد 1-1870ء میں آپ کی شادی مدینہ منورہ میں شیخ محمد بن ظاہر وتری کی بھانجی زینب (متوفی 1316ھ/1899ء) سے ہوئی جس کے بعد آپ نے مکہ مکرمہ کی شہریت اِختیار کر لی۔ اولاد میں تین بیٹیاں خدیجہ بیگم، فاطمہ بیگم آرزو (متوفی 1385ھ/1966ء)، حنیفہ بیگم آبرو (متوفی 1362ھ/1943ء) اور دو بیٹے ابوالنصر غلام یٰسین آہ دہلوی (متوفی 1324ھ/1906ء) اور (محی الدین فیروز بخت) ابوالکلام احمد آزاد دہلوی (متوفی 1377ھ/1958ء) تھے۔

کچھ عرصہ حرمِ مکہ میں درس دیتے رہے، ان سے پہلے کسی ہندوستانی کو یہ شرف حاصل نہ ہوا تھا۔ (ابوالکلام آزاد: شورش کاشمیری، ص 14)

1894ء میں کلکتہ آ گئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ہندوستان آمد سے پہلے اور بعد آپ نے (قونیہ، قسطنطنیہ) ترکی، (قاہرہ) مصر، (بغداد) عراق اور دیارِ شام تا ایشیائے کوچک و جزیرۃ العرب کے طول و عرض میں کئی دورے کیے، کہیں کچھ ماہ' کہیں کچھ سال قیام کیا۔ وہ خلافت کا دورِ عظیم تھا۔ خلیفۂ وقت اور شریفِ مکہ عبدالمطلب دونوں کے آپ معتمد تھے۔ حتیٰ کہ سلطان اور شریف کے آپس میں جب ناراضی ہوئی تو سلطان نے اِس تعلق سے بعض واقعات کی تصدیق میں مولانا خیر الدین سے مدد چاہی۔ سلطان نے مولانا خیر الدین کو ''تمغۂ حمیدی'' سے بھی نوازا۔ دوسرے اعلیٰ حکومتی عہدہ داروں میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

جن علاقوں میں آپ قیام کرتے وہاں کے لوگ کثرت سے آپ کے مرید ہو جایا کرتے

[illegible]
گجرات، رنگون، کلکتہ میں ان کے بہت زیادہ مریدین موجود تھے۔ کلکتہ میں باوجود ضعیف العمری اور بیماری کے رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہاں آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔ اس زمانے میں ایک ایک مجلس میں پانچ سو یا ہزار آدمی مرید ہوتے۔

آپ کی تصنیفات کے نام حسب ذیل ہیں:

۱- نجم المبین لرجم الشیاطین
(عشر مجلدات. اشهر مشاهير تصانيف الخيوري و اكبرها في الرد على الوهابية)

۲- البصائر العشرة الجلية لناظرى الجزء الاول من العقائد الخيورية

۳- درج الدرر البهية فى ايمان الآباء و الامهات المصطفوية المعروف بالعقائد الخيورية (80ج)

۴- خير الامصار مدينة الانصار

۵- الستةُ الضروريه في المعارف الخيوريه

۶- حفظ المتين عن لصوص الدين

۷- اسباب السرور لاصحاب الخيور

۸- الاوراد الخيورية سلالة الادعية الماثورية

۹- تبيان عقائد الفريقين من اهل الحب و البغض فى الدارين

۱۰- سراجِ منیر ترجمہ تبصير الضرير

۱۱- تقلید کی بابت رسالہ

۱۲- خضر علیہ السلام سے متعلق مقالہ

۱۳- قصائد نعتیہ ومدحیہ ومقامات

۱۴- ترکی صرف ونحو

۱۵- عربی، فارسی، ترکی لغت (حرف 'فا' تک)

۱۶- ردِ نذیر حسین دہلوی

۱۷- مفصل خاندانی حالات

مولانا خیر الدین دہلوی وہابیہ کے رد کرنے میں بڑے مشہور تھے۔ اگر ایک جامع جملے میں اُن کی تمام شہرت کو سمیٹنا چاہیں تو وہ یوں ہوگا کہ ابوالکلام آزاد نے اپنی ساری زندگی میں وہابیت

کی اِن حمایت میں کی، ... مولانا خیرالدین نے اُن کی مخالفت کی۔ درونِ خانہ گفت و شنید ہو یا وعظ بر سرِ منبر، مناظرہ کی بزم ہو یا تحریر کا میدان اُن کا موضوعِ سخن ردِ وہابیت ہوتا، عوامی اسٹیج ہو یا پھر حکومتی ایوان مولانا خیرالدین نے وہابیوں کی اصلیت ظاہر کرنے سے باز نہ آتے۔ حجاز میں اُنھوں نے وہابیت کے خلاف محاذ کھولا اور اِس سلسلے میں بڑے بڑے تنازعات سے گزر گئے۔ شریفِ مکہ نے ہندوستانی اکابرِ وہابیہ کو ۳۹٬۳۹ کوڑے لگانے کا حکم آپ کے کہنے پر دیا، آپ ہی کی بہ دولت اُن کا وہاں رہنا ناممکن ہو گیا۔ قسطنطنیہ کے عوام کو وہابیوں کے باطل عقائد کا شعور دیا اور اُنھیں اُن کی مخالفت پر کمربستہ کیا۔ ہندوستان میں جتنا عرصہ ٹھہرے یہاں بھی اُنھوں نے وہابیت کا جینا دوبھر کیے رکھا۔ اُن کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں، بل کہ اپنی ہر کتاب میں ہی ان کی مذمت کی اور ان کے غیر اِسلامی نظریات کا پردہ چاک کیا۔ مولانا خیرالدین ہندی وہابیوں کے بھی اتنے ہی مخالف تھے جتنے نجدی وہابیوں کے۔ وہ ردِ وہابیت کے شعبے میں اپنا جداگانہ تشخص رکھنے کے باوجود اپنے نانا مولانا منورالدین دہلوی کے پیش رو تھے، نیز حضرت سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی اور تاج الفحول شاہ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہما کو اپنا ہم مسلک گردانتے تھے۔ وہ کہتے تھے:

> ''گم راہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت، پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری قدرتی منزل جو اِلحادِ قطعی ہے۔'' (آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، ص 359)

آپ کی وفات 17 رجب 1326ء/15 اگست 1908ء بہ روز ہفتہ بہ عمر 77 سال ہوئی۔ مانک تلہ کے قبرستان میں اپنی اہلیہ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ ''دبدبہ سکندری''، رام پور میں یہ قطعہ تاریخِ وفات درج ہے:

قضا کرد اُف مولوی خیر دین	فقیہ زماں اہل جوش و خروش
سنہ فوت چوں خواستم از خرد	بگفتا ''فضایل پناہ اہل ہوش''

آپ کی وفات پر دُنیا کے مختلف ممالک جنوبی افریقہ، ٹرانسوال، زنجبار، سیلون، برما، جاوا، سنگاپور، ہانگ کانگ، حجاز، شام، مسقط وغیرہ سے تعزیتی پیغامات آئے اور بعض جگہ جلسے بھی منعقد کیے گئے اور اخبارات میں ان کی روداد یں شائع ہوئیں۔

(ایک علمی خاندان: سیّد شفقت رضوی، ص 24,39، ادارہ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملی پاکستان 1990ء)

یادش بہ خیر

ابوالنصر غلام یٰسین آہ

کی ایک تحریر سے اِقتباس

''مجھے یاد ہے کہ قبلہ والد مجھے صغر سنی میں یہ دُعا دیا کرتے تھے کہ 'پیارے! خدا تجھے آدمی بنائے!' اور ایک مرتبہ نہیں، بار بار اور ہمیشہ یہی جملے فرماتے۔ مجھے بہ اِقتضائے کم فہمی و کم عمری کچھ یوہیں سا ناگوار معلوم ہوا کہ لیجیے مَیں تو ان کی نظر میں کوئی آدمی ہی نہ رہا، جب تو یوں فرماتے ہیں کہ خدا اسے آدمی بنائے اور ہاتھ پاؤں دیکھ دیکھ کر (اور کبھی کبھی آئینے میں چہرہ دیکھ کر) دل ہی دل میں کہوں کہ کیا بھئی مَیں آدمی نہیں ہوں، سچ مچ حیوان ہوگیا' حیوان! مگر اب جو غور سے کام لیتا ہوں تو خدا جانتا ہے عجیب عجیب نکتے اور طرح طرح کے فوائد اسی ایک جملے سے مترشح ہوتے ہیں جس کا بیان خالی از طوالت نہیں۔''

(مضمون ''تربیت، تعلیم اور صحبت''؛ ''مرقع عالم''، ہردوئی، ۱۹۰۲ء؛

بہ حوالہ: کچھ ابوالکلام آزاد کے بارے میں: قاضی عبدالودود، ص ۲۴، خدا بخش اورینٹل لائبریری پٹنہ، ۱۹۹۵ء)

خصائلِ خیرالدین

ابوالکلام آزاد کی زبانی

اُن کے بہت سے عادات وخصائل ایسے تھے جو قابل ذکر اور گزشتہ سوسائٹی کی یادگار ہیں۔ مثلاً پابندیِ اوقات، اُن کی زندگی کے تمام اوقات اِس درجہ منتظم تھے کہ نشست و برخاست، اکل و شرب، ملاقات وصحبت، تحریر وتقریر؛ اِن تمام باتوں کے لیے جو اوقات قرار پا گئے تھے اُن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوسکتی تھی۔ ہم لوگ ان کے اوقات سے گھڑی کی طرح وقت معلوم کرتے تھے اور جب کبھی دونوں میں اِختلاف ہوتا تو گھڑی کو غلط سمجھتے تھے............

ایک بہت بڑی بات جو اُن کے یہاں پہنچ کر ہر شخص محسوس کرلیتا تھا وہ بندگانِ اِلٰہی کے ساتھ یکساں سلوک تھا، جس میں امیر، غریب کی کوئی تفریق نہ تھی۔ ملاقات کے لیے جس ہال میں سب لوگوں کو اِنتظار کرنا پڑتا تھا اُس میں صرف چٹائی فرش ہوتا تھا اور رئیس وغریب سب کو وہیں جاکر بیٹھنا پڑتا تھا، جس کمرے میں وہ لوگ ملتے تھے اُس میں دری کا فرش، ایک گاؤ تکیہ اور ایک چھوٹی سی گدی ہوتی تھی جس پر وہ خود چوبیس گھنٹے بیٹھتے تھے اور خواہ کوئی شخص آئے اُس کو وہیں اُن کے سامنے بیٹھنا پڑتا تھا۔

اُن کی تعلیم وتربیت اُس سوسائٹی میں ہوئی تھی جو ہندوستان کی قدیم اِسلامی تہذیب کی آخری یادگار تھی ...... اِس سوسائٹی، خاندانی وراثت اور ذاتی اِعتدالِ طبیعت کی وجہ سے اُن کے اخلاق وعادات میں بہت سی باتیں ایسی جمع ہوگئی تھیں جو اِس زمانے میں کم نظر آتی ہیں۔ ازاں جملہ اُن کی خودداری تھی، عمر بھر کسی امیر ورئیس کی تعظیم نہیں کی اور بہ جز علما اور اپنے اساتذہ کے اور کسی کی تعظیم میں کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔ کبھی کسی امیر کے دروازے پر نہیں گئے اور باوجود سخت اِلتجاؤں کے بھی کبھی اُمرا کی دعوتیں قبول نہیں کیں۔ ایک سال میں وہ کتنے مرتبہ اور کس کس کے

یہاں جائیں گے؟ یہ بالکل ایک طے شدہ معاملہ تھا اور نہ گھٹتا تھا' نہ بڑھتا تھا..........

سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ اُن کی بے لاگ اور بے باک حق گوئی کا ہے جو ہمیشہ اہل دُوَل کے مقابلے میں نمایاں رہتی تھی جن اشخاص کے متعلق اُن کو متنبہ کرتے تھے اور رعب و ہیبت کا یہ حال تھا کہ اُنھیں سر جھکا کر سب کچھ سننا پڑتا تھا.......... وہ غربا کی دعوتیں نہایت خوشی سے قبول بھی کر لیتے تھے، لیکن اہل دُوَل واُمراسے اُن کا تعلق بالکل بے لاگ رہتا تھا اور ممکن نہ تھا کہ ایک ذرّہ بھر بھی دُنیاوی اِحسان ان کا اپنی گردن پر لیں، وہ لوگ آتے تھے، اپنے دینی و دُنیاوی معاملات پیش کرتے تھے اور ہر طرح کی اِعانت اُنھیں حاصل ہوتی تھی، لیکن وہ خود اُن سے کسی طرح کی اِعانت قبول نہ کرتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ اُن کو بادشاہوں کی طرح حکم دیتے تھے اور بے نیازوں کی طرح اُن کے گھمنڈ اور غرور کو ٹھکرا دیتے تھے۔ ہمیشہ ہم لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کہ امیروں سے غرور اور غریبوں کے مقابلے میں عجز و نیاز؛ یہی صحیح عادلانہ اخلاق ہے۔ خود اُن کا عمل بھی ٹھیک یہی تھا۔ یہ بات کیسی تعجب انگیز سمجھی جائے گی کہ بڑے بڑے اُمرا تو برسوں تک اِس آرزو میں رہتے تھے کہ ایک مرتبہ اپنے یہاں لے جائیں اور نہیں جاتے تھے، مگر کتنے ہی غریب و فقیر اُن کے عقیدت مند ایسے تھے جن کے چھپر کے کچے مکانوں میں چلے جاتے تھے اور ماحضر قبول کر لیتے تھے..........

......اگر ایسے آدمیوں کا شمار کیا جائے جو پریشانی وغربت کی حالت میں اُن کی دُعاؤں کے طالب ہوئے اور پھر اچانک اِنتہا درجے کی خوش حالی تک پہنچ گئے تو اُن کی تعداد اتنی وسیع ہے کہ شمار نہیں کی جاسکتی......اُن کی نسبت یہ دُور دُور تک مشہور ہوگیا تھا کہ غریب آدمی اُن سے مرید ہوتا ہے اور دولت و سعادت لے کر واپس ہوتا ہے.......... ہمیشہ ہزاروں آدمیوں کا اُن کے دروازے پر ہجوم رہتا تھا۔ بیمار شفا کے لیے آتے تھے، مفلس دولت کے لیے، مائیں اولاد کے لیے، کاروباری مشورے کے لیے اور اِس ہجوم میں خال خال وہ بھی ہوتے تھے جو خدا کی طلب میں آتے تھے۔ اِس کا بلاشبہ اُنھیں ہمیشہ سخت ماتم رہتا تھا۔ گھر میں بارہا ہم نے دیکھا کہ سرد آہیں بھرتے تھے اور کہتے تھے کہ تمام وقت طلب گارانِ دُنیا کے لیے صرف ہو جاتا ہے اور طلب گارِ آخرت کوئی بھی نہیں ملتا۔ اِسی وجہ وہ ایسے لوگوں کے بڑے خواہش مند و شائق رہتے تھے اور جو اِس طلب میں آتے تھے اُن سے بڑی محبت کرتے تھے۔

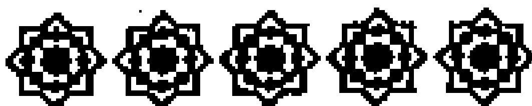
ایک خاص وصف اُن کی طبیعت کا جو اُن کو عام صف سے الگ کر دیتا ہے طبیعت کی فیاضی، سیر چشمی اور دریادلی تھی، اُن کو دیکھ کر خیال نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں سے لینے والے ہیں بل کہ ہر آنکھ محسوس کرلیتی تھی کہ لوگوں کے دستِ سوال پر اُن کا دستِ بخشش اُٹھا ہوا ہے۔ کوئی دِن ہم نے ایسا نہیں دیکھا کہ کم سے کم پندرہ بیس آدمیوں نے اُن کے دستر خوان پر کھانا نہ کھایا ہو۔ طبیعت میں بے اِنتہا علو و بلندی تھی۔ دنایت و خست سے نہایت سخت نفرت کرتے تھے اور اسی کی ہم سب کو تلقین کرتے تھے، جو چیز لیتے قیمتی لیتے، جس کو کچھ دیتے زیادہ سے زیادہ دیتے، علماء و فقراے وقت میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اُن سے ملا ہو اور جاتے وقت اُس کو اُنھوں نے ایک رُومال نہ دیا ہو جس کے کونے میں نوٹ بندھے ہوتے تھے۔

اُن کی طبیعت میں مذاہب و اقوام کی نسبت بھی ایک عجیب طرح کی بے تعصبی تھی۔ ہزاروں ہندو، پارسی، یہودی، عیسائی عقیدت مندانہ اُن کے پاس آتے تھے اور اپنے مقاصد پیش کرتے تھے۔ اُن کے معتقدین میں بمبئی کے چند پارسی اور ہندو ایسا غیر معمولی اعتقاد رکھتے تھے کہ اُن کے اِنتقال کے بعد جب اُنھوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہم اُن کو کیوں کر خوش کر سکتے ہیں؟ اور مَیں نے کہا کہ مسلمان ہو کر! تو اُن میں سے ہرمزجی نرسی مسلمان ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑا دلال تھا۔

اُن کی طبیعت میں یہ بات بھی تھی کہ ہمیشہ خوش پوشاک رہتے تھے، اور اِس بارے میں بڑا خیال رکھتے تھے۔ نہایت قیمتی لباس پہنتے اور ہر طرح کا کپڑا جو گھر میں مستعمل ہوتا قیمتی سے قیمتی منگواتے تھے وہ ہم لوگوں سے کہتے تھے کہ یہ اللہ کی نعمت کا بہترین ذریعۂ شکر ہے اور اِمام مالک اور اِمام ابوحنیفہ کی خوش پوشاکی کے واقعات سناتے............

...... جہاں تک مجھے خیال ہے وہ وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ اُنھوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں!...... مدت العمر اُن کی تمام تصنیف و تالیف، وعظ و مباحث کا تنہا مرکز و مطمحِ رہی ہے۔ مجھے اپنے بچ پن کی پرانی سے پرانی مسموعات جو یاد آتی ہیں اُن میں وہابیت کا ذکر موجود پاتا ہوں............

(''آزاد کی کہانی'' سے اِقتباسات، از ص 131 تا 145)



حضرت شیخ خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک عجیب بات

---ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری*---

اِس بات کا مجھے ایک بار نہیں، کئی بار خیال آیا، لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آپ بھی غور فرمایئے!

ان کے خاندان کی تاریخ موجود ہے، لیکن ان کے قریبی بزرگ چچا، تایا ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے حجاز ہجرت کر گئے تھے۔ ان کے والد اور والدہ کا ان کی تین چار برس کی عمر میں اِنتقال ہو گیا تھا اور ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت ان کے نانا حضرت منور الدین نے کی تھی جو حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے تلامذہ میں سے تھے، مفتی صدر الدین آزردہ کے نہایت قریب و عزیز دوستوں اور شرکاے درس میں سے تھے، حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کے نہایت قریبی دوستوں میں سے تھے۔ نیز یہ کہ حضرت علامہ شاہ اِسمٰعیل شہید کے حریفِ بذلہ تھے۔ دہلی میں ان کی شادی ہوئی، ان کی اولاد تھی، ان کا اپنا گھر، اپنے پیچھے چھوڑے خاندان کے باقیات کو قصور جا کر دہلی لائے تھے اور اپنے ساتھ انھیں آباد کیا تھا۔ ان کے حالات، تذکار اور تاریخ کہاں ہے؟

ہمارے موضوع علیہ بزرگ حضرت علامہ مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا ایک گھر تھا، محلّہ تھا، گلی کوچے تھے، اس میں بیسیوں بچے تھے، جن کے ساتھ وہ کھیلے ہوں، عمر کا ایک حصہ ان کے ساتھ گزارا ہو، وہاں کے مکتب میں پڑھا ہوگا، ان کے شریک درس طالب علم ہوں گے اور بہ سلسلہ اعلیٰ درجات اور فراغت علمی کا ایک مقام حاصل کیا ہوگا۔ وہ سب کہاں گئے؟ آیا اس کا کوئی سراغ ملتا ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب دہلی سے اپنے نانا کے ساتھ حجاز کے لیے عازمِ سفر ہجرت ہوئے ہوں تو وہ ۲۶، ۲۷ برس کے نوجوان ہوں گے اور فراغت تعلیم کے بعد انھوں نے ۵، ۶ برس لازماً عیش و فراغت یا عملی زندگی ہوگی۔ آیا اس کی کوئی تاریخ ہے؟ اگر نہیں تو حضرت مولانا خیر الدین کے عقیدت مندوں اور ان کے پرستاروں اور محی الدین ابو الکلام آزاد دہلوی کے شیدائیوں کے لیے بھی بہت بڑی چنوتی ہے جو ان سے جواب طلب کرتی ہے۔

---

* ڈائریکٹر ابو الکلام آزاد ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، نارتھ کراچی ٹاؤن، کراچی

مولانا خیرالدین دہلوی

سے ابوالکلام آزاد کا ناروا طرزِ عمل

---راجا رشید محمود*---

مولانا خیرالدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برِعظیم پاک و ہند کی مظلوم ترین شخصیتوں میں سے ہیں۔ ان کا تبحر علمی' درس و تدریس اور وعظ و تذکیر میں ان کی مخلصانہ کاوشیں' مختلف علوم میں ان کی منتہیانہ حیثیت' تصنیف و تالیف میں ان کی نمایاں کارکردگی' علم و دانش اور تبلیغ و فروغِ شعائرِ دینی کے لیے مختلف ممالک میں ان کے اسفار...... ان میں کون سی ایسی عادت یا کوشش تھی کہ ان کے حالات کو پردۂ اِخفا میں رکھا جاتا۔ اگر اولاد میں سے کوئی غیر معمولی ذہانت و ذکاوت کا حامل تھا اور بہ وجوہ اپنے والد سے مختلف راستے کا راہی بنا تو کیا اس کے لیے یہ بھی ضروری ٹھہرا کہ وہ اپنے والد کے حالات نہ لکھے' خود کو شاعر کہلوانے کے شوق میں والد کی شاعری ہی کو تسلیم نہ کرے۔ اور پھر والد کی دین سے گہری وابستگی اور محبت کی دشمنی میں ہندوؤں کا تابعِ مہمل بن جائے۔ والد کا دینی تشخص اور علمی تخصص اسے غیر مسلموں کو منبر رسول ﷺ پر بٹھانے' ان سے مدرسوں' مسجدوں کا اِفتتاح کروانے اور انھیں خوش کرنے کے لیے تفسیری' اِجتہاد' پراُکسائے۔ اسے اپنے والد کی محبتِ رسول ﷺ تحفظِ ناموسِ رسالت کی کوششوں سے ناپسندیدگی اس کے مخالف جادے پر گام زن کردے' یہ کیا کہ والد اگر اپنے آقا و مولا حضور رسولِ اکرم ﷺ کی شان کے خلاف کوئی فقرہ' لفظ یا شوشہ برداشت نہ کرنے کی غیرتِ اِیمانی رکھتا ہو تو بیٹا قادیانیوں سے ربط ضبط قائم کرلے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد بعض اوقات اپنے ماں باپ کی راہ سے الگ یا مختلف راہ بھی اپنا لیتی ہے اور اس کے لیے کوئی مذہبی' سیاسی یا اخلاقی جواز بھی رکھتی ہے یا تلاش کرلیتی ہے۔ بعض ناخلف اپنے والدین سے دشمنی کی حد تک بھی چلے جاتے ہیں لیکن اِس مخاصمت کی مثالیں کم ملتی ہیں کہ کوئی دین ہی کی نئی تعبیر کردے یا اِسلام اور پیغمبرِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس ہی کو داؤ پر لگادے۔

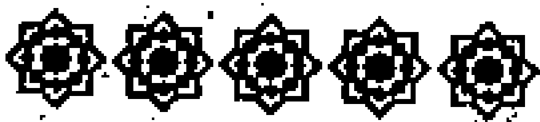
---

* صدر ادارۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)- ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"، لاہور

ابوالکلام مولانا خیر الدین کی دِین سے محبت وعقیدت سے یوں نفور ہوئے کہ ہندو مسلم اتحاد سے آگے بڑھ کر متحدہ قومیت کے پرچارک بن گئے۔ حضور رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے میرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں اچھے خیالات کا اِظہار کرنے لگے' اس کے جنازے میں شریک ہوئے' قادیان میں ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے ''رنگیلا رسول'' قسم کی کتابوں کی اِشاعت پر مسلمانوں کو غیرت و حمیت کا مظاہرہ نہ کرنے کی تلقین کی......اور پتا نہیں کیا کیا۔

مولانا خیر الدین تصوف کے داعی تھے' پیرِ طریقت تھے' ان کی حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت واضح ہے' تبلیغ دین میں ان کی کاوشیں سامنے ہیں' اُنھوں نے حضورِ فخرِ موجودات باعثِ ظہورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء واُمہات کے اِیمان پر دلائل وہ براہین سے پُر کتاب لکھی' وہابیوں کے خلاف تصنیف وتالیف اور زبان و بیان کے ذریعے آواز اٹھائی' ناموسِ صحابہ اور ناموسِ اہلِ بیت کی حفاظت کے لیے کارروائیاں کیں' حرمِ کعبہ میں وعظ کرتے رہے، قرآنِ مجید کے معارف و غوامض پر سالہا سال درس دیا، شاید نقش بندی سلسلے کے مجاز تھے لیکن وحدت الوجود کا پرچار بھی کرتے رہے۔ کسی کو ان سے مسلک یا کسی موضوع کے اعتبار سے اختلاف ہو تو اس کا اِظہار کیا جا سکتا ہے، لیکن ان کے تذکرے ہی سے اِغماض کا کیا جواز ہے۔ کچھ لوگوں نے ابوالکلام پر لکھتے ہوئے چند سطروں یا چند پیروں میں ان کی بات کی ہے۔ اسی طرح جہاں مجبوری آن پڑی ہے' وہاں ابوالکلام نے بھی اچھا یا بُرا' ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ان کے کچھ حالات سب سے پہلے پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے خاندانِ ابوالکلام کے حوالے سے بیان کیے۔ اور اب راقم الحروف نے ان کی نعت گوئی کو سامنے لانے کی نیت سے کام کیا ہے۔ ربِّ کریم ان کی دین' شعائرِ دین اور سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کو قبول فرمائے اور ان کی خامیوں' غلطیوں سے درگزر فرمائے۔

ابوالکلام کو جتنی والہانہ محبت ہندوؤں' ہندوازم اور قادیانیوں سے تھی' کاش اس کا دس واں بیس واں حصہ اپنے والد سے ہوتی!!!!



تصانیفِ خیوری ذخیرۂ سیّد نور محمد قادری میں

---محمد عبداللہ قادری---

مولانا محمد خیر الدین خیوریؔ کی حسبِ ذیل کتابیں کتب خانۂ ابن عبداللہ میں محفوظ ہیں:

1- البصائر العشرة الجلية لناظری الجزء الاوّل من العقائد الخيوريّة

2- درج الدرر البهيّة فی ايمان الآباء و الامّهات المصطفويّة

3- السّتة الضروريّة فی المعارف الخيوريّة

4- خير الامصار مدينة الانصار 5- حفظ المتين عن لصوص الدين

یہ کتب سیّد نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُن کے اُستاد مولوی غلامِ نبی صاحب مرحوم چک ۱۰۷ ارشالی ضلع سرگودھا کی وساطت سے آئیں۔ مولوی صاحب کتبِ نادرہ کا کاروبار کرتے تھے، جوں ہی انھیں کوئی نایاب نسخہ ملتا تو اپنے جاننے والے اہلِ علم و صاحب ذوق حضرات سے رابطہ کرتے اور خط میں کتاب کی مکمل تفصیل تحریر کرتے تھے۔ اگر کسی کو چاہیے ہو تو لے لے...!!

سیّد نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مئی ۱۹۴۵ء میں اِسلامیہ ہائی اسکول واڑہ عالم شاہ ضلع گجرات (قائم شدہ ۱۹۲۰ء) سے میٹرک کیا۔ اُس زمانہ میں مولوی غلامِ نبی مرحوم وہاں مدرّس تھے۔ ویسے بھی مولوی صاحب کی ایک عزیزہ چک ۱۵ ارشالی سے کچھ فاصلہ پر مشراں والا میں مقیم تھیں۔ جب کبھی مولوی صاحب انھیں ملنے آتے تو چک ۱۵ ارشالی میں سیّد نور محمد شاہ قادری کو بھی ملنے آجاتے۔ والدِ مکرم سیّد نور محمد قادری نے مولوی غلامِ نبی صاحب سے کئی کتب خریدی تھیں۔ سیّد نور محمد قادری کے ذخیرہ میں بہت سے نایاب، کم یاب قلمی، مطبوعہ نوادرات بھی موجود ہیں۔

مولانا محمد خیر الدین خیوریؔ کی مذکورہ کتب کچھ عرصہ سیّد نور محمد قادری کے علمی، ادبی دوست حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور (قائم شدہ ۱۹۶۸ء) کے پاس اُن کے مطب ۵۵ ریلوے روڈ میں رہیں۔ اِس عرصہ میں کئی صاحب ذوق حضرات دیکھ چکے تھے۔ نامور محقق، علم دوست، محترم محمد عالم مختارِ حق نے بھی مذکورہ کتب کو دیکھا اور اپنے علمی دوست ابو سلمان شاہ جہان پوری کو ان کے بارے بتایا۔ ابو سلمان شاہ جہان پوری صاحب نے محمد عالم مختارِ حق صاحب سے کہا کہ اگر سیّد نور محمد قادری "کتبِ خیوری" فروخت کرنا چاہیں تو میں خرید لوں

گا۔ جناب محمد عالم مختارِ حق نے سیّد نور محمد قادری سے بہ ذریعہ خط رابطہ کیا تو جواباً انھیں لکھا:

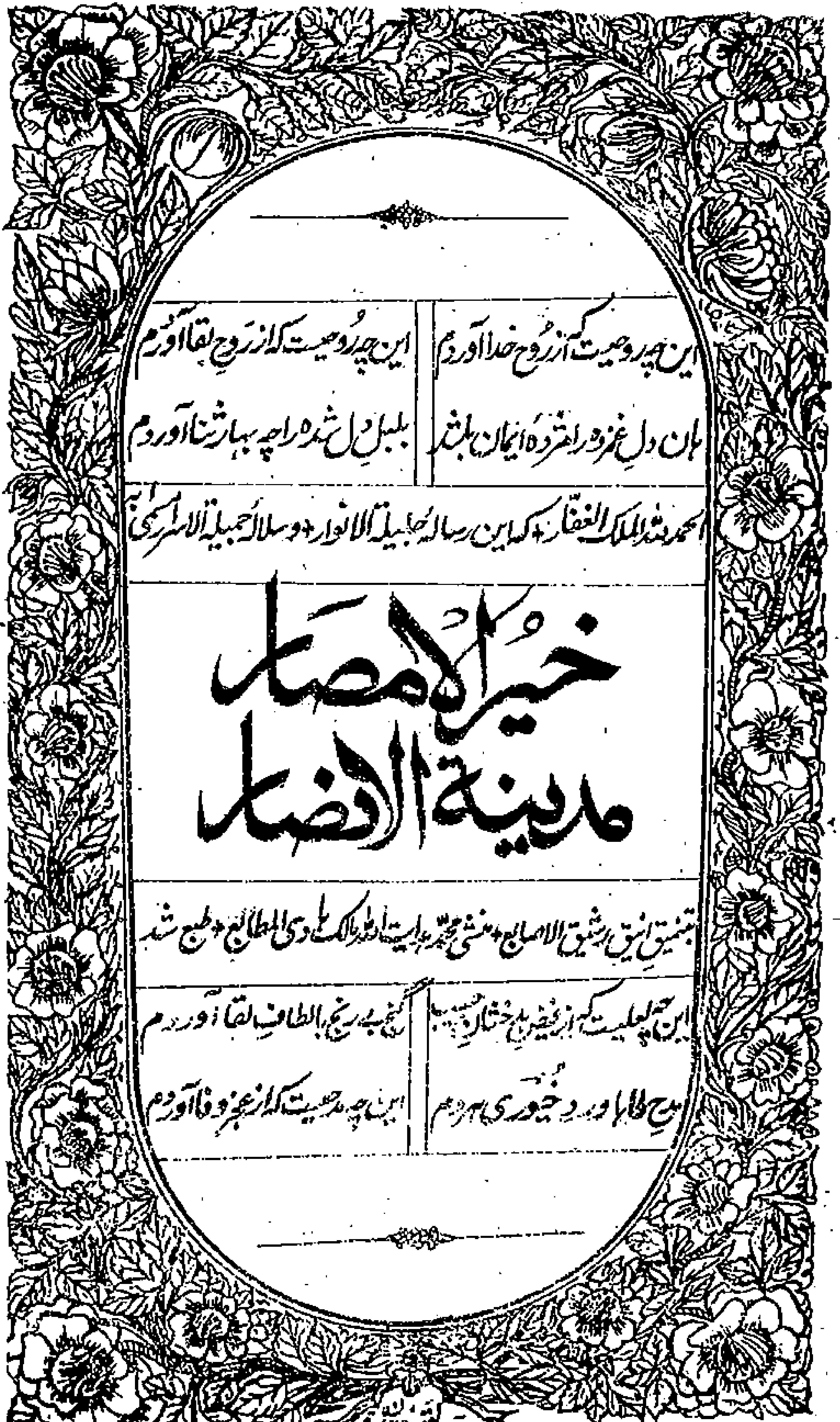
"ابوالکلام کے والد مولانا خیرالدین خیوری کی پانچ کتابوں کا سیٹ میرے پاس موجود ہے جن میں سے ایک بڑے سائز کے ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل ہے، لیکن اب مَیں اسے اپنے پاس سے جدا نہیں کرنا چاہتا۔" ۱۱ مارچ ۱۹۷۷

دوسرے خط کے جواب میں شاہ صاحب نے لکھا:

"گزارش ہے کہ ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیرالدین کی کتابیں میرے ہی پاس ہیں، فروخت نہیں کیں۔ آپ ابوسلمان صاحب کو لکھیں کہ وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ ایک تو وہ ابوالکلام پر تازہ چھپی ہوئی کتابوں کی ایک ایک اعزازی کاپی ارسال کریں۔ دوسرا اگر وہ چاہیں تو مَیں انھیں مولانا خیرالدین پر ایک کتابچہ ترتیب دے دوں جس میں اُن کی تصانیف (جو میرے پاس موجود ہیں) کا تعارف تفصیلی طور پر شامل ہو۔ مولانا خیرالدین عربی زبان کے بلند پایہ نعت گو تھے، کتابچہ کے ساتھ اُن کی ہر ایک کتاب کے سرورق کا فوٹو بھی منسلک کر دیا جائے گا۔" ۱۸ جون ۱۹۸۹ء

جس زمانے میں پروفیسر محمد اسحٰق قریشی، فیصل آباد اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ "برصغیر پاک و ہند کی عربی نعتیہ شاعری" تحریر کر رہے تھے ان میں مولانا خیوری کی جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے وہ اِسی کتب خانے سے فراہم ہوئی تھیں۔ اس ضمن میں سیّد نور محمد قادری صاحب نے قریشی صاحب کو مولانا کی عربی نعتوں کا ترجمہ کرنے کا بھی کہا جو چند عوارض کی بنا پر فی الفور ممکن نہیں ہوا، البتہ ڈاکٹر قریشی نے بعد کی کسی فرصت میں ترجمہ کرنے کی ہامی بھری تھی۔ بل کہ راقم سے لاہور کی حضرت مجدد الف ثانی کانفرنس میں ملاقات کے دوران اُنھوں نے کہا کہ مولانا خیرالدین خیوری والی کتب آپ مجھے بھیج دیں، مَیں فیصل آباد سے شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔

لیکن یہ سعادت عظمیٰ اللہ نے "دار الاسلام، لاہور" کے حصے میں لکھی تھی۔ 21 مارچ 2010ء کو حافظ محمد رضاء الحسن قادری لاہور سے واہ کینٹ تشریف لائے۔ اُنھوں نے حضرت مولانا خیرالدین خیوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے: "مَیں خاص ان کتابوں کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، آپ مجھے یہ عنایت کر دیں، مَیں انھیں اپنے اِدارے کی جانب سے شائع کرنا چاہتا ہوں۔" چناں چہ تب سے عملاً ان کی اِشاعت کا کام شروع تھا اور بحمد اللہ 3 سال 2 ماہ بعد مئی 2013ء میں یہ چھپ کر آپ قارئین کے سامنے ہیں۔ اللہ کریم ان کی یہ سعی مشکور فرمائے۔



این چه روحیست که از روح خدا آوردم | این چه روحیست که از روح لقا آوردم
جان دل غمزده را مژده ایمان باشد | بلبل دل شده را چه بهار ثنا آوردم

الحمد لله الملک الغفار + که این رساله جمیلة الانوار + و رسالة جمیلة الاسرار

خیر الامصار
مدینة الانصار

بتصنیف انیق رشیق الاسالیب + منشی محمد ہدایت اللہ مالک ہادی المطابع + طبع شد

این چه لعلیست که از خیبر یار [illegible] | گنج بے رنج الطاف لقا آوردم
مدح طٰہٰ او [illegible] | این چه مدحیست که از عجز و وفا آوردم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیمتِ خاکِ مدینہ جانِ عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

جانِ صدیقی فدا طاہا پہ دائم با سرور
کیا قدر بوجہل کو جو پیشوائے مشرکان

ہے عروجِ جانِ مومن پنجگانہ جو نماز
کیا قدر جانے ولیدی جو کہ مجنونِ جنان

لولو و مرجان عزیزِ جانِ زہرا بالضرور
کیا یزیدی کو قدر وہ کور چشمی ہر زمان

حاملِ لولو و مرجان مصطفٰے اہلِ بصر
کیا قدر جعدہ و شمر کو جو پہ لعنتِ انس و جان

اعتقادِ بوہریرہ ہے حسن ربی ضرور
کیا قدر جانے ولیدی جو زنیمی نگجان

ہے خیور یہ کیا قدر نزدِ خیوری بالیقین
کیا وہابی کو قدر جو منکرِ شاہِ شہان

اس رسالہ کا قدر اہلِ رسالت پر منیر
کیا قدر اہلِ ضلالت کو جو وہ از منکران

اس گلِ وردی پہ شیدا بلبلانِ باغِ عشق
یا محمد ہے ترنم اونکا با دردِ روان

ذکرِ شہرِ مصطفٰے جو قوتِ ایمانِ دل
جس مکان مین ہو بیان او سپر ہو فدیا فدان تن

ہو وہ مجلس مجمعِ انوار و رحمتِ کردگار
پھر ثنا و آفرین جبریل گوید شادمان

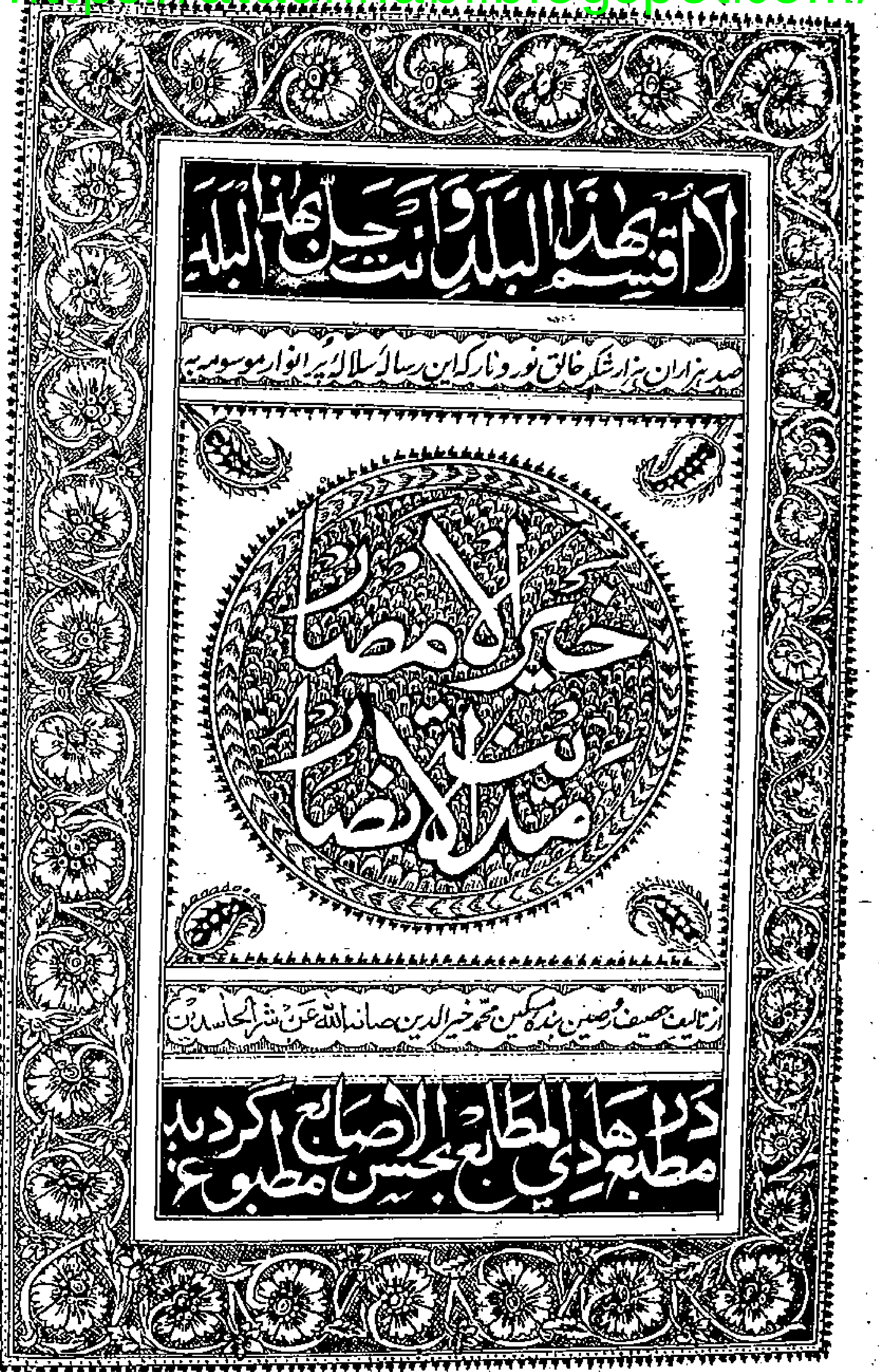
جو عقیدہ اس حمیدہ مین سدیدہ آشکار
مستقیم او سپر ہین یا رب جو اوسکے ناظران

وہ بلاد اللہ مین افضل دیسے جانین بالیقین
اس مدینہ با سکینہ کو جو منظرِ عرشیان

تب تو ہون وہ افضل الایمان عند اللہ ضرور
نیز نزدِ مصطفٰے وہ افضلِ جملہ جہان

افضل الایمان بیکے صدقے سے افضل ہو ضرور
یہ خیوری درِ حضور ہے شے کون و مکان

افضلِ صلوات ہم تسلیم اکمل ذاتِ حق
افضلِ جملہ و را اسر پا استقل الفرقدان



لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد

صد ہزاران ہزار شکر خالق نور و نار کہ این رسالہ سلالہ زبر الانوار موسومہ بہ

خیر الامصار مدینة الانصار

از تالیف حسیف وصین بندہ مسکین محمد خیر الدین صانہ اللہ عن شر الحاسدین

در مطبع ہادی المطابع الاصباح بحسن مطبوع گردید

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ



محمد افضلِ جملہ خلائق — مدینہ ہے بلاد اللہ پہ فائق
محمد معدنِ جملہ حقائق — مدینہ مخزنِ اہلِ دقائق
کیا پیدا خدا نے جو عوالم — ز فوق و تحت دیگر چہ آدم
تو افضل او نمین جو نزدِ خدا ہے — وہی مخصوص بہرِ مصطفیٰ ہے
ہوا اول سب سے افضل اور اجمل — وہ ہے نورِ قدم نزدیک اکمل
تو اوسے اصلِ احمد برملا ہے — احد بے میم فیضِ کبریا ہے
وہ سِرِ کنتُ کنزاً دلربا ہے — وہ فیضِ احدیت بے امترا ہے
وہ باطن احدیت سے مصطفیٰ ہے — وہی بندہ حقیقت مین خدا ہے
وہی ہے برزخِ کبریٰ بلاریب — ادھر خالق ادھر مخلوق بے عیب
وہ حُبّ اللہ حبیب اللہ بنا ہے — ختم جسپر خدا نے حب کیا ہے
وہ ظلماتِ توسط سے مُبرّا — مجسم نور شرکت سے معرا

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی   وہ افضل سب سے مستغنی وصمدی

وہ اوّل آخر ظاہر وہ باطن   وہ ناظر حاضر کُلِّ المواطن

وہی ہے شاہدِ جملہ خلائق   کہ وہ اُمّی وہی اصلِ حقائق

ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت   ز خیر و شر بھی ذِلّت کرامت

وہ سب اوپر عیاں ہے چون کفِ دست   کہ ہستی کو اوسیکی ذات سے ہست

یہ مضمونِ حدیثِ مصطفا ہے   جو از ابنِ عمر وہ پُر صفا ہے

قال اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ

نہ سایہ اونکا ہمسایہ خدایا   کہ تپلی مین وہ سایہ ہے سمایا

وہ صفحاتِ کلام اللہ پہ آیا   تو آکر اوسنے یہ معنٰی بتایا

بشر ہوتا اگر وہ درحقیقت   تو سایہ کیون نہوتا در طریقت

تو وہ عبدِ خدا ہے در شریعت   وہی واللہ خدا ہے درحقیقت

تو افضل اور اجمل سب کے سزاوار   وہی یکتا اوسی سے جملہ سرشار

جو وہ بلدِ امین شہرِ خدا ہے   تو اوسمین مولدِ خیر الوریٰ ہے

وہ گرچہ شہرِ ایزدِ پُر لطافت   ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت

جو ہین خلعاتِ درگاہِ خداوند   تو اونمین جو کہ افضل اور دلبند

محبت کا وہ خلعت ہے مُنوّر   تو وہ مخصوص ہے بہرِ محمد

جو اسماء ونمین ہین اسمائے افضل   بھی افضل ہین جو اجمل اور اکمل

محمد اور احمد وہ عیاں ہے
وہ از اسرارِ ایزد بگیان ہے

وہ ہین مخصوص بہرِ ذاتِ امجد
اَحَد بامیم ہے جو نورِ ایزد

وہ ہے بےمیم ہم بامیمِ لاریب
مُنَزّہ قیدِ میمی سے نہ کچھ عیب

بناتِ جملہ عالم مین جو افضل
وہ ہے زہرائے اَطہر اور اَکمل

وہ لختِ سیّدِ خیرالورا ہے
ورا مین وہ ورائے ماورا ہے

رضا اونکی رضائے کبریا ہے
رضائے مصطفا بے اِمترا ہے

غضب اونکا کسی پر ہو نہ ظاہر
کہ وہ غضبِ خدا ہے نزدِ ماہر

اذیت جسنے ہو خیرُ النسا کو
تو ہوا اوسنے اذیّت مُصطفا کو

جو ایسی ذات مقبولِ خدا ہے
تو وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

جو ذرّیات درجملہ عوالم
تو ہین حسنین اونمین ذی مکارم

وہ سردارِ جوانانِ جِنان ہین
جِنان مین سب سے افضل وہ عیان ہین

جو حُب اونکی وہی لاریب ایمان
وہی ایمان رضائے خالقِ جان

وہی ایمان رضائے مُصطفا ہے
نہ اوس ایمان سوا ہر گز وفا ہے

اہانت اونکی بس کفر و جفا ہے
یقیناً وہ جفا بر مُصطفا ہے

جو اہلِ بیت کا موذی نہان ہے
وہ ملعونِ خدائے دو جہان ہے

ہوا اونکی شہادت سے جو مُنکر
شریعت مین وہ ہے لاریب کافر

محبت اونکی ہے اِنسانِ ایمان
نہ انسان ہو تو کیا ایمانِ انسان

تو وہ حسنین جو نورِ خدا ہین
تو وہ مخصوص بہرِ مُصطفا ہین

علی الاِطلاق سیّدۃ النسا جو
وہ ہے کُبریٰ خدیجہ ذاتِ خوشخو

نسا جملہ جو افضل درجہان ہین ۔ تو افضل اونسے وہ کبریٰ اعیان ہین
سلام اللہ سے دائم وہ معظّم ۔ کہ وہ مخصوص بہرِ ذات اعظم
نسائے مصطفا دیگر جو عظمیٰ ۔ فضیلت مین وہ بیشک بعد کبریٰ
وہ امّ المومنین ہین درمقامات ۔ کہ وہ ازواجِ ذاتِ اصلِ ہر ذات
وہ جملہ طیّبہ از نصّ اطہر ۔ کہ وہ مخصوص بہرِ ذاتِ اطہر
جو خادتہا سے افضل بیگمان ہے ۔ وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید ۔ وہ جدِّ انبیا ہین اہلِ تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل ۔ ملائک ہین جو ہین وہ اہلِ تبجیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار ۔ نہ اوس دربار مین اونکو کہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی ۔ مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزّہ از نشانی ۔ کہ سرِّ احدیت سے ہین وہ شانی
وہ سرِّ سر کے اسرارِ جانی ۔ نہ جانکو اونسے کچھ حاصل نشانی
وہ میمِ احمدی معدوم اوسجا ۔ محمد بھی محمد سے مبرّا
کہ سرِّ احدیت سے جو احد ہے ۔ وہی قائل وہی سامع صمد ہے
نہ اوسجا کام ساجد اور مسجود ۔ نہ اوسجا نام عابد اور معبود
نہ مین توکی وہانپر کچھ جدائی ۔ وہی یکتا وہان جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی جسجا رسائی ۔ نہ جبرائیل کو اوسجا رہائی
تو کیا اسکے سوا قولِ بیانی ۔ وہی سبحان ربّی لامکانی
بگوشِ ہوش بشنو رازِ جانا ۔ نشان بے نشانی سرِّ ادنا

صفت پر ذات جب ہو نور افشان   تو ہو جملہ صفت در ذات پنہان
اوٹھی دوئی عدد سے لامکان مین   رہا یکتا بے عدد سرِّ نہان مین
ملے دو قوس جب اوس لامکا نمین   تو آو ادنیٰ رہا پھر بے نشان مین
بنا ایک دائرہ اوس بے نشانمین   تو روئے وصل تب آیا عیان مین
تو سِرِّ کُنتُ کَنزًا جو نہانی   وہ اَحْبَبْتُ سے یکے یکتا نشانی
وہ حُبّ ذات یکتا جاودانی   وہی محبوبِ اقدس لامکانی
جو آبِ بحر ہو دریا مین زخّار   تو ہے وہ بحر واللہ نزدِ ہشیار
تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے   تو نورِ حق نہ کیونکر اب خدا ہے
رہا جب میم بر عرشِ مُقدّس   احد کیونکر نہو یکتائے اقدس
ہوا جبکہ احد بے میم مُستنیرُ   تو یکتا وہ سمیعٌ بھی بصیرُ
وہی قائل وہی سامع یکے دان   وہی رائی وہی مرئی یکے جان
بیانِ لامکان سینہ پنہانی   نہ ماہر اوسے جملہ آسمانی

نہ جبرائیل پر وہ سِرّ پیدا
خیوری عاشقون پر وہ ہویدا

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طٰہٰ   کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا
مراتب مین جو رتبہ بسکہ اَمجد   وہ ہے کُلّی شفاعت نزدِ ایزد
علی الاِطلاق اوسمین جو مُشفَّع   تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ تُسمَع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین   طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام   تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام

جو در روزِ قیامت شافعین ہین ۔۔۔ وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
تو اول سب کے شاہِ مرسلین ہے ۔۔۔ بھی آخر سب کے وہ نورِ مبین ہے
تو وہ جملہ شفاعت نزدِ ایزد ۔۔۔ ہوئی ہے بالاصالہ بہرِ احمد
بھی عظمیٰ جو شفاعت نزدِ غفّار ۔۔۔ نہ ہوا اونکے سوا دیگر سے زنہار
کہ تورانِ غضب ہوا وے سے مسدود ۔۔۔ کرے جملہ جنا لائق حمدِ محمود
تو وہ رُتبہ ہُوا مخصوص لاریب ۔۔۔ برائے ذاتِ احمد جو کہ بے عیب
وہ خُلفا جو کہ بعد از انبیا ہین ۔۔۔ صحابہ ہین وہ افضل اصفیا ہین
نبوت کا نہوتا گر ختم کار ۔۔۔ تو ہوتے وہ نبی ہین الورا چار
تو وہ وزرائے شاہِ دوجہان ہین ۔۔۔ وہ ممدوحانِ خلّاقِ جنان ہین
خصائص اونکے از قرآن ہویدا ۔۔۔ کہ اوس شمعِ خدائی پر وہ شیدا
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد ۔۔۔ کہ وردِ اونکا محمد یا محمد
جو اخوان الصفا در جملہ عالم ۔۔۔ تو اصحابِ مکرّم سے نہ اکرم
شمار اونکا شمارِ انبیا ہے ۔۔۔ شمار اونکا شمارِ اولیا ہے
مظاہر انبیا کے وہ عیان ہین ۔۔۔ مناظر کبریا کے بیگمان ہین
عُلومِ انبیا سے وہ مکرم ۔۔۔ نہین بل اونسے فائق وہ معظّم
اگرچہ وہ طفیلی بیگمان ہین ۔۔۔ ولے برتر اصیلونسے عیان ہین
وہی ہین حاملانِ دینِ اسلام ۔۔۔ وہی ہین دینِ اسلامی کے اعلام
چو پروانہ وہ بر شمعِ خدا ہین ۔۔۔ خدا کے خلق پر وہ سب فدا ہین
وہ جان و مال سے احمد پہ قربان ۔۔۔ کہ صد جان اونکو اوس جانانسے ہر آن

وہ سب مخصوص یارِ مصطفیٰ ہین — وہ خاصانِ دیارِ اجتبا ہین

جو در جملہ عوالم اولیا ہین — بھی در جملہ اُمم جو اصفیا ہین

تو افضل اولیائے مصطفیٰ ہین — جو اس امت مین جملہ اتقیا ہین

قلوب اونکے چو قلبِ انبیا ہین — علوم اونکے ز علمِ مصطفیٰ ہین

اگرچہ وہ طفیلی در مقامات — اصفیاون سے وہ برتر در کرامات

جو جملہ معجزاتِ انبیا ہین — ز آدم تا بسیّدِ اصفیا ہین

تو اونسے ہے یہ ولیونکی کرامات — جو اس امت مین وہ عالی مقامات

کرامت کے جو منکر اشقیا ہین — وہ منکرِ معجزاتِ انبیا ہین

جو منکرِ معجزاتِ انبیا ہین — وہ ملعونِ جنابِ کبریا ہین

تو جملہ اولیائے مصطفیٰ جو — وہ اِس اُمت مین دائم خوب خوشخو

تو وہ چون انبیا ہین در مقامات — بجائے معجزہ اونکی کرامات

نبوت کا نہوتا گر ختم کام — تو ہوتے وہ نبی در دینِ اسلام

وہ مخصوصانِ امتِ مصطفیٰ ہین — وہ اُمت مین سبھی اہلِ وفا ہین

کیا پیدا خدا نے جب اُمم کو — کیا تقسیم پھر اونپر ہمم کو

تو کنتم خیر اُمت اونمین افضل — ہوئی برتر ہمم سے یکسر اکمل

ہوئی نورِ محمد سے یہ پیدا — تو چون پروانہ یہ ہے اونپہ شیدا

ہوئین دیگر اُمم پیدا جہان مین — ز آدم تا بعیسےٰ درمیان مین

ز نورِ انبیائے خویش لاریب — حدیثون سے یہی روشن بلاعیب

تو احمد اورا اونمین بالیقین ہے — توسط انبیا و مرسلین ہے

نعم جملہ سے فائق دیدِ یزدان — وہ احمد کے لیے مخصوص ہر آن
اُمم بھی انبیائے پاک اطوار — طفیلی اوسکے ہین در دیدِ غفار
تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم — تو بیشک دیدِ ایزد مین مُقدم
یہ مثلِ انبیا اوسکے مکرّم — کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم
طفیلی کے طفیلی وہ امم ہین — کہ اس امت سے وہ پسترِ ہمم ہین
تو یہ اُمت جو افضل برملا ہے — تو یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے
عبادت کے لیے جو روز افضل — وہ روزِ جمعہ اجمل اور اکمل
تو یہ امت ہوئی اوسکے مکرّم — طفیلِ صاحبِ خُلقِ معظم
ولے روزِ دوشنبہ اوسکے افضل — کہ ہے اوسمین ظہورِ ذاتِ اجمل
لیالی مین جو لیلُ القدر افضل — تو افضل اوسکے بیشک نزدِ اکمل
جو لیلِ مولدِ خیرالوریٰ ہے — کہ رحمت اِسمین بس بے انتہا ہے
تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص — محمدؐ اور احمد سے وہ مخصوص
مہینو مین جو افضل ماہِ رمضان — تو مولد شہر افضل اوسکے ایجان
وہ دونو ماہ جو مذکورہ بالا — وہ ہین مخصوص بہرِ شاہِ طاہا
کتابو مین جو افضل ہے وہ قرآن — تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان
علومو مین جو افضل علمِ باطن — کہ وہ چون روح در جملہ مواطن
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد — محمد علمِ ظاہر سے وہ امجد
نہ ہر دو علم سے مخصوص زنہار — کوئی از انبیا نزدیکِ غفار
کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع — شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

سوا ذاتِ حبیب اللہ انور
کہ علم او سپہر ختم اللہ اکبر

وہی وارِ علومِ کبریا ہے
وہی علم علومِ انبیا ہے

وہ سبع بحرِ علمِ پُر صفا ہے
کہ قطرہ اوسکے علمِ انبیا ہے

تو اون علموں سے وارث ہین یہ علما
یہ مثلِ انبیا ہادیئے کُملا

شریعت بھی حقیقت اونپہ ظاہر
نہین جسکے کلیم اللہ ماہر

نہ موسے پر علومِ خضر ظاہر
نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر

اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے
ولے اِن اولیا پر وہ فدا ہے

علومِ غوثِ ایزد بحرِ زخّار
ولے پیدا نہ ساحل اوسکا زنہار

وہ بیشک از علومِ مصطفا ہے
خبر اونکی وہ از سِرِّ خدا ہے

نہووے خضر کو اوسکا رسائی
کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی

لدنّی علم خضری جو کہ ظاہر
وہ ہے ہر آن اِن ولیونپہ ظاہر

یہ خضری مصطفائی مشربان ہین
کہ زیرِ پائے کشتہ گردن نہان ہین

غرض جو چیز افضل ہے جہانمین
مکانمین ہوویا کہ لامکان مین

وہ سب مخصوص بہرِ مصطفا ہے
کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے

جو مطلوبِ خدا اونکی رضا ہے
کہ وہ نورِ قدم نورِ خدا ہے

تو کیونکر اب خیوری سے ادا ہو
ثنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

تو شہرون مین جو افضل ہے مدینہ
مدینہ معدنِ جملہ سکینہ

تو وہ مخصوص بہرِ مرقدِ پاک
کہ ہے جسسے ہویدا سرِّ لولاک

کہ خلقِ خلق سے یکتا وہ مقصود　　وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود
شفیعِ خلق اوس مرقد مین دائم　　وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم
وہی روحِ عوالم بالیقین ہے　　اوسی سے زندہ یہ کون و مکین ہے
اوسیکی خاکپا فرشِ زمین ہے　　اوسیکے فیض سے عرشِ برین ہے
وہی لاریب ہے ربّ العوالم　　مفیضِ فیض بر جملہ اوادم
وہ مرقد افضلِ عرشِ برین ہے　　وہ کعبے سے بھی افضل بالیقین ہے
جو ہمسایہ ہے اوسکا وہ مدینہ　　مدینے مین وہ مرقد چون نگینہ
تو کیونکر ہو نہ مکے سے وہ افضل　　کہ وہ لاریب عنداللہ اجل
اگر ہوتا بلاد اللہ مین افضل　　مدینے سے کوئی بھی شہر اکمل
تو ہوتا اوسمین لابد مرقدِ پاک　　کہ لائق وہ برائے ذاتِ لولاک
تواب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل　　مدینہ ہے بلاد اللہ مین افضل
وہ لابد منظرِ ذاتِ خدا ہے　　کہ واللہ اوسمین مرقدِ مصطفا ہے
وہ لابد مظہرِ نورِ خدا ہے　　خدا کا نور جسمین مصطفا ہے
خدا اوس مصطفا سے کب جدا ہے　　کہ وہ اوس مصطفائی سے خدا ہے

خیوری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی افضل اوسی پر دل فدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور　　مدینہ سب سے افضل جائے پُرنور
دلیلون کا نہ اوسمین کچھ گذر ہے　　دلیلون پر نہ کچھ میری نظر ہے
کہ لابد یہ محبت کا اثر ہے　　کہ کوئے یار افضل بے خطر ہے

کہ وہ جس شہر مین مسند نشین ہے
تو وہ اِس دل مین چون نقشِ نگین ہے

اوسی مین نورِ ایمان اور دین ہے
یہی ایمان میرا بالیقین ہے

کہ وہ پیشِ نظر ہر دم عیان ہے
کہ اوسکا مردمک پر بھی مکان ہے

اوسیکے نقش کا یہ دل نگینہ
کہے ہر دم مدینہ باسکینہ

جو گوشِ ہوش مین اوسکی ندا ہے
تو واللہ دلسے دلبر کب جدا ہے

کبھی مین شرق مین باسینہ بریان
کبھی مین غرب مین باچشم گریان

گہے چون باد در مُلکِ شمالی
جنوبی سو مین چون آبِ زلالی

پریشان خاطر و حیران پھرون مین
کبھی نالان کبھی چُپ ہو رہون مین

شرابِ خون کبابِ دل غذا ہے
تنِ طنبور سے تیری صدا ہے

یہی ہے وِرد ہردم اِس زبان سے
یہی ہے درد ہردم اِس جنان سے

کہ ہووے میرا مدفن وہ مدینہ
کہ جسمین آمنہ کا ہے خزینہ

مدینے کی زمین ہووے نہ خرسند
کہ یہ تن اوسمین ہووے ایخداوند

تو صحرائے مدینے کے درندان
کرین اوس لاش کو وہ نُقلِ شادان

تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو
تو شجرِ روضہ پر جانکی سدا ہو

تو ہی ربی تو ہی مقصودِ ایمان
تو ہی حسبی تو ہی مسجود ہر آن

تو روزِ حشر لابد یہ مقالی
اَغِثنی احمدا اُمدد بحالی

شفیعِ رسل عنداللہ لاریب
تو ہی یکتا مشفع ہے بلاعیب

خیوری کو تو واللہ یہ یقین ہے
کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

اعلموا ایّھا الصفی والمحب الوفی ان قبر نبینا الکریم؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم؛ افضل البقاع بالاجماع؛ وسید القبور بلا نزاع؛ حتی من العرش والکعبۃ الشریفۃ لانہ محل الاعضاء المنیفہ؛ والخلاف الواقع بین الائمۃ الکرام؛ فیما عداہ وما وراء بیت اللہ العلام؛ کما ھو مصرح فی کتابی نجم المبین؛ من ذہب المھرۃ المحققین؛

یعنی قبر شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ اور عرش سے افضل علی الاطلاق ہے؛ یہ فضلیت نزد ائمہ کبار ثابت بالاتفاق ہے؛ اسمین کسیکا ہرگز نہین نزاع ہے؛ کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے؛ اور ماورائے قبر جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم؛ اور سوائے بیت اللہ العظیم دونو شہرونکی فضلیت مین اختلاف مشہور ہے؛ بعض علماء ظواہر کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے افضل ہے بعض او رہے؛ اور اکثر کملاء نے فرمایا کہ شہر مدینہ باسکینہ شہر مکہ مکرمہ سے افضل بالضرور ہے؛ اور یہی فرمان واجب الاذعان نزد عاشقین صادقین ازبسکہ متحقق و پرنور ہے؛ اور یہی اعتقاد پرسداد سعدان و داد علامت کمال ایمان و نوال عرفان بلا فتور ہے؛ اور یہی امر براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے ازبسکہ ہویدا او پیدا موجب سرور موفور ہے۔ **شعر**

وَلِلنَّاسِ فِیمَا یَعْشَقُونَ مَذَاھِبُ	وَمِنْ مَذْھَبِی حُبُّ الدِّیَارِ لِاَھْلِھَا

ای عزیز واقف تمیز اولاً حضرات علماء خوب جماعت مین لا؛ ثانیاً مذہب عاشقین اور مشرب محبین پر عمل فرما؛ جانب عشق عزیزت فرو مگذارش؛ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام؛ وعلی الہ واصحابہ الکرام؛ ان المدینۃ خیر من مکۃ رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہ من النحاریر علیھم رضوان اللہ القدیر؛ یعنی مدینہ منورہ افضل البلاد ہے۔ مکہ معظمہ سے افضل نزد اہل وداد ہے۔ مکہ مکرمہ مظہر انوار جلال لا الٰہ الا اللہ آشکار ہے؛ مدینہ معظمہ منظر اسرار محمد رسول اللہ بلا انکار ہے؛ اور تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان کا مدار ہے؛

اور اسی امر پر اتفاق جماہیر ائمہ کبار ہے۔ چنانچہ کتب معتبرہ دینیہ میں یہ مسئلہ مفصلاً انجم المبین
مین نگارش ہے اور اگرچہ بمقتضائے آیت وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی درکار
ہے ؛ اور تاخیر کلمہ لا الہ الا اللہ جائز نزدِ علمائے ذوی الاقتدار ہے ؛ اور تقدیم کلمہ محمد
رسول اللہ مثبتِ ایمان مزیلِ کفر کفار ہے ؛ اما تقدیم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کلمہ محمد رسول اللہ پر
اسلیے سزاوار ہے ؛ کہ قطع وادیٔ محمد رسول اللہ بغیر طے وادیٔ لا الہ الا اللہ از بسکہ دشوار ہے ؛ یعنی
جب تک نہ مدد کرے توحید پروردگار ؛ تو تصدیق رسالتِ محمدی ہے نہایت سخت گرانبار ؛ اور جب تک
دلمین نور نہ بخشے خالقِ آسمان و زمین ؛ تو بندہ کیونکر پہچانے حبیبِ رب العالمین جب تک عاشق اپنے دوست
کو نہ دکھلاوے عروسہ پر انوار ؛ تو اوس عروسہ کو کیونکر دیکھے مخلص بیدار ؛ یعنی جب تک
حق تعالیٰ اپنے بندون کو نہ دکھلاوے اولیائے کبار ؛ تو اونکو نہ دیکھ سکیں کسیطور سے وہ
زینہار ؛ کہ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِیْ حدیث قدسی ہے آشکار ؛ تو کب
اونکی تصدیق بجالاوین باصدق جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ
سے زبان سے عذب البیان ؛ چہ جائیکہ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی دلسے تصدیق
بجالاوین ؛ اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہووین جائز
آیتِ پُر ہدایت یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ سے حظِ کثیر و وفیر اوٹھاوین ؛ آیا نہین سنا تو نے
حالِ ابلیس رجیم کہ جب نہ مددگار ہوا اوسکا خدائے قدیم ؛ تو نہ دیکھا اوسنے نور کامل التر و
جنابِ رسولِ کریم ؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کیونکہ نہ قطع کیا اوسنے وادیٔ لا الہ الا اللہ
کو باقلب سلیم ؛ تو نہ قطع ہوئی اوس سے وادیٔ محمد رسول اللہ بالتصدیق فخیم ؛ تو طوق
لعنت سے مشرف ہوا وہ موحد لئیم ؛ آہ آہ ثم آہ جو قافلہ مال و منال سے حافلہ محروم
و خوار ہوا۔ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ مین برباد و خون بار ہوا ؛ اور

جو کاروان شہرِ سلامت وکرامت مین نامدار ہوا ؛ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ سے اوسکا عبور بامنِ پروردگار ہوا ؛ الحمد للہ والمنّۃ ومنہ النّعم والجنّۃ کہ تصدیق خاتمیّت حبیبِ قدیم علیہ اطیب الصّلوۃ والتسلیم سے دل وجان نہایت شاد ہے ؛ ہر لحظہ وہر آن ہر حال وہر مکان مین صدقِ جنان ولسان سے اوسی حبیبِ محبوب کی ہمیشہ یاد ہے ؛ اوسی اعتقادِ پُرسداد سے دائم خانہ ایمان وعرفان آباد ہے ؛ وللہ الملک الغفّار درّ ما فی ہذہ الاشعار

سَکَنَ الْفُؤَادُ فَعِشْ هَنِیْئًا یَا جَسَدْ ۔۔ ذَاکَ النَّعِیْمُ هُوَ الْمُقِیْمُ اِلَی الْاَبَدْ
اَصْبَحْتَ فِیْ کَنَفِ الْحَبِیْبِ وَمَنْ یَّکُنْ ۔۔ جَارَ الْکَرِیْمِ فَعَیْشُهُ الْعَیْشُ الرَّغَدْ
عِشْ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ تَحْتَ لِوَائِهٖ ۔۔ لَا خَوْفَ فِیْ هٰذَا الْجَنَابِ وَلَا نَکَدْ
رَبُّ الْجَمَالِ وَمُرْسِلُ الْجَدْوٰی وَمَنْ ۔۔ هُوَ فِی الْمَحَاسِنِ کُلِّهَا فَرْدٌ اَحَدْ
رُوْحُ الْوُجُوْدِ حَیَاةُ مَنْ هُوَ وَاجِدٌ ۔۔ لَوْلَاهُ مَا تَمَّ الْوُجُوْدُ لِمَنْ وَجَدْ
عِیْسٰی وَاٰدَمُ وَالصُّدُوْرُ جَمِیْعُهُمْ ۔۔ هُمْ اَعْیُنٌ هُوَ نُوْرُهَا نُوْرُ الصَّمَدْ
لَوْ اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِهٖ ۔۔ فِیْ وَجْهِ اٰدَمَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَجَدْ
اَوْ لَوْ رَاٰی النَّمْرُوْدُ نُوْرَ جَمَالِهٖ ۔۔ عَبَدَ الْجَلِیْلَ مَعَ الْخَلِیْلِ وَلَا عَنَدْ
لٰکِنْ جَمَالُ اللّٰهِ جَلَّ فَلَا یُرٰی ۔۔ اِلَّا بِتَخْصِیْصٍ مِّنَ اللّٰهِ الصَّمَدْ
فَابْشِرْ بِمَنْ سَکَنَ الْجَوَانِحَ مِنْکَ یَا ۔۔ اَنَا قَدْ مَلَأْتُ مِنَ الْمُنٰی عَیْنًا وَّیَدْ
عَیْنُ الْوَفَا مَعْنَی الصَّفَا سِرُّ النَّدٰی ۔۔ نُوْرُ الْهُدٰی رُوْحُ النُّهٰی جَسَدُ الرَّشَدْ
هُوَ لِلصَّلٰوةِ مِنَ السَّلَامِ الْمُرْتَضٰی ۔۔ اَلْجَامِعُ الْمَخْصُوْصُ مَا دَامَ الْاَبَدْ

ای منصبِ مقبول دوست محبِّ رسول ؛ بعد خلفائے قدیم رتبہ صاحبِ خلقِ عظیم !

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بیچون وچرا ہے ؛ کیا فرشیات کیا عرشیات کیا ملکیات کیا ملکوتیات سب اوسیکی خاکپا ہے ؛ ہمہ مکونات علویات اور جملہ کائنات سفلیات اوسیکے فیض نور سے موجود ہے ؛ اوّل وآخر ظاہر و باطن مین وہی مربیٔ عالمین سب پر اوسیکا مدار رہ جود معہود ہے ؛ کیونکہ فیض احدیت بلا توسّط وحدت واحدیت کو حاصل نہین ؛ روشنائیٔ داوات سے بغیر واسطۂ قلم عبارات کو وجود نقوش واصل نہین ؛ ہر ذرّہ و ہر ذرہ مین اوسی ذات قدسی صفات کی تجلئی انوار کا ظہور ہے ؛ ہر زمان و ہر آن ہر جہت و ہر مکان مین اوسیکے نام واکرام کا ورد زبان اور حرز جان باسرور ہے ؛ ہمہ کائنات عوالم کیا ملائک کیا جن و بنی آدم سب کا اوسی سے برگ ونوا ہے ؛ ہمہ اولین وآخرین کا وہی مقصود و محمود سب پر اوسیکا حمد ولوا ہے ؛ وَلِلّٰہِ دَرُّ مَا اَفَادَ ؛

فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ ؛

دریہیچ ذرہ نیست کہ نور محمدی	از ظلمت وجود اضافی نہ طالعست
دریائے فیض جود الٰہی وجود اوست	انہار کائنات بوی جملہ راجعست
نسر سپہر طائر ز انفاس فیض اوست	این نکتہ پیش اہل نظر امر واقعست
فرد الوائے حمد بدست محمدست	متبوع اوست جملہ جہانش متابعت

قال اللّٰہ عزّ برہانہ تبارک وتعالیٰ شانہ فی کتابہ الامجد لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ قال فی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ قولہ تعالیٰ وانت حلّ ہو من الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامۃ ضد الارتحال فاللّٰہ سبحانہ مدّ الاقسام بحلولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیہ اظہارا لا فضلیۃ

واشعاراً بان شرف المكان باهله قال الشارح الزرقانی علیه الرضوان الربانی
اقام البلد الظاهر مقام المضمر فلم يقل وانت حل به استعظاماً للحلول فيه فالمعنى
اقسم بهذا البلد والحال انك مقيم به فلا اقسام به شرفك وعظمتك عندى قال
فى المواهب وهذا متضمن القسم ببلده صلى الله عليه وسلم ولا يخفى ما فيه من
زيادة التعظيم حيث اقسم بقيد كونه فيه دفعاً للتوهم بان المكان اشرف وان
شرفه صلى الله عليه وسلم مكتسب منه وقد روى ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه
قال بابى انت وامى يا رسول الله لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اقسم بتراب
قدميك فقال لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد وهذا القسم ادخل فى
تعظيم من القسم بذاته وبحياته صلى الله عليه وسلم انتهى قال فى التحبير و روح البيان
وغيرهما من زبر اهل الاتقان ان الكعبة صورة رسول الله صلى الله عليه
وسلم والحجر الاسود صورة يده الكريمة واما حقيقة سر الكعبة فذاته الشريفة
ويمينه المباركة صلى الله عليه وسلم ومن هنا نعرف ان الانسان الكامل
افضل من الكعبة وكذا يده اولى من الحجر الاسود ولما انتقل النبى صلى الله
عليه وسلم الى دار البقاء خلفه ورثته بعده فهم مظاهر هذين السرين فلا
بد من تقبيل الحجر فى الشريعة ومن تقبيل يد الانسان الكامل فانه المبايعة
الحقيقة وهى عين المبايعة مع الله و رسوله وقد قال عليه الصلوة والسلام ان لله
عباداً تطوف بهم الكعبة یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ بکتے ہیں منکرین ؛
تیری شان رفیع البیان میں اے سید المرسلین ؛ وہ سب خرافات وسفوات
باطل و عاطل ہے بالیقین ؛ اس مدعا پر قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر کی اسلیے

کہ تو اوسمین مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شہر لائقِ قسم خدائے کریم ہے
نے بلکہ اوس خاکِ پُر انوار کوچہ و بازار کی بھی قسم ہے آشکار ۞ کہ جسکو تیرے قدمین
شریفین نے مس کیا لیل و نہار ۞ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر مین اے میرے
حبیبِ مختار ۞ تو اپنی کلامِ قدیم مین نہ قسم کھاتا مین اوس شہر کی زنہار ۞
چہ جائیکہ اوس خاکِ مذکور کی قسم یاد فرماوے حضرتِ ایزدِ غفار ۞
قسم ذاتؐ و حیات سے قسم خاک کیا نہایت عظیم و فخیم ہے عند اولی الابصار ۞ شعر

قسم بجانِ تو خوردن طریقِ غیرت نیست	بخاکِ پائے تو آن ہم عظیم سوگند ست

مواہبِ لدنیہ اور زرقانی مین مسطور ہے ۞ تفسیر تحبیر وغیرہا مین بھی مذکور ہے ۞
کہ قیدِ حلولِ نزول مین جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نہایت
تعظیم ہے ۞ اور اِس قیدِ اقامت مین اِس امر کا غایت اظہار و اشعار نزد
ہر ایک فہیم ہے ۞ کہ شرف المکان بالمکین ۞ یعنے مکان کو شرافت
اہلِ مکان سے ہے بالیقین ۞ جیسا کہ صاحب مکان شریف ہے ۞ ویسا ہی
وہ مکان لابُد منیف ہے ۞ مکان و زمان ملائک و انسان سبکو جنابِ
رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شرافت حاصل ہے ۞ جملہ فرشیات
و عرشیات جنابِ سید الکائنات کے فیض و برکات سے علی قدرِ مراتب
واصل ہے ۞ کہ یہ ذاتِ قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے ۞ مربیِّ ظاہر
و باطن مفیضِ اولین و آخرین ہے ۞ وہ سب سے مستغنی سب کے دائم وہی
ہین مددگار ۞ سوائے خدائے قدیم صاحبِ فضلِ عظیم کسی کے وہ محتاج
نہین زنہار ۞ قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

بھذا التعبیر الاسنی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الکرم
ھو الغنی بمولاہ عن کل ماسواہ والغوث الذی یستغاث بہ فی الشدائد
والملمات ویستعان بہ فی النوازل والمھمات وتفصیلہ فی کتابی نجم المبین
واللہ یھدی بہ المتقین ۞ اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ مفخمہ ہے
آشکار ۞ کہ جنابِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے قدمین شریفین سے
اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ۞ اور جبکہ مدینہ منورہ مین آپکی اقامت
باکرامت ہے تا روزِ شمار ۞ تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے
عند اولی الابصار ۞ تفسیر تحبیر وروح البیان مین مذکور ہے ۞ اور دیگر کتب
معتبرہ مین بھی مسطور ہے ۞ کہ کعبہ عکس صورتِ محمدیہ ہے ۞ اور حجرِ اسود
عکسِ دست حق پرست احمدیہ ہے ۞ اور حقیقتِ سرِ کعبہ ذات سید الکائنات
ہے ۞ اونپر صلوٰۃ وسلام ربّ البریات ہے ۞ اور اسی مقام سے یہ سرّ آشکار
ہے ۞ کہ انسان کامل خانۂ کعبہ سے افضل بلا انکار ہے ۞ اور ایسا ہی
ہاتھ اوسکا حجر اسود سے افضل ہے ۞ کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے
جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے دارِ دنیا سے انتقال فرمایا ۞ تو اپنے
وارثین حضراتِ علما کو دونو سِر مذکور کا حامل ٹھہرایا ۞ مظاہرِ سِرین مسطورین
تا روزِ شمار ۞ ورثۃ الانبیا مین حضراتِ اولیائے کبار ۞ پس چومنا حجر اسود
کو شرع شریف مین ضرور ہے ۞ اور چومنا دست حق پرستِ عالم ربانی کو
شرع منیف مین بھی لابد نورٌ علی نور ہے ۞ کہ یہ چومنا بیعتِ حقیقی بلا انکار
ہے ۞ یعنی بیعت ہمراہ خدا وحبیبِ پروردگار ہے ۞ اور تحقیق فرمایا جناب

رسولِ کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کہ تحقیق خداۓ تعالیٰ کے ایسے بندے ہین اہلِ قلبِ سلیم ؛ کہ طواف کرتا ہے اونکا کعبۂ خداۓ کریم ؛ یعنے اولیاء اللہ کعبۂ حقیقی ہین مطافِ اسرارِ پروردگار ؛ اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مقبولانِ کردگار ؛ چنانچہ حق تعالیٰ حدیثِ قدسی مین فرماتا ہے اے مومن ؛ کہ لَا یَسَعُنِی اَرْضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِنْ یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِن ؛ یعنے نہ گنجایش دیا مجکو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار ؛ ولکن گنجایش دیا مجکو میرے بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ؛ وللہ القوی درّ ما فی المثنوی ؛

من نگنجم در زمین و آسمان — بلکہ گنجم در دلِ بشکستگان
در دلِ مومن بگنجم اے عجب — گر مرا جوئی دران دلہا طلب
ابلہان تعظیم مسجد میکنند — در جفاۓ اہلِ دل جد میکنند
آن مجاز است این حقیقت اے خران — نیست قبلہ جز درونِ سروران
مسجدی کان اندرونِ اولیاست — سجدہ گاہِ جملہ است آنجا خداست
کعبہ ہر چندی کہ خانہ برّ اوست — خلقتِ او نیز خانہ سرّ اوست
چون وزا دیدی خدا را دیدہ — گردِ کعبہ صدق برگر دیدہ
خدمتِ او طاعت و حمدِ خداست — تا نہ پنداری کہ حق ازوی جداست
تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد — ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد
یہ فرمانِ عنانِ پروردگار — کہ ای باعثِ خلق ہر نور و نار
قسم مجکو اس شہر کی اے رسول — کہ جسمین کیا تونے لابد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا بس امین — یہ ہے آمنا اوس سے اے نازنین

جو ہے خاک نعلین خیر الورا ۔۔۔ قسم کھائے اوسکی خدائے سما
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا ۔۔۔ کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
بعمرِ حبیبی براسِ حبیب ۔۔۔ نہ ہے اسمین تعظیم ایسی نصیب
کہ جس طور با خاکِ نعلین ہے ۔۔۔ کہ نعلین افضل زکونین ہے
لہذا قسم کھائے ربُّ العلا ۔۔۔ بخاکِ کفِ پائے خیر الورا
جو قدمین تیرے سے حرمین ہین ۔۔۔ وہ دونو جہانمین تشریفین ہین
ملا تیرے قدمون سے اونکو نصیب ۔۔۔ ہوا کعب کعبہ زکعبت کعیب
صفا کو دیا تو نے صد ہا صفا ۔۔۔ بھی تیری مروت سے مروہ ہوا
جو ہے چاہِ زمزم مین تیری وہ چاہ ۔۔۔ تو وہ چاہ تیری سے ہے اہلِ جاہ
نہ ہوتا وہان آمنہ کا ظہور ۔۔۔ نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور
تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل ۔۔۔ کہ یہ شہر ہو امنًا اے جلیل
نہ اوسطرف ہوتا وہ شد الرحال ۔۔۔ نہ جاتے اوسیطرف لاکھون رجال
نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان ۔۔۔ چہ جائیکہ ہو شہر دارالامان
نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا ۔۔۔ نہوتا وہان روضۂ مصطفا
تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار ۔۔۔ نہوتے ملائک وہان جان نثار
جو ہے جائے روضہ زفرشِ زمین ۔۔۔ نہوتی وہ افضل زعرشِ برین
جو ہے خاک پاکِ مدینہ حبیب ۔۔۔ وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب
وہ کحل البصیرت برائے ضریر ۔۔۔ وہ کحل الجواہر برائے بصیر
دوائے دلِ دردمندان سدا ۔۔۔ وہی جملہ امراض کی ہے شفا

وہ تیرے قدم سے مشرف مکان
کہ ہے لامکانمین قدم کا نشان

نہ تجکو کسی چیز سے افتخار
ولے اوسے جو لامکانمین نگار

وہ فرمائے اسطور سے دمبدم
کہ با خاک پائے تو بار قسم

خدا اکو اوسی خاکپا کی قسم
حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم

نہ ماہر کوئی اسکی اہل حکم
یہ کسکی قسم کیا وہ سر قسم

خیوری محمد کی تجکو قسم
زکشف حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر مین اوسکے وہ سر خدا
خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا

محمد حقیقت مین سر قدم
قدم کی قسم ہے یہ سر قسم

وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا
یہی سر اوسکا یہ سر خدا

اسی سر کو ساجدین کا سجود
یہی سر مسجود جملہ وجود

جو ہے دست محبوب خیر الورا
یداللہ وہی ہے بلا امترا

جو ہے عکس اوسکا وہ بین الانام
کہین حجر اسود اوسے خاص و عام

وہ جائے جو ہے مسکن مصطفا
وہ کعبے سے افضل بلا امترا

یہ کعبہ خلیلی وہ کعبہ جلیل
وہ ساجد یہ مسجود رب الجلیل

کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل
کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالیٰ فی حق آدم استفلحا خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا هكذا فی التفسير

گدائے محمد جو در کائنات
وہ کعبے سے افضل بصد بینات

کہا اوسکو بیتی خدا الجبار کہ ہو پاک بہرِ طوافِ کبار
کہا اوسکو یا عبدی ہفتاد بار کہ یہ مسکنِ ذاتِ پروردگار
یہی خانہ برِّ ابرار ہے وہی خانہ سِرّ اسرار ہے
یہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا وہی خانہ ہے کعبۂ کبریا
اگرچہ یہ کعبہ مطافِ کبار ولے اوسکا طائف وہ لیل و نہار
ہمہ حجرِ اسود کو چہ مین مدام یہ چومے قدم اوسکا با احترام
وہ قبلہ نما ہے یہ قبلہ ضرور مطافِ الٰہی وہ سِرّ سرور
جو ہے دید اوسکی وہ دیدِ خدا خدا دید اوسکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہے دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہرِ مکہ مین کعبہ عیان تو لابد وہ افضل نہ اسمین گمان
مدینے مین ہین جب شفیع الوریٰ تو افضل وہ لاریب نزدِ خدا
جہان مصطفا ہے وہان پر خدا جہاں پر خدا ہے وہان مصطفا
خدا مصطفا سے نہووے جدا جدا مجتبےٰ سے نہووے خدا
یہان مصطفا اور خود وہ خدا وہان کعبہ انکی جو ہے خاکپا
وہ کعبہ جو ہے مظہرِ فیض وجود تو جودِ محمد سے اوسکا وجود
تو کیونکر نہ افضل ہو شہرِ حبیب کہ ہے جسنے کعبے کو عزت نصیب
یہ لاریب اظہر دلیلِ مبین کہ شرف المکان زشرف المکین
ہوئی شرفِ کعبہ و عرش برین زپائے حبیبی شہِ مرسلین

مدینہ جو انگشتری ہے عیان ۔ تو اوسمین نگینہ شہِ دو جہان
معزز نگینے سے انگشتری ۔ جو اہلِ نظر اوسکا ہے مشتری
جو افضل ہمہ چیز نزدِ خدا ۔ جو اوسکے خزانے مین اجل سدا
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار ۔ کہ وہ افضلِ خلقِ پروردگار
تو جو سب سے افضل بھی مختار ہے ۔ وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے
تو افضل مدینے سے ہوتا اگر ۔ کوئی شہر اے حاذقِ نامور
تو ہوتا وہی مسکنِ مصطفا ۔ ملائک بھی ہوتے اوسی پر فدا
بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار ۔ ہمہ وقت تا روزِ روزِ شمار

حضوری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ مکے سے افضل مدینہ ضرور

اے عاشقِ صادق و اے محبِّ حاذق اگرچہ مکہ مکرمہ مین ایک نیکی کا ثواب صد ہزار ہے اما مدینہ مشرفہ مین قرب وجوارِ سیدِ مختار ہے اور اوسکے قرب وجوار مین ایک نیکی کا ثواب لاکھا نیکی سے بسیار ہے اور مدینہ مطہرہ مین ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریف مین ہزار ہے تو وہ کمیت مین کم کیفیت مین زیادہ بیشمار ہے لاکھا نیکیئے مکہ مکرمہ سے افضل واکمل عند اولی الابصار ہے کیونکہ مزیت اعداد مین فضیلت منحصر نہین زینہار آیا نہین دیکھتا تو بعینِ عنایت پروردگار ہے کہ مینا سے مسجد حرام مین عبادت کا اعداد مزیت علی الاطلاق ہے اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز منا مین

پڑھنا مسجد حرام سے افضل بالاتفاق ہے ÷ کیونکہ اسمین اتباعِ سُنّتِ رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے ÷ اور اتباع سُنت پر لاریب افضلیت کا مدار ہے ÷ اور مسجد الحرام مین سوائے کثرتِ عدد اور کسی امر کا نہین اعتبار ہے ÷ اور اتباعِ سنت کے مقابل کثرتِ عدد از بسکہ ناپائدار ہے ÷ پس اس سے معلوم ہوا کہ ثوابِ عمل اگرچہ از روئے عدد قلیل ہو ÷ اما ممکن کہ بحسب کیفیت وعظمت وہ عمل افضل بعدیل ہو ÷ اور یہ امر بھی ثابت نزدِ علمائے حذاق ہے ÷ کہ داخلِ کعبہ مسجد الحرام سے افضل بالاتفاق ہے ÷ اور حال یہ کہ صحتِ نماز فرض مین اندرون کعبہ اختلاف ہے ÷ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز نماز فرض صاف صاف ہے ÷ چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو ÷ اور اوس نماز پر حکم فضلیت مآب ہو ÷ پس اس سے یہ امر ہویدا ہوا ÷ دلِ اہل انصاف اسیر شیدا ہوا ÷ کہ فضلیّت کثرتِ اعداد پر موقوف نہین ÷ بسیاری تعدادِ اجر پر معروف نہین ÷ بلکہ سببِ فضلیّت کا قبولیّتِ درگاہ پروردگار ہے ÷ اور قربِ حبیبِ خدا اور نزولِ رحمتِ بے انتہا آشکار ہے ÷ اور جبکہ وجودِ پُرجودِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اوس بقعہ شریفہ اور روضہ منیفہ مین زندگانی جاودانی اور حیاتِ نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے ÷ اور وہ محلِ اجل اور منزلِ اجمل تنزلاتِ رحماتِ ابدیّہ اور خیراتِ برکاتِ سرمدیّہ سے علی الدوام محمود ہے ÷ اور اوس مقام پُر انعام کا تمام اُمّت عالی ہمّت کو شامل ہے ÷ اور ہر ایک عاصی پُر معاصی کو اوس منبعِ حسنات اور مرجعِ برکات سے حصول فیض کامل ہے ÷ اور وہ فیضِ عام اور انعامِ تام غیر متناہی عند اولی الابصار

ہے۔ کیونکہ دائم نزدِ خدا ترقیاتِ مراتب سیدنا ہی آشکار ہے۔ اور قرآن مجید فرقان حمید میں حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ ایسا فرماتا ہے تولا کریما۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ یعنے ۔

شعر

خدا فرما چکا قرآن میں لاریب
گنہگاران اُمت ہیں جو پرعیب

وہ آویں پاس تیرے چشم گریان
طلب غفران کریں باسینہ بریان

وہ استغفار پر ہوں جبکہ شیدا
مدد اونکی کریں تو بھی ہویدا

کریں اونکے لیے تو جب شفاعت
تو بخشے پھر خدا اونکی شناعت

کما ھو قائل قولہ کریما
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

وہ تینو امر ہووین جبکہ موجود
تو بخشے اونکی عصیان ربِّ محمود

وہ ہون مقبولِ توبہ نزدِ رحمان
کرے اونپر ہمیشہ رحم یزدان

یہ فیضِ مصطفا ہے جبکہ دائم
شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم

وہ مقبولِ شفاعت نزدِ ایزد
کہ ہووے جسّے عاصی پاک اسعد

یہ جاری فیض اونکا ہے شب و روز
قیامت تک بصد امدادِ پرسوز

تو اب کیونکر نہو نکے سے افضل
مدینہ یہ بہ سکینہ شہر اجمل

جیوری کا یہی لاریب ایقان
مدینہ باسکینہ عین ایمان

ای لبیبِ صفی وے اریبِ وفی آنا اثبت کا نزدِ قبرِ سیّد الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات ۔ اور استغفار سیّدِ مختار واسطے اونکے

نزد ربّ البریات + اور شفاعت کرنا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا واسطے تمام اُمّت کے لیل و نہار + اور قبول فرمانا حق تعالیٰ کا اوس شفاعت کو اور نزولِ رحمت حسبِ استغفار + اور مشرّف ہونا اُمّت کا زیارت روضہ مطہرہ سے جو افضل القربات ہے + اور حصولِ شفاعت و استمداد جناب رسالت مآب سے جو اکمل وسیلہ نجات ہے + اور حصولِ فیضِ قُرب و جوار سیّد مختار اور نیلِ خیرات و برکات مجاورتِ مدینہ باسکینہ پُرانوار جو موجب رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے + اور وہ قرب و جوار منظر پروردگار جلّ جلالہ واسطہ قبولیّتِ دعوات و مزید امداد عباداتِ مکہ مکرمہ سے نہایت و بغایت افضل و اجمل بلا انکار ہے + اور منافع خیراتِ مذکورات کا تمام اُمّت کے لیئے علی الدّوام تا یوم القیام از بسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصولِ مبرّاتِ مسطورات کا وہی ذات سیّد الکائنات وسیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے نزدِ منصفین + مکہ مکرمہ میں اگر کعبہ مفخّمہ مخزنِ انوارِ جلال ہے + تو مدینہ منورہ میں وہ روضہ حبیبِ خدا معدنِ اسرارِ جمال ہے + کہ کعبہ طائفین اور عرشِ برین سے افضل ہے + سارے امکنہ سماوات و ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلت مجاورت جلدِ قرانِ شریف سے اظہر من الشمس ہے + کہ حرمتِ جلد فرقانِ منیف مثل قرآن آیتین من الامس ہے + جیسا کہ تعظیم مسّ مصحف آیتِ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ سے آشکار ہے + ویسا ہی تکریم جلدِ مصحف عدمِ مسّ محدث وغیرہ سے ہویدا

بلا انکار ہے ✤ مکہ مشرفہ میں اگر مقام تولد سید الانام ہے ✤ تو مدینہ پر سکینہ میں جائے تخمیر وجود پر جود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ✤ مکہ مکرمہ میں اگر نزول رحمت یکصد و بست ہر روز بلا انکار ہے ✤ تو مدینہ لطف خزینہ میں روضہ مطہرہ پر نزول رحمت و رضوان و ملائکۃ الرحمان بے حد و عد لیل و نہار ہے ✤ کیونکہ وہ روضہ شریفہ بقعہ منیفہ لاریب دائم منظر پروردگار ہے ✤ مظہر ہو الرفیق الاعلیٰ عند اولی الابصار ہے ✤ ای عزیز وافر تمیز محل قبر حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والثناء و فضیلت سے معمور ہے ✤ ایک تواوس درِ نورانی سے لا کعبہ ربانی سے پر نور ہے ✤ جو خطاب ایزد منان طرف زمین و آسمان آیت ائتیا طوعا او کرھا میں وہ مجیب بالاتفاق ہے ✤ زمین سے وہی درِ کعبہ معظمہ اور سماوات سے اوسیکے محاذی بقعہ مفخمہ عند الحذاق ہے ✤ دوسرا حقیقت محمدیہ جودت وجود علویہ وسفلیہ جو باطن احدیت مبدا و احدیت برزخ کبریٰ علی الاطلاق ہے ✤ اوسی حقیقت کی شان میں فرقان قاطع برہان ناطق ہے یہ کلام قدیم ✤

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم	وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
وہ میمی نقاب رخ دلربا	حدوث و قدم میں وہ برزخ سدا
وہ سلما حدوثی جو ہے مہ جبین	وہ لیلی قدم جو ہے نازنین
وہ ہر دو نمودار از یک حجاب	کہیں جسکو احمد رسالت مآب
وہ ہے ام ام اور امی لقب	وہی آدم و آدمی کا نسب
وہ ہے روح اعظم وہ حب قدیم	وہ ہے پدر ارواح خلق عظیم

وہ روحِ خدا ہے وہ روحِ اِلٰہ
وہ ہے سِرِّ مطلق وہ شانِ عجیب

وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ
مقیّد نہ ہرگز وہ نزدِ لبیب

وہ سِرِّ عوالم وہ مقصود ہے
غیوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

قال اللہ سبحانہ فی کلام المبین ، اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ، قال سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان فی تفسیرہ عرائس البیان قدس اللہ سرہ وافاض علینا برّہ ثم اعلم ان الارواح کلھا خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحہ اصل الارواح ولھذا سمّی اُمّیًّا ای انہ ام الارواح فکما کان ادم علیہ السلام ابا للبشر وامّہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ابا للارواح وامّھا وذلک لان اللہ تعالی لما خلق روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اٰخر حتی ینیب روحہ الیہ او یضاف الیہ غیر اللہ فلما کان روحہ اوّل شیئ تعلق بہ القدرۃ شرفہ بتشریف اضافتہ الی نفسہ فسماہ روحی ثم حین اراد ان یخلق ادم فسوّاہ ونفخ فیہ من الروح المضاف الی نفسہ وھو روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فکان روح ادم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک ارواح اولادہ لقولہ تعالی ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوّٰهُ

وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وقال تعالیٰ فی حق مریم علیہا السلام فَنَفَخْنَا بِهٖ مِنْ
رُّوْحِنَا فکان جبرائیل علیہ السلام و روحہا من روح النبی صلی اللہ علیہ
وسلم المضاف الی حضرتہ تعالیٰ وھذا احد اسرار من قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ انتہٰی یعنی حق تعالیٰ کا اسطور
فرمان واجب الاذعان ہے + فرقان لامع البرہان میں خوش تبیان ہے + کہ یاد کر
تو اے میرے حبیب مختار + کہ جبوقت تیرے رب نے فرشتوں پر کیا آشکار + کہ تحقیق پیدا
کرنے والا ہوں میں آدم کو آب و گل سے بالضرور + پس جبوقت راست و درست
کیا میں نے اوسکو بے فتور + اور داخل کیا میں نے بیچ اوسکے میرے روح کو بصد سرور
پس واسطے اوسکے سجدہ کیا سب فرشتوں نے حسب فرمان رب غفور + اور
تفسیر عرائس البیان میں اسطور ہے مذکور + اور یہ تفسیر زبدۃ العارفین
عمدۃ الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان قدس اللہ سرہٗ بغایت الرضوان
کی ہے مشہور + کہ حق تعالیٰ نے روح پر فتوح جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ
والتسلیم سے سب روحوں کو پیدا کیا + وہی روح پر فتوح ابو الارواح ہے
اوسی سے سب کو ہویدا کیا + وہی اُمّ ارواح ہے وہی اصل اشباح ہے +
لہذا آپکا نام نامی اسم گرامی اُمّی مشہور ہے + کہ اُم کا معنے لغت عرب میں
اصل اصول مذکور ہے + جیسا کہ آدم علیہ السلام ابو البشر ہیں آشکار + اور
حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُم البشر ہیں بلا انکار + ویسا ہی جناب رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پدر ارواح اور مادر اشباح ہیں حسب فرمان پروردگار
اور تفصیل اس اجمال کی + اور دلیل اس مقال کی + یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ

نے روحِ پُر فتوح سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل سے ضرور تے اوس ذات سند الکائنات کو ہویدا کیا + تو اوس وقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینہار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ او حکمت شاملہ سے سب چیزون کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوسکو اپنی ذات قدیم الصفات کی طرف نسبت کیا بصد احترام + تاکہ اوس روح پُر فتوح کی لطافت و شرافت سے ماہر ہون ہمہ خواص وعوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب ہے + خلعتِ ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روحِ خدا ہے + ہمہ خدائی مین یکتا مصطفا ہے + ہم ہی مالکِ ملک اللہ ہے + اسی سے ظہورِ خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضاجوئی حق تعالیٰ کی رضا ہے + اسکی طاعت طاعت رب العلا ہے +

شعر

محمد سِرِ وحدت ہے، کوئی رمز اسکی کیا جانے
شریعت مین تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے

خدا و مصطفا کی کنہ مین ادراک عاجز ہے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفا جانے

احد نے صورتِ احمد مین اپنا جلوہ دکھلایا
بھلا پھر کس طرح سے کوئی اونکا مرتبا جانے

ہُوَ الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
اوسیکو ابتدا جانے اوسیکو انتہا جانے

وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اوسکی موجین ہین
غریقِ بحرِ عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے

محمد فی الحقیقت آفتابِ لایزالی ہے
اوسیکے نور کا دونو جہانین پرتوا جانے

پھر جب وجودِ پُر جود آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا + تو اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے روحِ پُر فتوح سے پیراستہ کیا + پس روحِ آدم علیہ السلام روحِ محمدی سے

سے پیدا ہوا + ابو البشر ابو الارواح سے ہویدا ہوا + پس باطن مین آدم علیہ السلام فرزندِ رسولِ کریم ہے + اگرچہ ظاہر مین اونکا فرزند صاحبِ خُلقِ عظیم ہے +

شعر

وَلِلّٰہِ رَبُّ الْبَرِیَّہِ دَرَّمَا فِی التَّابِیَہ

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَۃً	وَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

شعر

وَلِلّٰہِ مَا اَفَادَ فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ +

گر بصورت من ز آدم زادہ ام	در حقیقت جدِّ جدِّ اُفتادہ ام

اور ایسا ہی ارواح اولادِ آدم علیہ السلام + اور سائر ارواح علویات وسفلیات بالتمام + فرزندِ جناب رسولِ کریم ہین علیہ الصلوۃ والسلام لہذا فرمایا جناب رسول کریم نے علیہ الصلوۃ الملک العلام + کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیام + یعنے حضرت آدم اور سائر خلائق بالضرور + میرے لوا کے زیر سایہ ہونگے یوم النشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہون جناب رسول کریم ولاعبرۃ لما یخرصہ المنکر الئیم + کیونکہ اس مدعا پر خود ناطق ہے کتاب مستطاب قدیم + کہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَائَھُمْ اَیُّھَا الْفَھِیْم + یعنے قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسولِ کریم کو آشکار + جیسا کہ وہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو بلا انکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور سِرّ روحانی اوسپر ظاہر ہے + اور یہ امر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس مین معرفتِ روحانی داخل ہے + اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا حاصل ہوئی جو غیب الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہونے مین کیا ریب ہے +

واللہ الهادی وعلیہ اعتمادی + اے عزیز پُر تمیز اگر مکّہ معظمہ میں ادائے حج و عمرہ آشکار ہے + تو مدینہ منورہ بھی اس عبادت سے پُر انوار ہے +

قال علیہ الصّلوٰة والسّلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من خرج علی طهر لا یرید الا مسجدی هذا لیصلی فیه کانت بمنزلة حجة رواہ البیهقی وغیرہ عن ابی امامة رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوٰة والسّلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررة العظام من تطهر فی بیته ثم اتی مسجد قباء فصلی فیه صلوٰة کان کاجر عمرة رواہ ابن ماجه وغیرہ بسند جید عن سهل بن حنیف رضی اللہ عنہ وروی الامام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرهم ایضاً رضی اللہ عنهم بلفظ من توضأ فاحسن وضوئه ثم جاء مسجد قباء فرکع فیه رکعتین کان له کعدل عمرة وروی ابن شبة عن سعید بن الرقیش الاسدی قال جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنهم الی المسجد قباء فصلی فیه رکعتین الی بعض هذا السواری ثم سلم وجلس وجلسنا حوله فقال سبحان اللہ ما اعظم حق هذا المسجد لو کان علی مسیرة شهر کان اهلاً ان یوتی فمن خرج من بیته یریدہ متعمداً الیه لیصلی فیه رکعتین اقبله اللہ باجر عمرة قال ابو غسّان ومما یقوی هذہ الاخبار ویدل علی تظاهرها فی العامة والخاصة قول عبد الرحمن ابن الحکم +

شعر

	وایم اللہ قد اقررت عینا	
	من المتعمّرات الی قبائی	

ملخص الکلام فی هذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کامل مسجد

نبوی میں اِس قصد سے آوے + کہ اوسمیں نماز پُر نیاز باشوق و ذوقِ جان و جنان بجالاوے + تو حق سُبحانہ تعالیٰ شانہ ثوابِ حج کامل کا اوسکو عطا فرماوے + اور جو شخص باوضوئے تام اِس ارادے سے مسجدِ قبا میں جاوے + کہ بامدادِ الٰہی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوسنے ظہور میں آوے + تو حق تعالیٰ ثوابِ عمرہ کامل کا اوسکے نامۂ اعمال میں تحریر فرماوے + اس باب میں احادیث قویّہ اور اخبار و آثار مرضیہ بسیار ہیں + اور اونکی صحت پر متفق حضرات محدّثینِ کبار ہیں + اور یہ امر بھی ازبسکہ ظاہر و عیان ہے + ہر خاص و عام پر ہویدا بیگمان ہے + کہ ادائے حج ایک سال میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہیں ہوتا زینہار + اور ادائے نمازِ مسجدِ نبوی میں ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے بلاانکار + اور ہزارہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوتے ہیں لیل و نہار + پس مدینہ منوّرہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار + مگر جس شخص کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل میں وہ ہے اہلِ نار + تو وہ کیونکر دیکھے مدینۃ السّلام قبۃ الاسلام کے انوارِ پُر اسرار + اور کیونکر منکشف ہوں اوسپر مقرِ حبیبِ قدیم منظرِ محبیبِ عظیم کے اسرارِ پُر انوار + کہ وہ کنزِ مخفی سے ہویدا ہیں باطن اونکا احدیت ہے عند اولی الابصار۔ شعر

بیا تا در مدینہ نورِ احمد	بہ بینی از در و دیوار لامع
جمالِ مصطفا بے پردہ بینی	چو خورشیدی کہ بے ابرست طالع
بیا ای کورِ چشم تیرہ باطن	بہ بین ہر گوشہ صد برہانِ ساطع
بروقِ شبہ سوز آنجا لوایح	بدورِ دین فروز آنجا سواطع

نجومِ اہتدا آنجا فروزان — شموسِ اصطفا آنجا طوالع
چو از ناری کجا تو نور بینی — بود ہر کس باصلِ خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتۂ تو — چہ خود را میزنی بر سیف قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور — چو نورِ فطرت گردید ضایع
نصیحت کردمت دیگر توانی — فَاِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاقِع

قال فی منهل الصفا والتحبیر والجامع الکبیر وغیرهما من زبر الفخار ان الامام مالک نبراس الوداد والمسالک قدس الله سرہ وافاض علینا برّہ کان یقول حجّی زیارة قبر حبیب الرحمٰن وصلاتی فی جوار طبیب العصیان افضل من حج بیت الله المنان وکان لا یتوجه الی بیت الله المتعال مع کونه صاحب الثروة والاموال وکان یصرّح فی اکثر الاحوال بانه فی قبرہ علیه الصلوٰة والسلام وعلی اٰله واصحابه البررة الکرام کعبة الله الملک العلّام وسرّ اسرار الاحدیّة علی الدوام وهو الحقیقة المحمدیّة والمادة الاحمدیّة واصل الحقائق السرمدیّة وحیاة الارواح الابدیّة ولا یخفٰی انّ وجود الکعبة من وجودہ وتنزل الرحمة علیها من جودہ وکان یخشی من بُعد جوار سیّد الثقلین ویبکی حتّی یتقاطر لحیته من دموع العینین ویذکر اختیار سیّدنا عثمان بن عفان شهادة نفسه النفیسة علی الهجران ودعائه اللّٰهمّ ارزقنا شهادة فی سبیلک وامتنا فی جوار حبیبک فلما وعد الله امامنا المالک منجی الخلائق عن المهالک بان لا یقبض روحه اللطیفة الا فی جوار حبیبه فی المدینة الشریفة

وامرهٗ بالحج مرّة باداء المناسك ۔ وفعلی عدة اللّٰہ حج مرة امامنا المالک ۔ رضی اللّٰہ عنہ بلطفہ القدیم ۔ وعنا بوداده مع الحبیب الکریم ۔ علیہ افضل الصلوٰت واکمل التسلیم ۔ یعنی کتاب منہل الصفا اور تفسیر تجبیر مین مذکور ہے ۔ جامع کبیر وغیرہا کُتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے ۔ کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق علی ذی المسالک قدس اللّٰہ سرّہٗ وافاض علینا برّہ دائم اسطور فرماتے تھے ۔ محبین صادقین کو افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے ۔ کہ حج میں ازیارتِ روضۂ جناب رسول کریم ہے ۔ اونپر ہر زمان وہر آن صلوات وتسلیمات خدا کے قدیم ہے ۔ اور نماز پڑھنا میں مسجدِ نبوی مین بالسرور ۔ حج بیت اللّٰہ سے افضل واکمل ہے بالضرور ۔ اور باوجود ثروت کثیرہ وحصولِ اموال وغیرہ متوجہ نہین ہوتے تھے طرف بیت اللّٰہ العلام ۔ اور قصدِ حج کعبہ نہین فرماتے تھے علی الدوام ۔ اور اکثر احوال ایسا بیانِ صریح فرماتے تھے ۔ محبین حاذقین کو مژدۂ جان بخش سناتے تھے ۔ کہ تحقیق قبر شریف جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم مین لاکلام ۔ دو چیز مسعود موجود ہے نزدِ محققانِ آئمہ اسلام ۔ ایک تو لبّ لبابِ ارض کعبۂ زکیّہ ۔ اور دوسرا سِرّ اسرار حضرتِ احدیّہ ۔ اور وہی ہے سرِّ حقیقتِ محمدیّہ ۔ اصلِ فیوض حضرتِ احمدیّہ ۔ وہی سرّ ساجد ومسجود ہے ۔ وہی حقیقتِ عابد ومعبود ہے ۔ اوسی سے وجودِ ہمہ موجود ہے ۔ لابدًا اوسی سے بقار ہر وجود ہے ۔ اوسکی جود سے کعبہ حضرتِ ودود ہے ۔ اوسکی رحمت سے رحماتِ کعبۂ محبوب ہے ۔ اوسی سے تنزل رحمت صباح ورواح ہے ۔ اوسی سے حیاتِ ابدالاباد ارواح ہے ۔ اوسیکا شمۂ فیض عرشیات

وفرشیات ہے اور سیکا کرشمہ جنات و مزین سماوات ہے۔ و للہ الغفار

درِّ ما فی ہذہ الاشعار۔

شَمْسٌ عَلٰی قُطْبِ الْکَمَالِ مُضِیْئَۃٌ ‏ بَدْرٌ عَلٰی فَلَکِ الْعُلَا سَیَرَانُہٗ

اَوْجُ التَّعَاظُمِ مَرْکَزُ الْعِزِّ الَّذِیْ ‏ لِرَحَی الْعُلَا مِنْ حَوْلِہٖ دَوَرَانُہٗ

فَالْخَلْقُ تَحْتَ سَمَاءِ عُلَاہُ کَخَرْدَلٍ ‏ وَالْاَمْرُ یُبْرِمُہٗ ھُنَالِکَ لِسَانُہٗ

وَالْکَوْنُ اَجْمَعُہٗ لَدَیْہِ کَخَاتَمٍ ‏ فِیْ اِصْبَعٍ مِّنْہُ اَجَلُّ اَکْوَانِہٖ

وَتُطِیْعُہُ الْاَمْلَاکُ مِنْ فَوْقِ السَّمَا ‏ وَاللَّوْحُ یُنْفِذُ مَا قَضَاہُ بَنَانُہٗ

وَلَہُ الْمَقَامُ وَذٰلِکَ الْمَحْمُوْدُ مَا ‏ لَمْ یُدْرَ مِنْ شَانٍ تَعَالٰی شَانُہٗ

ھُوَ دُرُّ بَحْرِ الْوُھَۃِ وَخِضَمُّھَا ‏ ھُوَ سَیْفُ اَرْضِ عُبُوْدَۃٍ وَّمَعَانُہٗ

ھُوَ ھَاؤُہٗ ھُوَ وَاوُہٗ ھُوَ بَاؤُہٗ ‏ ھُوَ سِیْنُہٗ وَالْعَیْنُ بَلْ اِنْسَانُہٗ

ھُوَ قَافُہٗ ھُوَ نُوْنُہٗ ھُوَ طَاءُہٗ ‏ ھُوَ نُوْرُہٗ ھُوَ نَارُہٗ ھُوَ رَانُہٗ

عَقْدُ اللِّوَا بِمُحَمَّدٍ وَّثَنَائِہٖ ‏ فَالدَّھْرُ دَھْرٌ وَالْاَوَانُ اَوَانُہٗ

وَالْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ ثُمَّ الْمُنْتَھٰی ‏ مَجْلَاہُ ثُمَّ مَحَلُّہٗ وَمَکَانُہٗ

وَطَوَی السَّمٰوٰتِ الْعُلَا بِعُرُوْجِہٖ ‏ طَیَّ السِّجِلِّ کَمُدْلِجٍ رُکْبَانُہٗ

اَنْبَا عَنِ الْمَاضِیْ وَعَنْ مُسْتَقْبَلٍ ‏ کَشَفَ الْقِنَاعَ وَکَمْ اَصَابَ بُرْھَانُہٗ

اَنْبَا عَنِ الْاَسْرَارِ اِعْلَانًا وَّلَمْ ‏ یُفْشِ السَّرِیْرَۃَ لَوْ اَرَا اِعْلَانُہٗ

حَاشَاہُ لَمْ تُدْرَکْ لِاَحْمَدَ غَایَۃٌ ‏ اِذْ کُلُّ غَایَاتِ النِّھَایَۃِ اٰنُہٗ

صَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ مَھْمَا زَمْزَمَتْ
کَلِمٌ عَلٰی مَعْنًی یُرِیْحُ بَیَانُہٗ

اور دائم ہراسان ولرزان ہوتے تھے مہجور رہنے قبر جناب رسول کریم سے + اور ہمیشہ روتے تھے دور رہنے ہمسائیگی نور قدیم سے + یہان تک کے دونو چشمون سے ایسی دو نہر اشک جاری ہوتی + کہ اوسنے آپکی ریش مبارک سیراب ہوکر ایک لڑی موتیونکی زمین پر ساری ہوتی + اور اوس حالت سے ایک ایسی حالت آپکے دلِ نورانی پر طاری ہوتی + کہ آپکی زبان فیض عنوان سے ذکرِ شہادت حضرتِ عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور مین آتا + کہ دلِ محبین صادقین اوسنے نہایت و بغایت سرور مین آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن عفان نے قبول کیا شہادت آپنے نفس کی بصد اختیار + اور نہ ترک کیا شہر مدینہ باسکینہ کو بسببِ حصولِ جوار سیدِ مختار + اور حق سبحانہ تعالی الشانہ سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل و نہار + کہ ہمکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خالصاً مخلصاً اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہمکو تیرے حبیب کے ہمسائگی مین اے کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالی نے بالطفِ بسیار + کہ نہ قبض کرینگے ہم روح پُر فتوح کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قرب حبیب خدا علیہ الصلوۃ والثنا مین اے پروانۂ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا اسی مدینہ دلِ عشاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روزِ شمار + پس اسی وعدے پر حق تعالی نے امام موصوف کو امر کیا کہ حج بیت اللہ ادا کرین ایک بار پھر حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدۂ ایزدِ غفار + اے اللہ راضی ہوا وس امام ہمام سے علی الدوام + اور ہم گنہگارون شرمسارون سے بالطفِ تام + طفیل و دادِ امام موصوف کے مع سید الانام +

علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الکرام + وافضل الصلوات واکمل التسلیمات الیٰ
مرورِ اللیالی والایام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقتِ
ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ اے بلد امین + تو میرے نزدیک محبوب ترین
بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت مین مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور
احب ارض اللہ بھی مسطور ہے + تو اوسمین اسرار بسیار ہین + اہلِ سر پر ہویدا
ہین + ازانجملہ یہ کہ وہ قول پیش از اظہارِ افضلیتِ مدینہ منورہ بوحیِ پروردگار
ہے + اور بعد اوس وقت کے اظہارِ افضلیتِ مذکورہ نہ مخالفِ اخبار و آثار ہے + کیونکہ
مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اوسوقت مین ہونا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد اوسکے
اظہار احب ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان مین مقصود کردگار ہے + اوسوقت مین
مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اسوقت مین مدینہ منورہ کا افضل ہونا
ہی مذکور ہوا + اوسوقت اوسی کی خیریت کا اشتہار ہوا + اور اسوقت مین اسی کی
افضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الٰہی مین مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + امّا اوسوقت
شہرت مین مکہ معظمہ ہی اجمل بلاد اللہ تھا + اوسوقت مین اوسیکا افضل ہونا بہر
خدا ضرور تھا + اور اِسوقت مین اِسیکا اجمل و اکمل ہونا برائے مصطفا منظور
تھا + نہ وہ اشتہار اِس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے +
ہر ایک اشتہار و اظہار اپنے وقت پر لامع ہے + پس کیونکر اِس امر مین منکر اعتراض
کا طامع ہے + آیا نہین دیکھتا تو وہ فرمانِ واجب الاذعان پروردگار + جو قرآنِ
مجید فرقانِ حمید مین ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بنی مریم کے حق مین
ہوا ہے آشکار + یٰبَنِیۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ

یعنے ای بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتوں کو جو اِنعام کیا ہمنے تمہارے آبا وَاجداد پر بالیقین + مثل انزال مَن وسَلوٰی اور تظلیلِ غمام + اور جاری کرنا پانی دوازدہ چشمے کا ایک پتھر سے وادیئے تیہ مین لاکلام + اور سوا انکے دیگر عطیات مرضیات واکرام + اور فضیلت دیا ہمنے تمارے آبا وَاجداد کو اے یہود + اوپر اوس اہلِ عوالم کے جو اوسوقت مین تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تا روز پر سوز موعود + اور ایسا ہی بی بی مریم کے حق مین یہ فرمانِ مُبین + وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ + یعنے تیرے زمانے کی عورتون مین تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اونسے تو ہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین مین استغراق عرفی معہود ہے + نہ استغراق حقیقی مقصود ہے + یعنے تخصیص اونکے زمانے کی وہان مراد ہے + اور مراد مُطلق زمانہ ہر دو جاے مین نا سداد ہے + کیونکہ اُمتِ محمدیہ کو سائر اُمم پر فضیلت آشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم مین یہ آیت پُر ہدایت نگار ہے + کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ + اور ایسا ہی اخبار وآثار واجماعِ اُمت سے روشن ہے اور اظہر + اور بی بی مریم سے خدیجہ کُبریٰ افضل علی الاطلاق ہین + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل بالاتفاق ہین + رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا + وقال فی روح البیان + وغیرہ من تفاسیر القرآن + یا بنی اسرائیل اذکروا ای اشکروا نعمتی التی انعمت بہا علیکم بانزال المن والسلوی وتظلیل الغمام وتفجیر الماء من الحجر وغیرہا وذکر النعم علی الآباء الزام الشکر علی الابناء فانہم یتشرفون بتشرفہم ولذلک خاطبہم فقال تعالی فضلتکم ولم یقل فضلت آباءکم

لان فی فضل آبائہم فضلہم وقولہ تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
علی العام للتشریف ای فضلت آباءکم علی عالمی زمانہم بما منحتہم من العلم والایمان
والعمل الصالح وجعلتہم انبیاء وملوکا مقسطین وہم آباؤہم الذین کانوا فی عصر
موسیٰ علیہ السلام وبعدہ قبل ان یعزوا وھذا کما قال فی حق مریم واصطفاک
علی نساء العالمین ای نساء زمانک فان خدیجۃ وعائشۃ وفاطمۃ رضی اللہ عنہن
افضل منہا فلم یکن لہم فضل علی امۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ
فی حقہم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فالاستغراق فی العالمین عرفی لا حقیقی
اے لبیبِ ودنی و اے اریبِ صفی سببِ افضلیتِ مدینہ منورہ حلولِ رسولِ مقبول
اوس شہرِ شریف مین بلا انکار ہے + اور موجبِ اجلیت واکملیتِ مدینہ طیبہ
دوامِ قیامِ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس بلدِ منیف مین تا روزِ شمار ہے +
اور ظہورِ وفورِ نصرتِ دینِ متین اوس بلدِ حبیبِ ارحم الراحمین سے از بسکہ
بسیار ہے + اور کثرتِ نزولِ احکامِ رب العالمین اور اکمل دینِ سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہرِ شہیر اور بلدِ منیر سے آشکار ہے + اور وقت
ہجرت جملہ امورِ مذکور اوس شہرِ پُر نور مین مفقود و معدوم تھے + اگرچہ علمِ الٰہی ور فراست
سیدِ بیناہی مین وہ ہمہ اسبابِ فضلیت موجود و معلوم تھے + پس اوسوقت
مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
افضل بلاد اللہ ہونا ہی بالضرور تھا + پس وقتِ ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
فرمانِ خیر بلاد اللہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہین + یہ سبب فرمانِ مذکور
مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہوسکو عاقل ہرگز سامع نہین + کیونکہ بعد فرمانِ

مسطور جناب حبیبِ غفور نے مدینہ منورہ میں حلول پُر نور فرمایا + اور ورود دوام قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تا یوم القیام اوسی شہر میں ظہور پایا + اور حصولِ خیراتِ کثیرہ اور وصولِ برکات وغیرہ اور اعلا مراتبِ دینیہ اور اسنے مآربِ دنیویہ نے مدینہ پُر سکینہ میں چہرہ دکھلایا + اور طولِ اقامتِ ذاتِ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات جو معدنِ جمیع فضائل و شمائل اظہر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور ہمہ اقسامِ فضیلتِ دینیہ اور جملہ انواعِ خیریتِ دنیویہ کا مرجع جو وہی ذاتِ قدسی صفات اٰبَیْنَ مِنَ الْاَمْس ہے وہ سب مثلِ پروانہ اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقتِ معہود بہ افضلیتِ مقصود نے اوس شہرِ محمود کے لیئے جلوہ موعود دکھلایا + تب جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و مودت مکہ معظمہ سے اکثر وافر مدینہ منورہ کے لیئے استدعا فرمایا + کہ اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ بل اشد اور اس دعوت نے لاریب نزدِ خدائے جل جلالہ وعم نوالہ خلعتِ قبولیت پایا لہذا احادیثِ نفیس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعۃ احب الی من ان یکون قبری بھا منھا اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفضیلِ مدینہ منورہ بالضرور ہے + کہ لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیھا نفس نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابویعلیٰ اپنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول لا يقبض النبی الا فی احب الاماكن اليه اور جو زمين محبوب سيد مختار ہے لاريب وہی زمين محبوب پروردگار ہے + كيونكہ حُبِّ خدا ئے عظيم تصديق بر حبيب عليہ الصلوٰة والتسليم ہے اون دونو حُبّون مين كمال اتحاد ہے + دوئی اور اتحاد مين تضاد ہے + پس دوئی دور كر وہی ايك مراد ہے + اوسی ايك مراد كی وداد سے دل شاد ہے + اوسی دل شاد پُرسداد سے سبكی ياد ہے ۔

شعر

شد مراد در ہر دو عالم اوست دوست	دوستی با دیگران بر بوئے اوست

اور مستدرك حاكم مين ايسا مسطور ہے + بشرط صحيحين يہ مذكور ہے + كہ جناب رسول كريم عليہ الصلوٰة والتسليم نے اسطور كيا استدعا + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ نے قبول كيا اوسكو بلا امترا + كہ اللّٰهم انك اخرجتنی من احب البقاع الیّ فاسكنی فی احب البقاع اليك ای فی موضع تصيرہ كذلك فيجتمع فيہ الحبان + حب اللّٰه وحب حبيب الرحمٰن فظهر اجابة الدعوة وصيرورتها احب مطلقا من ذلك الزمان حتی كان حبيب الملك الودود الحنان + يجاهد دابته اذا راٰها من حبها فی الجنان + وما كان احب الی اللّٰه ورسوله المختار + كيف لا يكون افضل عند اولی الابصار + ولهذا افترض اللّٰه العزيز العلام + علی حبيبه عليه الصلوٰة والسلام + الاقامة بها الی ان يخترمن ذلك المقام + وحث هو علی الاقتداء به سائر اهل الاسلام + فی سكناها والموت بها الی يوم القيام + هذا ما اتفق عليه الائمة الاعلام + لاجماع الصحابة علی افضلية دار السلام + علی مكة المكرمة

ایہا المومنون الفہام ولا عبرۃ بما یخرصہ الضریر الطغام اللّٰہم امتنا علیٰ ذالک الاعتقاد التام ہذا من التعبیر و التحریر واللہ یہدی بہ البصیر ملخص چارون احادیث مذکورہ کا جو تعبیر سے ہوئین ہین نگار یہ ہے کہ دعا کیا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ اے پروردگار محبوب کر ہمارے نزدیک مدینہ مکرمہ کو باصد عز و وقار جیسا کہ محبوب ہے ہمارے نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اوس سے نہایت بسیار پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے دعائے مذکور کو قبول فرمایا اور محبوبیت و افضلیت مدینہ منورہ کی اظہار مین لایا تو مدینہ باسکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزد سید الانام صلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ البررۃ الکرام یہانتک کہ مدینہ رحمت خزینہ کی افضلیت کا آپنے اسطور کیا اشتہار کہ روئے زمین پر اوس شہر سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوب تر نہین زینہار اور نہ محبوب تر ہے اوس سے کوئی جائے نزد پروردگار کہ جس شہر مین میری قبر ہو بفرمان ایزد غفار اور اسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اوس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملک علام جو تمام شہرون سے محبوب تر تھا میرے نزدیک لا کلام اب سکونت دے تو مجکو اوس شہر مین جو محبوب تر ہے تیرے نزدیک علی الدوام یعنے ایسے شہر مین جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو جامع حسنین حبیبین و معدن وداد ہو جسنے میری امت عالی ہمت کو دین و دنیا کا حصول سدا دہو وہ حصول وداد کہ جسنے دارین کا ہمہ وصول مراد

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا — کہ اے محبوبِ دلہا تجھپہ شیدا
تو کر مکے سے ہجرت اب نمودار — کہ ہوں خلقت میں ظاہر اوسکے اسرار
رہیں خواری و ذلت میں یہ کفار — کریں تجہیز فدا دل جملہ انصار
خدایا تب ہوا میں رخت بردار — زسوزِ دل بعزمِ ہجرتِ دار
تو لدگاہ میرا ہے جو پُر نور — دلِ خلقِ عوالم جسسے مسرور
ہوا رحمت کا چشمہ جس سے فوّار — ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوّار
جو ہے مکے میں کعبہ تیرا خانہ — وہ طیرِ دل کا دائم آشیانہ
سماعیلی خلیلی وہ بنا ہے — جلیلی ذات کی اوسپر ثنا ہے
جو بندے خاص تیرے تجھپہ قربان — وہ طائف اونکا دائم بادل وجان
وہ لابد مجھپہ دائم بسکہ شیدا — تیرے انوار اوس گھر سے ہویدا
وہ ہے بلدِ امینِ آمنہ جب — تو ہے وہ آمنا لاریب یارب
جو وہ بلدِ امین دلپذیر نگین ہے — تو وہ محبوبتر بس نازنین ہے
جدائی اوسکی مجھپر ناگوارا — ولے اوسنے کیا ہجرت خدارا
وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب — وہ محبوبِ ترین ہے بسکہ مرغوب
جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند — ہمہ شہروں سے افضل شہر دلبند
وہ ہو خیرِ بلاد اللہ خدایا — احبُّ الارضِ حق نزدِ برایا
وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا — تو دلہا اوسپہ چون پروانہ شیدا
وہ ہووے جامعِ حُبَّین لاریب — وہ سب شہروں سے افضل ہو بلا عیب

وہ ہو محبوب تر نزدیکِ غفّار	ہمہ شہرون سے اجمل ور ہمہ کار
وہ ہو محبوب تر نزدیک احمد	ہمہ شہرون سے اکمل اور امجد
تو دے اوسمین سکونت مجکو دائم	دل و جان سے رہو نمین اوسمین قائم
حیاتِ دنیوی وسمین رہے شاد	کہ نصر اللہ سے ہووے دین آباد
کرون مین فتح اوس بلدِ امین کو	تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو
تو لدگاہ میرا جسمین پُر نور	وہ دین اللہ سے دائم ہووے مسرور
کرون مین پاک کعبہ مشرکین سے	وہ ہو آباد دائم مُومنین سے
طوافِ خاص بندون سے وہ مسرور	وہ انکے ذکر سے معمور و پُر نور
خدایا جو کہ اسرارِ نہانی	عیان تجپر تو ہی یکتائے جانی
جو درد و سوز اُمت کا جنان مین	عیان تجپر نہ ظاہر ہو بیان مین
اگر بخشین تو اونکو تیرے لائق	کہ ہے رحمت غضب پر بسکہ فائق
مُلوّث جبکہ آوین وہ گنہگار	تو مغفور ہین جاوین بادلِ زار
وہ جاوین چشم گریان سینہ بریان	وہ ایمان سے نہون زنہار عریان
وہ تیرے پاس با ایمان آوین	وہ تیری دید سے پھر دید پاوین
کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار	تو ایمان پر وہ گذرین جملہ زوّار

خیوری بھی طفیلِ جملہ زوّار
رہے دیدارِ احمد سے وہ سرشار

قال نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام من زار قبری و وجبت لہ شفاعتی وفی روایۃ حلت لہ شفاعتی رواہ الدار قطنی وابو الشیخ

وابن ابی الدنیا عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر قال العلامہ والحبر الفہامہ محمد بن الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہم الرضوان الصمدانی و فائدۃ البشری بموتہ علی الاسلام واضافۃ الشفاعۃ الی ذاتہ الشریفۃ لافادۃ انہا عظیمۃ اذ ہی تعظم بعظم الشافع ولا اعظم منہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اعظم من شفاعتہ کما صرح بہ العلماء الاعلام کالسبکی وغیرہ رحمہم اللہ العلام

من زار قبر محمد ۔۔۔ نال الشفاعۃ فی غد
باللہ کرر ذکرہ ۔۔۔ وحدیثہ یا منشد
واجعل صلاتک دائما ۔۔۔ جہرا علیہ تہتدی
فہو الرسول المصطفی ۔۔۔ ذو الجود والکف الندی
وہو المشفع فی الوری ۔۔۔ من ہول یوم الموعد
والحوض مخصوص بہ ۔۔۔ فی الحشر عذب المورد

صلی علیہ ربنا
ما لاح نجم الفرقد

کیا مقبول حق نے اوس دعا کو ۔۔۔ کیا مبذول احمد پر عطا کو
ہوا فرمان حق یا نور نوری ۔۔۔ دل خلقت ہوا جس سے سروری
وہ ہے شہر مدینہ باسکینہ ۔۔۔ وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
کرون مین اوس سے نصرت کا دفینہ ۔۔۔ عیان اونپر جو ہین زمرآمینہ
کرون مین فتح مکہ جو ستمینہ ۔۔۔ مدینے سے جو ہے از بس رصینہ
جو آوین زائرین اہل سفینہ ۔۔۔ مدینے مین وہ ہون باشرح سینہ

جو ہے تیری شفاعت لبس رزینہ — تو ہو وین زائرین اوسکے ثمینہ
جو ہے دربار تیرا لبس رکینہ — کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ
مشرف اوسکے ہو عین امینہ — کہ ہے دلپر محبت کا نگینہ
نہ مانے اِسکو جو ارذل کمینہ — ہوا پیدا وہ از نطفۂ لعینہ
وہ ہو نارِ جہنم مین رہینہ — کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ

خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ
توکب مانے وہ کلماتِ مبینہ

محبو کیا ذلیلون سے سروکار — طلب اونکی ذلیلون کو سزاوار
حبیبی کا ہوا مسکن جہان پر — وہی محبوب تر باللہ اکبر
منزہ ہے خدا اگرچہ مکان سے — زمان سے وہ قدیمی بھی نشان سے
ولے میرا خدا ہے در مدینہ — دلِ انگشتری پر چون نگینہ
خدا کا استوا عرش برین پر — مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر
نہین بلکہ اوسیکا استوا ہے — وہی دونو پہ بھی غالب سدا ہے
قدمبوسی سے یہ فرشِ زمین ہے — تصدق نعل پر عرشِ برین ہے
مدینے مین جو لولاکی امین ہے — وختم الانبیا و مرسلین تھے
وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم — وہ اعلم اُتم اصلِ روحِ آدم
نہین بلکہ وہی روحِ الٰہ ہے — وہ روحِ روحِ خلقت کی پناہی
محمد سے خدا پیدا ہوا ہے — تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے
نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر — توکب ہوتا خدا عرشِ برین پر

وہ کعبِ کعبہ ہین زمین پر — وہی عرشِ متین عرش برین پر
وہی اصلِ فضیلت سب سے افضل — وہی نورِ خدا ہے سب سے اجمل
مدینہ جبکہ جارِ مُصطفا ہے — تو مکے سے وہ افضل برملا ہے
ہوئی جب جلد مصحف جارِ قرآن — تو اوسکو ہے شرافت اتنے ہر آن
نہ مس اوسکو کرے اِلّا مُطہر — جو ہو غسل و وضو سے پاک اَطہر
کہ ہے تعظیم اوسکی عزِ قرآن — وہ حرمت مین برابر مثلِ فرقان
ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل — جوارِ مصحفی سے نزدِ واصل
تو مکے سے مدینہ کیون نہ افضل — جوارِ مصطفا سے نزد اکمل

گلستان مین یہ غنچہ ہے شگفتہ
نہ طفلون پر خیوری وہ نہفتہ

گلِ خشبوئے در حمام روزے — رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم — ولیکن مدتے باگل نشستم
جمالِ ہمنشین درمن اثر کرد — وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم
ہوئی کعبے سے مکے کو شرافت — ملی کعبے کو احمد سے لطافت
شرافت بھی لطافت اونکو لایا — ملی احمد سے بے نقصان و بے عیب
تو جو اصلِ شرافت کا ہوا جار — وہی اشرف وہی الطف ازان دار
وہ دارِ پادشاہِ دوجہان ہے — جہان جنکے قدم سے بانشان ہے
وہ دارِ نورِ ایمان باامان ہے — امان ایمان اوسی سے درجنان ہے

وہ درِ جسم جہاں چوں دل ہویدا
تو اہلِ دل ہمہ اوسپر ہیں شیدا

مدینہ مسکنِ نورِ خدا ہے
خدا پر جو فدا اوسپر فدا ہے

وہی نورِ زمین و آسمان ہے
وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے

اساسِ قبۂ جملہ عوالم
وہی یکتا وہی اصلِ اوادِم

وہی فاتح وہی خاتم بلاریب
وہ شرکت سے منزہ ہے بلاعیب

دُرِ صلوات و تسلیماتِ ایزد
تصدق باد بر نورِ محمد

سبھی اونکی آل پر جو چوں سفینہ
دگر اوپر جو ہیں اہلِ مدینہ

صحابہ اور ازواجِ نبی پر
نجومِ دین جو ہیں وہ جملہ رہبر

نثارِ جملہ اشعارِ خلائق
نثارِ جملہ اسرارِ حقائق

الی ابد الابد ہر لحظہ ہر آن
منور نور بخشے چوں زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا وِرد امجد
اغثنی یا محمد یا محمد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ
تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ السَّرْمَدْ
وَسَلَامًا بَاقِیًا اِلَی الْاَبَدْ
لَاغَایَةَ لَهٗ وَلَا
اَمَدْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیانِ فضائلِ مدینہ جنابِ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم

قال فی منہل الصفا والخصائص الکبریٰ وغیرھما فی زبر الکملاء ان من خصائص بلد الرسول ومعدن الوداد والقبول ان لا یموت فیہ احد من الامۃ الا علی الایمان بشرط کونہ من اھل السنۃ ولشرف جوار حبیب الرحمان وقرب مزار طبیب العصیان علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام واتفق علی تلک الخاصۃ ائمۃ المحدثین الاعلام وحضرات اصحاب الکشف الصحیح التام وما انکرھا احد من الحضرات العظام اللھم ارزقنا قرب مزارہ الکریم واکرمنا بشرف جوارہ الفخیم بجاہ حبیبک صاحب الخلق العظیم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم یعنی منہل الصفا اور خصائصِ کبریٰ مین مذکور ہے اور انکے سوا دیگر کتب کاملین مین بھی مسطور ہے کہ خصائصِ مدینہ منورہ سے یہ امر متحقق بالضرور ہے کہ نہین مرتا اوس شہر مین کوئی شخص جو اہلِ سنت بے فتور ہے مگر ساتھ سلامتی ایمان کے جو سرمایہ دولت موفور ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ بہ سببِ شرافتِ ہمسائگیئے جناب

رسولِ کریم ہے + قُربِ مزارِ سیدِ مختار سے یہ چشمۂ فیضِ عمیم ہے + اس خاصہ پر متفق ہوئے ہیں ائمہ محدثینِ کرام + اور اسی طور متفق ہیں او سپر حضراتِ اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا منکر نہیں ہوا زیہار + کیونکہ لاریب وہ متحقق ہے عند اولی الابصار + اے اللہ نصیب کر ہمکو قُربِ مزارِ صاحبِ خلقِ عظیم + اور مشرف کر ہمکو جوارِ سیدِ مختار سے اے خدائے قدیم + علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی اٰلہ واصحابہ البررۃ الکرام ان المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی ومنہا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی فیہا من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعًا یوم القیامۃ ومن ضیعہا اوردہ اللہ حوض الخبال قیل ما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اھل النار رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنہما وقال نبینا وشفیعنا الاکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم لا یرید احد اھل المدینۃ بسوءٍ الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص وفی روایۃ کما یذوب الملح فی الماء رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالۃ عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم رفع یدیہ وقال اللّٰھم من ارادنی و اھل بلدی بسوءٍ فعجّل ھلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان اللہ القدیر من اذی اھل المدینۃ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی اٰلہ واصحابہ الکرام اوّل من اشفع لہ من امتی اھل المدینۃ ثم اھل مکۃ ثم اھل الطائف رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے آشکار + کہ تحقیق شہر مدینہ
میری ہجرت گاہ ہے بفرمانِ پروردگار + اور اوسی شہر مین میرا بستر اقامت ہے
تا روزِ شمار + مراد اس بسترِ استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اوسی
شہر سے میری جائے برآمد ہے با ملائکہ ستّر ہزار + یعنے روضۂ مطہرہ سے قیامت
کے روز میرا حشر کریگا پروردگار + سب انبیائے عظام علیہم الصلوۃ والسلام
کے پہلے باصد عزّ و وقار + پس لازم ہے میری اُمت پر حفاظت میرے ہمسایونکی
لیل و نہار + یعنے ہر طور سے اونکے خیر خواہ ہوں سائر مومنانِ سعادت شعار +
اور اونکی تعظیم و تکریم مین حسبِ مقدور صدق دل سے رہین خدمت گذار + تو
قیامت کے روز مین اونکی شفاعت کرونگا نزدِ ایزدِ غفار + اور جس شخص نے ضائع
کیا اوس میری وصیت کو جو بالا ہوئی ہے نگار + تو پلاویگا اوسکو حق تعالیٰ اوس
حوضِ خبال سے کہ جسکا پانی ہے ریم اہل نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا مین
مسطور ہے + بروایت خارجہ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیدنا علامہ
سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصلوۃ والتسلیم نے
اے فہیم + کہ نہ ارادہ کریگا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلا ویگا اوسکو
حق تعالیٰ فی النار + مثل گلنے رانگے کے آگ مین اے ہوشیار + یہ حدیث
شریف صحیح مسلم مین مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی متحقق
و معلوم ہے + کہ جو شخص اہل مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلا ویگا اوسکو
حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی مین فی الفور + اور روایت کیا ابن زبالہ نے
سعید بن مسیّب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

نے دونو دست مبارک اوٹھایا + اور بطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا + کہ جو شخص ارادہ بدی کا کرے مجھسے اور اہل مدینہ میرے شہر سے اے پروردگار تو جلدی ہلاک کر تو اوسکو اور نہایت ذلیل و خوار + اور بطور بھی فرمانِ رسول کریم ہے + اونپر صلوٰۃ و سلام ربِّ رحیم ہے + کہ جو شخص اذیت دے اہلِ مدینہ کو کسی طور + تو لابد اذیّت دے اوسکو حق تعالیٰ فی الفور + اور اوسپر لعنت خدا اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نثار ہو + فرض اور نفل اوسکا مقبول نہین وہ مردودِ پروردگار ہو + یہ حدیث معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے + رضوان ایزد منّان اونپر موفور ہے + اور یہ بھی فرمان سیّد انس و جان آشکار ہے + درود ربِّ ودود اونپر دائم نثار ہے + کہ اوّل شفاعت کرونگا مین اہل مدینہ کی لاکلام + کہ وہ میرے ہمسایہ ہین حالتِ رنج و راحت مین علی الدوام پھر شفاعت کرونگا مین اہلِ مکہ معظمہ کی بالضرور + کہ وہ ہین ہمسایگانِ مالکِ یوم النشور + پھر شفاعت کرونگا مین اہل طوائف کی نزدِ ایزدِ حنّان + کہ وہ ہین میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے + اور دیگر کُتب معتبرہ مین بھی مذکور ہے + وَلِلّٰہِ الملکُ

اَلْغَفَّارُ دَرُّ مَا فِیْ هٰذِہٖ الْاَشْعَار

یا دارَ خیرِ المرسلین ومن بہ	ھدی الانام وخصّ بالآیاتِ
عندی لاجلکِ لوعۃ وصبابۃ	وتشوق متوقد الجمراتِ
ولاعفرن مصون شیبی بینہا	من کثرۃ التقبیل والرشفاتِ
لولا العوادی والاعادی زرتہا	ابداً ولو سحبا علی الوجناتِ

لکن ساھدی من حفیل تحیتی
لقطین تلك الدار والحجرات
ازکی من المسك المفتق نفحۃ
یغشاہ بالآصال والبکرات

ونخصہ بزواکی الصلوات
ونوامی التسلیم والبرکات

بیانِ فضائلِ بلداللہ الامین مولدِ حبیب رب العالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین

روی القرشی فی مناسکہ لاھل الحب فی مسالکہ عن وھب بن منبۃ اللبیب علیہ رضوان اللہ المجیب ان اللہ تعالی یقول من امن اھل الحرم استوجب بذلك امانی ومن اخافھم فقد حقرنی ولکل ملك حیازۃ حماحوالیہ وبطن مکۃ حوزتی التی اخترت لنفسی ان اللہ ذوبکۃ اھلھا خیرتی وجیران بیتی وعمارھا وفدے واضیاف وفی کنفی وامانی ضامنون علی وفی ذمتی وجواری

شعر

فقل بلسان عرفك یاخلیلی
اذا شاھدت فی المغنی سناھا
وھا انا جار بیتك یارجائی
وبالاستار ممتسك عراھا
والجیران والضیفان حق
علی الجار الکریم اذا دعاھا
الیك شفیعنا الھادی المفدی
ومن قدحل جھرا فی حماھا
علیہ من المھیمن کل وقت

صلوٰۃ غیر منحصر مدّاھا

وروی الطبرانی فی التشویق - رحمہ اللہ بلطفہ العتیق - حدیثا مرفوعا بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اھل الارض فاوّل من ینظر الیھم بالرحمۃ اھل الحرم فمن راٰہ طائفا غفرلہ ومن راٰہ مصلیا غفرلہ ومن راٰہ جالسا مستقبل الکعبۃ غفرلہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلک ربنا لم یبق الا النائمین فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ والنائمون حول بیتی الحقوھم بھم وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبر التحاریر عن ابن عباس علیھم رضوان اللہ سلک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علی ھذا البیت کل یوم مائۃ وعشرون رحمۃ ستون للطائفین واربعون للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی مین مسطور ہے کہ اسطور فرمان حضرت ملک منّان بالطف واحسانِ پُرنور ہے کہ جو شخص اہلِ مکہ معظمہ کو رکھے باامن وامان یعنی کسیطور اونکو کچھ اذیت نہ دے کوئی اہلِ ایمان تو لابد اوسکے لیئے واجب ہو میرا امنِ بیکران وہ میری نگہبانی مین لاریب داخل ہو اور ہر طور وہ میری حفاظت سے واصل ہو اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن وامان تو تحقیق اوسنے حقارت کیا میری ذمہ داری کی بیگمان اور واسطے ہر ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے انتظام ہے حصولِ مرادات رعایا کا وہی مقام ہے وہی دار السلطنت مرجعِ خاص وعام ہے اور وسط مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار وپسندیدہ ہے وہی میرے لیئے خاص مقام

برگزیدہ ہے ✦ مظہر نزولِ رحمت و اسرار ہے ✦ منظرِ حلول عنایت و انوار ہے ✦ میں ہوں صاحب بکہ معبودیت میری شان ہے ✦ ہر ایک اہلِ مکہ میرے گھر کا ہمسایہ پسندیدہ دوجہان ہے ✦ جو اشخاص معمّرانِ مکہ معظمہ دیندار ہیں ✦ وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہیں ✦ وہ میرے مہمان خوش عنوان باوقار ہیں ✦ وہ میری حفاظت وحمایت میں لیل ونہار ہیں ✦ وہ میرے امن وامان میں شکر گذار ہیں ✦ وہ میرے ہمسائی رحمت میں سمائے قربت میں سرشار ہیں ✦

وہ ہمسائگانِ خدا بالیقین
وہ امن وحفاظت میں ہیں بالیقین
نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان
مگر مصطفائے شہ دوجہان
وہ ہیں شہرِ ایزد میں اہلِ جلال
وہ ہیں کعبِ کعبہ سے اہلِ کمال
سماعیل سے تا بروزِ شمار
نہ ماموِرِ حکمِ رُسل وہ کبار
سوا حکمِ احمد شہ مرسلان
حبیبِ خدا شافعِ اُمتان
جو بلدِ امین کے خصائص مدام
جو اہلِ حرم کے نفائس تمام
وہ ہیں بحرِ زخار بس بیکنار
وہ اس مختصر میں نہوں آشکار

خیوری یہی قول ہے پُرجمال
وہ دارِ خدا میں خدائے جلال

تشویقِ طبرانی میں مسطور ہے ✦ کہ حدیثِ مرفوع میں اسطور مذکور ہے ✦ کہ تحقیق اہلِ زمین کیطرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار ✦ پس پہلے جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہیں اہلِ حرم پُرانوار ✦ پس بخشتے

جاتے ہین نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبلِ کعبہ ہوں جالسین +
پس عرض کرتے ہین فرشتے کہ اے خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو
باقی ہین نائمین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا مینے اونکو جو گردِ کعبہ
ہین نائمین + یہ سوتے بھی اون جاگتون سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے
اور جاگتے دونو ہین مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
کہ بطور فرمانِ حبیبِ ربِّ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس رحمتِ پروردگار
کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے نثار + اونمین سے ساٹھ رحمت اونکے لیئے جو طائفین
ہین + اور چالیس اونکے لیئے جو نمازِ نفلی پر قائمین ہین + اور بیس اونکے
لیئے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہین + یعنی نہ وہ طواف کرین نہ بطور نفل مصلین
ہین + اپنے کاروبار دین مین مشغولین ہین + ساکنانِ کوچہ و بازار
ہین + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظ بردار ہین + تو بیس رحمت سے ہر روز
وہ بھی سرشار ہین + وَلِلّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ دَرُّ مَا فِي هٰذَا الْكَلَامِ

طوبیٰ لمن طاف بالبیت العتیق وقد	لجا الی اللہ فی سرٍّ واجهار
ونال بالسعی کل القصد حین سعیٰ	وطاف جهرًا بارکان واستار
ذالک السعید الذی قد نال منزلةً	علیاء فی دهره من کل اوطار
وکل من طاف بالبیت العتیق غدًا	بین الوری معتقًا حقًا من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِّ عرب موجبِ ایمان + اور بغض اونکا موجبِ خسران

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تبغضنی یا سلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک وبک
ھدانا اللہ تعالیٰ قال ان تبغض العرب فتبغضنی وروی ابن عساکر عن جابر
علیہم رضوان اللہ القادر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
من الایمان وبغضہم کفر وروی الحاکم فی مستدرکہ عن انس رضی اللہ
عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضہم
نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً حب قریش ایمان وبغضہم کفر
وحبّ الانصار من الایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیہقی فی دلائلہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
الاکبر مرفوعاً من احب العرب فبحبّی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم

یعنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہیں کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایسا فرماتے ہیں کہ نہ مبغوض جان تو مجکو ای سلمان، والا مفارقت
کرے تو تیرے دین سے بیگمان، تب عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے سید انس وجان
کیونکر بغض رکھوں میں آپکی ذات سے جو ہے نور بخش ایمان، پس فرمایا آپ نے کہ اگر
بغض رکھے تو عربوں سے اے ذی شعور، تو بغض رکھا تو نے مجھسے بالضرور
اور یہ بھی فرمان جناب سید الانام ہے، درود رب ودود اونپر علی الدوام
ہے، کہ محبت حضرات عرب کی لاریب موجب ایمان ہے، اور بغض رکھنا
اونسے کفر ونفاق بیگمان ہے، یہ حدیث تاریخ ابن عساکر ومستدرک
حاکم میں مسطور ہے، بروایت حضرت جابر وانس بن مالک مذکور ہے،

اور یہ بھی فرمان حضرتِ حبیب الرحمان ہے + کہ محبت قریش و انصار کی لاریب علامتِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا اونسے لابد موجبِ کفر و خسران ہے + محبت رکھنا اونسے عین محبت میری ہے بلاانکار + اور بغض رکھنا اونسے عین بغض مجھسے ہے آشکار + یہ حدیث اوسط طبرانی میں مسطور ہے + اور دلائل بیہقی میں بھی مذکور ہے + یقول المولف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین + ان حبھم لیس بموقوف علی کونھم صالحین + وما ھو مشروط علی بُعدھم عن الطالحین + بل ھو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالھم + ومعھود بغیر الفلاحیۃ فی احوالھم + نعم ھذا بشرط بقاء الایمان + والاجتناب عن مذاھب الخسران + کالرفضیۃ والاعتزالیۃ + والوھابیۃ والخارجیۃ لاسیما حُبّ سکان الحرمین الشریفین + زاد اللہ شرفھما فی الدارین + فاھل مکۃ جیران رب المشرقین + لھم الضمان والامان الراسخین + واما اھل مدینۃ الاسلام + قبۃ دار السلام + قریۃ الانصار + خیر الامصار + مقر القبول + حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم فھم فی کنف جوار الحبیب + لھم من قربہ اوفر النصیب + فعظّم اھل الحرمین وفخّم سُکّان البلدین + وقد عرفت فضلھم بحق القرب والجوار + وعظمۃ الاساءۃ لا یسلب عنھم اسم الجار + وقد قال نبینا وشفیعنا المختار + صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطھار + مازال جبریل یوصینی بالجار + ولم یخص جارا دون جار + فان اساء شخص من تلک الکبار + فلا ینزلک اکرامہ ولا ینقص احترامہ عند اولی الابصار + فانہ لا یخرج

عن حکم الجار، ولو جاز ولا یزول عنہ شرف مساکنۃ فی اللہ کیف ما دار بل یرجی ان یختم لہ بالحسنی فیمنح بقرب الصورۃ والمعنی واعتبر من صواب جواب المجنون لاھل الاوھام والظنون ؎

رای المجنون فی البیداء کلباً	فمد لہ من الاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ	وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال ادع الملامۃ ان عینی	راتہ مرۃ فی حی لیلا

فملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ محبت قریش وانصار اور سائر
ترجمہ مقولہ مؤلف
عرب ذوی الاقتدار موقوف نہیں صلاحیتِ اعمال پر اور معہود نہیں فلاحیتِ احوال پر کیونکہ تخصیص محبتِ عرب و قریش وانصار اور خصوصیتِ مودتِ اہلِ حرمین شریفین بلا انکار اخبار صحیحہ اور آثار ملیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث مین مذکور ہے چنانچہ مواہب لدنیہ اور خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے کہ مسطور ہے فرمان صدق عنوان جناب سید مختار کہ ما زال جبریل یوصینی بالجار ولو یختص جار ادون جار یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجکو جبریل بامر پروردگار حق ہمسایہ سے مطلقاً بلا صلاحیت و فلاحیتِ کردار خواہ ہمسایہ نیک اعمال ہو خواہ بد اطوار بہر طور حق ہمسایہ از جہت ہمسائگی ثابت ہے بلا انکار اور محبت صالحین کی علی العموم شرعاً مامور ہے اور اعزاز واکرام اونکا عموماً لازم بلا فتور ہے پہر قید صلاحیت کی محبت عرب و

قریش وانصار مین بے فائدہ ہے + اور تقیید فلاحیت کی مودتِ اہلِ حرمین شریفین مین بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور سے باطل ہو + اور قُرب جوار اون ذوات ستودہ صفات کا تقیید مسطور سے عاطل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہلِ حرمین شریفین سے کوئی کار غیر مشروع ظہور مین آوے + تو اوس جہت سے اوسکے اکرام و احترام مین کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سببِ بعض اعمالِ بد حق ہمسائگی باطل نہین ہوتا زینہار + اور نہ اوس سے زائل ہوتا ہے اِسم جار + بلکہ اُمید قوی یہ ہے کہ بہ سببِ قُربِ ہمسائگی وہ عملِ بد اوس سے معفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیلِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم باخیر موفور ہو + اور اِس جواب پُر صواب مجنون سے دلِ عاشق مسرور ہو + اور زنگارِ اعتراض مرآتِ قلوبِ مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھسے اے دوستانِ کِرام
بگوشِ صداقت بہوشِ عظام

کہ یکروز صحرا مین سگ تھا رواں
اوسے دیکھ مجنون بصدقِ جنان

اٹھا بہرِ تعظیم باشوقِ جان
کہ اوسپر ہوا سرِّ باطن عیان

دیا بوسہ بر پائے سگ شادمان
تو اوسکو کہا پھر ملامت کُنان

کہ مجنون ہوا تجکو ازبس جنون
کہ تو پائے سگ پر فدا ہیگون

اسی پاؤن سے وہ کرے ہی مساس
شب و روز مقعد کو اے حق شناس

ہمہ سگ سگی مین وہ سرشار ہے
نجاست مین دائم گرفتار ہے

کیا اوسکی ازبس مذمت عیان
ہنر سے نہ ماہر ملامت کُنان

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب
جواب لبیبان زہے پُر صواب

کہ مجکو ملامت نہ کر زینہار
کہ تو نقشِ ظاہر پہ ہے جان نثار

تو ہے ناظرِ نقشۂ آب و گِل
مَین شیدائے جانان ہجے جان و دل

بچشمانِ مجنون تو دیدی اگر
نہ دیدی تو شکلے ازان خوبتر

ہوا کوئے لیلا مین اوسکا گذر
تو فورًا پڑی اوسپہ میری نظر

تو اوس پاؤن پر مین ہوا جان نثار
دیا بوسہ اوسکو بعزّ و وقار

کیا مَس جس پاؤن سے کوئے یار
تو وہ پائے مغفور نزدِ کبار

کہ از مسِّ مغفور مغفور دان
مُصافح مین یہ سِرّ ہے بیگمان

جو اِس دست بوسی سے غُفران ہے
تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے

کہ یہ دست بوسی برائے عوام
وہ تقبیل پا ہے برائے کرام

سگِ کوئے دلدار پر ہر زمان
فدا جانِ عُشّاق سے ہے بیگمان

جو تقبیلِ پا اوسپہ جان ہو نثار
تو خوشنود ہوا اوسنے پروردگار

سگِ کوئے جانان کا جب یہ مقام
تو کیا رُتبہ جارِ خیر الانام

جو عُشّاق خیر الورا از عوام
نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام

جو ہمسائگانِ رسول و خدا
تو جان اوسکے اقدام پر ہے فدا

کوئی کار ہو اوسنے گر آشکار
کہ شرعًا وہ ممنوع نزدِ کبار

تو اوسپہ نہ زنہار کر تو نظر
کہ اوسنے نہ ہمسائگی کو خطر

وہ ہمسایہ اسمین نہ ہرگز کلام
وہ جارِ خدا و شفیع الانام

خطا اوسکی بخشے خدا و رسول
وہ لاریب ہمسایہ اہلِ قبول

نہ امیدِ واثق بلطفِ غفور ۔ کہ بانورِ ایمان وہ گذرے ضرور

طفیلِ سگِ کوئے خیرالوریٰ
خیوری کا ہو خاتمہ باصفا

وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ ذِی الْمَجْدِ وَالْفَضَائِلِ

عَصَیْتُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَلْقٰی مُحَمَّدًا ۔ وَوَجْهُكَ بِاَثْوَابِ الْمَعَاصِیْ مُبَرْقَعُ
عَسَی اللّٰہُ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ وَقُرْبِهٖ ۔ یُدَارِکُنِیْ بِالْعَفْوِ وَالْعَفْوُ وَاسِعُ

جو نہ پہچانے حقِ عرب و انصار وہ نطفۂ خبیثہ ہے یا نفاق شعار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافق واما ولد زانیۃ واما امرء حملت بہ امہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی رضی اللہ عنہم

یہ لاریب فرمانِ خیرالبشر ۔ درودِ خدا اون پہ شام و سحر
کہ جو خویش میرے و دیگر عرب ۔ مہاجر وہ انصار اہلِ ادب
نہ جانے کوئی دل سے اُنکے حقوق ۔ تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق
منافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام ۔ زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام
و یا حمل اوسکا ہوا باقرار ۔ بلا طُہر درحالتِ خبث دار
کہ درحالتِ حیض حمل پسر ۔ پلیدی مین لابد ہوا مستقر
تو جب خبثِ باطن سے اُسکی سرشت ۔ وہ ہے لتۂ حیض باخوئے زشت
تو منکر ہوا وہ ز خیرالعباد ۔ کہ ہر طور ہے اُس مین خبثِ نہاد
وہ منکر ز خویشانِ خیرالوریٰ ۔ وہ ہے آلِ طاہر کا دشمن سدا

وہ اہلِ عرب ہے رکھے کب وداد | کہ ہے دشمنِ ذاتِ خیر العباد
پہ جا کہ کرے وہ ادائے حقوق | کہ ہے خبثِ نطفہ سے اُس کا علوق
جو حرمین ہیں دارِ امن و امان | وہ دارِ حبیبی شہِ دو جہان
جو سکّان اُنمیں خواص و عوام | حبیبِ خدا پر فدا وہ مدام
وہ ہمسایگانِ خدا و رسول | علیٰ حسبِ رُتبہ وہ اہلِ قبول
مُقَدَّم شفاعت میں وہ بالیقین | مراتب میں وہ جملہ ہیں سابقین
مدینہ میں جو سُنّیانِ کرام | تو ہو خاتمہ خیر اُنکا مدام
نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار | جوارِ حبیبی میں نزدیک یار
جو سُکّانِ حرمین ہیں سُنّیان | تو اُن پر کریں مُنکریں بدگمان
جو اولادِ ابنِ غیرہ عیان | تو اُنکی مذمت کریں یہ بیان
حقارت کریں اہلِ حرمین کی | نہ حرمین بل شاہِ ثقلین کی
کہیں اونکو حربی وہ قاسی دلان | کہ حرمین ہرگز نہ جائے امان
خدا کا غضب مُنکروں پر مدام | وہ ابنِ مغیرہ وہ ابنِ حرام
وہ موذیئے سُکّانِ حرمین ہیں | وہ دارین میں بسکہ پُر شین ہیں
وہ موذیئے خیرُ الوریٰ بیگمان | تو ہے اونپہ لعنِ خدائے جہان

وہ ہیں جبکہ ملعونِ ربُّ العباد
تو دائم خیوری سے اونکو عناد

بیانِ زیارۃ الرجال و النساء من اہل السنۃ قبرِ جناب خاتم الانبیاء والائمہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الراجعین الیہ

اعلم ايها الصادق الصفی، والمحب الحاذق الوفی، ان الذهاب الی مرقد نبینا المعظم
صلی الله علیه وآله وسلم، بقطع المسافة من الامکنة البعیدة، بالانکسار والسکینة
الحمیدة، للرجال والنسوان، من اهل الحب والایمان، من اعظم القربات وافخم
الطاعات، والموجب لنیل الدرجات فلا مریة انه من الواجبات، وقد ثبت
ذلك بالکتاب والسنة، والقیاس الجلی واجماع الامة، کما هو مشروح
فی الجزء الثامن الرصین، من کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین، واما الذهاب
الی قبر غیره علیه الصلوة والسلام، وعلی آله واصحابه البررة الکرام، فهو للرجال
مسنون بالاتفاق، وعند اکثر العلماء علی الاطلاق، فهی مستحبة للنسوان، لاشك فیه
عند ذوی الایمان، قال حبر الامة سیدنا عبدالله بن عباس، وسیدنا علی علیهم
رضوان الله سلاك الناس، کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی کثیراً عن
زیارة القبور ثم رخص فیها مطلقاً للرجال والنساء فقال کنت نهیتکم عن
زیارة القبور فزوروها فانها تذکرکم الآخرة هکذا فی کشف الغمة وروی
الحاکم عن سیدنا علی رضی الله عنه ان فاطمة الزهراء رضی الله عنها کانت تزور
قبر عمها سیدنا حمزة رضی الله عنه کل جمعة فتصلی وتبکی عنده وترمه وتصلحه
وتعلمه بالحجر قال ابن ملیکة رضی الله عنه اقبلت عائشة الصدیقة رضی الله عنها
یوماً من المقابر فقلت یا ام المؤمنین الیس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی
عن زیارة القبور فقالت نعم ثم امر بها قال فی البحر الرائق والاصح ان الرخصة ثابتة لهما قال فی جامع
الرموز زیارة القبور مستحبة للرجال وکذا للنساء علی الاصح قال فی فتح المنان ان الرخصة فی زیارة القبور
ثابتة للرجال والنساء وهذا هو مذهب الائمة الثلاثة وعن الامام احمد فیها روایتان والمختار عند الجواز

وفی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کیف اقول یا رسول اللہ ﷺ
فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علیکم یا اھل الدیار من المومنین قال الحافظ النووی
فی المنہاج قدس اللہ سرہ الوہاج فیہ دلیل جواز زیارۃ القبور للنساء قال العلامۃ
علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح المنسک المتوسط ان الرخصۃ فی
زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعاً ھذہ ملتقطۃ من الشہاب
الخسمین من کتاب نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین + اے عزیز وافر
تمیز + ملکون ابعیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقد جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انکساری ومحبت قلب سلیم کے + واسطے
مردون کے اعظم قربات ہے + اور واسطے عورتون کے افخم طاعات ہے
اور سبب حصول اعلیٰ درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق
ہر ایک اہل ایمان پر علی الاطلاق + ہر ایک مسلم ومسلمہ کے لیئے اسمین بشارت
سلامتیٔ ایمان ہے + حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی خوش
بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن واحادیث سے آشکار ہے +
اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + ادلہٗ قاطعہ
اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھوین جلد نجم المبین مین مفصلاً نگار
ہے + اور سوائے زیارت قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر
قبور مومنین کی زیارت کو جانا مرد وعورت کے لیئے مسنون ہے + نزدیک
اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت میمون ہے + پس عورتون کے لیئے جانا واسطے
زیارات قبور کے مستحب ہے اسمین کچھ کلام نہین نزدیک اہل شعور کے

حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے کتاب کشف الغمہ تصنیف عبدالوہاب شعرانی مین مسطور ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم زیارت قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات + پھر آپنے رخصت دیا زیارت قبور کی بعد رغبات + واسطے مردون اور عورتون کے علی الاطلاق + اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق + کہ کُنتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ + یعنے فرمایا ہے جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم + کہ اکثر اوقات منع کرتا تھا مین تمکو زیارت قبور سے اے ارباب حب جسیم + پس اب زیارت کرو تم قبور کی بہر استفادہ وافادہ با قلب سلیم + کہ بتحقیق وہ زیارت یاد دلاوے تمکو احوال آخرہ + اور اوسنے حاصل ہو تمکو نصیحت و عبرت فاخرہ زیارت قبور تمھاری موت تمکو یاد دلاوے + ہوا و ہوس اور طول امل کو دلسے محو فرماوے + وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی مطلقاً بھول جاوے اور یہ آیت پُر ہدایت بصدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امترا + کہ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی +

شعر

اے زخاکت آفریدہ خاکیا بیدار باش	خاک بودی خاک گردی درمیان ہشیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہین + بروایت جید حاکم وغیرہ محققین اپنے کتب مین لاتے ہین + کہ حضرت فاطمۃ الزہرا + رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر جمعہ کو مدینہ منورہ سے باصدق وصفا + قریب جبل احد بہر زیارت قبر سید الشہدا + امیر حمزہ چچا حضرت علی مرتضیٰ کے تشریف لیجاتی تھین + اور بمقتضائے فحوائے صدق انتمائے

فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ نماز و گریہ و زاری نزدِ قبر بجالاتی تھین + اور مرمت و اصلاح قبر اور اوسکے گرداگرد پتھرون سے علامت فرماتی تھین + اور کتاب احیاء العلوم مین یہ حدیث مذکور ہے + بروایت ابنِ ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے + کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کو جاتی تھین + اور زیارت قبور حسبِ طریقِ مسرور بجالاتی تھین + ایک روز ابن ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان مین ملاقات ہوئی + ابن ملیکہ فرماتے ہین کہ مسئلہ زیارتِ قبور مین عائشہ صدیقہ سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا مینے کہ اے ام المومنین + کیا نہین منع فرماتے تھے زیارتِ قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہان اول منع فرماتے تھے خاتم النبیین + پھر آپنے امر فرمایا زیارتِ قبور کا صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاجِ امام نووی اور منسکِ متوسط علی القاری اور فتح المنان مین مذکور ہے + کہ رخصتِ مرقومہ زیارت قبور مرد و عورت دونو کے لیئے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرحِ امام نووی مین تحت اس حدیث کے مسطور ہے + کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارتِ قبور مین کیا پڑھون مین یا شفیع المذنبین + تو فرمایا آپنے کہ پڑھ تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْن ناظرین حلد کتاب نجم المبین سے یہ روایات چیدہ ہین + حضراتِ اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہین + وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ

وَمِنْهُ الْهِدَايَةُ وَالرَّشَادُ

واللہ مسکنِ مصطفا وہ مظہرِ روحِ خدا
وہ کنزِ نورِ کبریا جانِ جنان و سپر فدا

لابد ظہورِ ذوالمنن اوس سے ہویدا بے سخن
وہ نورِ ایمان کا وطن بیشک وہی پیرا خدا

جملہ زمین و آسمان جملہ مکان و لامکان
اوس سے ہمیشہ ہیں عیان وہ نورِ ذاتِ کبریا

جو عرشیان و فرشیان خدام اوس کے ہر زمان
حبِ محمد حرزِ جان اون کا وظیفہ بر ملا

ظاہر میں بندہ بالیقین باطن میں ربّ العالمین
ہے نورِ قرآنِ مبین قرآنِ ناطق مصطفا

وہ عابد و معبود ہے وہ ساجد و مسجود ہے
وہ حامد و محمود ہے وہ شافعِ روزِ جزا

احمد مکان میں ہے عیان وہ احد در لامکان
ہے میم برزخ درمیان وہ وحدہٗ بین الورا

ولسوف یعطی جو بیان ہے تا رمیت سر آن
وہ سرِ مطلق جانِ جان بحبِ خدا اوس کی رضا

عرش و ہمہ وہ عرشیان کعبہ ہمہ وہ مکیان
یہ ورد اون کا ہر زمان خاکِ مدینہ کحلِ ما

حبِ مدینہ سے جنان ہے وہ شگفتہ چون جنان
انہار چشمون سے روان ہر آن ہر صبح و مسا

اے شافعِ جملہ رسل وے نافعِ ہر جزو کل
وے رافعِ اربابِ ذل نظارۂ روضہ بقا

دردِ دلی کی جو دوا کر لطف سے مجکو عطا
ماہر نہین تیرے سوا اوس درد کو ای شہا

ہجرِ مدینہ سے دلم باآہ و نالہ پُر الم
یا سیدی رب الامم بنما وصالِ جان فزا

اوس آستانے پر یہ جان دائم رہی سجدہ کنان
وہ طائفِ روضہ روان سبحان ربّ العلا

جس کا تو ہی غمخوار ہے اوس کا تو سب غمخوار ہے
جس دل کا تو دلدار ہے وہ زار کب در بدر پھرا

اے شمع کنز کردگار دل سوختہ پروانہ وار
پروانہ اوس کو نہار جز رویتِ طٰہٰ لقا

أمدد اغثني يا حبيب ارحم اجب لي المجيب
بہر ہمہ آل الحبیب مسکین خیوری کی دعا

صلوات و تسلیم ابد بر فرقِ محبوبِ صمد
باد التصدق بعدد مع آلِ اہلِ اصطفا

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صد ہزاران شکر ذاتِ مظہرِ کون و مکان　　افضلِ جملہ خلائق نورِ یزدان بیگمان

اوّل و آخر وہی ہے فاتح و خاتم ضرور　　ظاہر و باطن وہی ہے مرکزِ دورِ زمان

وہ علیمِ علمِ ایزد ماہرِ سرِّ خدا　　احدیت اوسے ہویدا سرِّ کون و لامکان

مظہرِ سرِّ ربوبیت وہی ہے لاکلام　　ظاہر و باطن وہی یکتا مربیِ جہان

ہے محاسن مین عدیم المثل وہ نورِ خدا　　ہے شراکت سے منزہ وحدہٗ وہ جانِ جان

وہ صفات و ذاتِ قدسی جملہ فعل و قول مین　　بعد حق سبحان ربی وردِ ہر روح و روان

فرشیان و عرشیان اوسے مشرف بالیقین　　اشرفِ جملہ خلائق اوسکے جو ہمسایگان

یہ عقیدہ ہے سدیدہ بس حمیدہ کاملین　　نورِ ایمان ہے یہی واللہ نزدِ عارفان

اس رسالہ مین رسالہ اوسکا ہی ہین آشکار　　ہے یہ مشکاتِ مصابیح الہدیٰ ای مہربان

دُرجِ دُرِّ نورِ ایمان برجِ بدرِ معرفت　　مطلعِ فیضِ محمدؐ سے یہ طالع ہر شبان

مظہرِ جملہ مراتب مُظہرِ اوصافِ حق　　منزرِ نورِ الٰہی نور بخشِ قدسیان

ناطقِ مدحِ مدینہ مسکنِ خیر الورا　　واثقِ جملہ حجج ہم صادقِ جملہ بیان

مطبعِ ہادیِ المطابع مین چھپا جب بکار　　تب فدا او سپر ہوے عشاقِ سید انس و جان

پھر ندا آئی بگوشِ ہوشِ دل ایسے برملا
ہے یہ ایمانِ جہوری روح و دل حبِ جنان

۱۳۱۵ھ

نورِ صلوٰت الٰہی لولوئے تسلیمِ حق　　فرقِ احمد پر تصدق چون نجومِ آسمان

آلِ اطہار و صحابہ پر الیٰ یوم القیام　　نیز سکانِ مدینہ پہ جو ہین و حسنیان

اعلان خوش بیان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیر منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور پُر نور ہو اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب ماہر و مسرور ہو کہ الحمدللہ رسالہ سامیہ مسمّیٰ بہ **خیر الامصار مدینۃ الانصار** مطبع **ہادی المطالع** واقع شہر کلکتہ میں نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا۔ ہرین روڈ نمبر مکان ایکسو اکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالکِ مطبع مذکور منشی **محمد ہدایت اللہ** سلمہ اللہ مشہور ہے۔ بنابرخوش عنوان مالک مطبع مزبور سے یہ رسالہ بحالہ مسطور ہے اور موافقِ قانونِ سرکار نامدار دفتر رجسٹری گورمنٹ میں مندرج حسب دستور ہے پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ **خیر الامصار مدینۃ الانصار** کا ہرگز نہ فرماوے ورنہ والا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی

کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ الصدر اس مولف مسکین کے لیے محفوظ ہیں ہر طور اس مشتہر داعی بالخیر کے لیے وہ ثابت و ملحوظ ہیں اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب و منظور ہو تو شہر کلکتہ امر تلہ لین مکان نمبر ۹ میں غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو قیمتِ رسالۂ مذکورہ (۱۲) بارہ آنہ سرکار ہے یہ درج دُررِ فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے شعر

قیمت خاکِ مدینہ جان عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمن اہلِ جنان

وھو اللطیف الخبیر و الیہ المرجع والمصیر المشتہر مؤلف مسکین

محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

سنہ ۱۳۱۵ھ

۷۸۶

این چه دُرجیست که از گنجِ سعود آورده‌اند	این چه دُرّیست که از بحرِ شهود آورده‌اند
وین چه تریست که از لطفِ خدا بنموده‌اند	وان چه خیریست که از دینِ ودود آورده‌اند

الحمد لله که بعینِ عنایتِ فتوحاتِ غیبیّه ✢ و بعونِ هدایتِ فیوضاتِ لاریبیه

این صحیفهٔ منیفهٔ دُرّ العرفان مسمّی نزدِ اصحابِ ایقان به

الستّة الضّروريّة في المعارف الخيوريّة

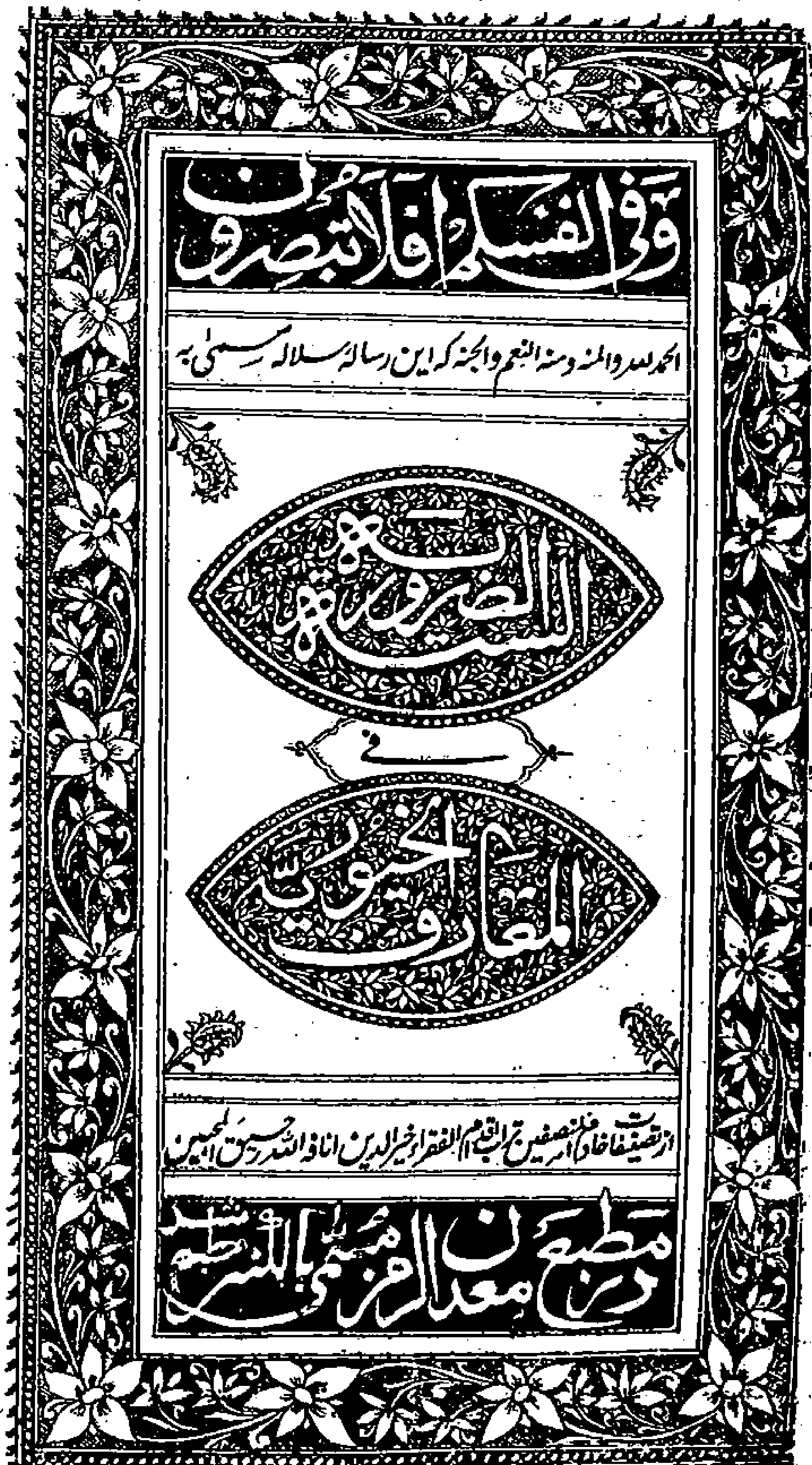
از تالیفِ حصیف خادم العارفین ✢ تُرابِ اقدامِ الواصلین ✢ محمد خیر الدین

صانه الله عن شرّ الحاسدین ✢ در مطبعِ کنزِ معدن الرمز مطبوع گردید بهرِ سالکین ✢

این نامه چه نامه است که چون طرّهٔ خوبان	صد حلقهٔ خوش نیست بهر پیچ و خمِ او
وین تازه رقم از قلمِ کیست که بادا	صد جانِ گرانمایه فدائے قلمِ او

خدایا کُن زعرفانت مُنوّر	دل و جانِ خیوری ہم مُعطّر
کُن از دریائے عرفانِ تو یارب	دل و جانِ مُریدانش مُطہّر

اے طالبِ صادق و اے مُحبِّ حاذق اس رسالہ دُرِّ عرفان یعنی سلالۂ لآلی و مرجان کے دیباچے مین جو یہ حدیثِ خوش عنوان مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مذکور ہے اور ہر ایک عالم ربانی ماہر سرِ جاودانی کی لسان خوش تبیان پر مشہور ہے تو وہ اصلِ اصولِ جمیع معارف ہے منبعِ حصولِ معارفِ عوارف ہے کیونکہ معرفتِ ہر ایک مُربّی اوسنے ہویدا ہے اور وہ اپنے نفس کی معرفت سے پیدا ہے اور معرفتِ نفس حسب ارشادِ مربیان ہر ایک اہل نفس پر عیان ہے اس اجمال خوش مآل کا یہ طور بیان ہے کہ لفظِ رب حدیثِ مرقوم الصدر مین مضاف ہے اور ضمیر ہا مضاف الیہ بلا اختلاف ہے اور اطلاقِ لفظِ رب بحالتِ اضافت مین غیر خدا پر جائز نزدِ اہلِ انصاف ہے پس لفظِ رَبَّهٗ سے ہر ایک مُربّی مراد ہے اور یہ مراد عند اولی الابصار بر سداد ہے مثلاً جو شخص اپنے ضعف و ناتوانی طفلی سے ماہر ہوا تو اوسپر لابُد عرفانِ حقوقِ والدین ظاہر ہوا کما قال اللہ تعالیٰ قَوْلًا کَرِیْمًا وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا یعنی دعا مانگ تو مجھے اے بندۂ خاکسار کہ رحم کر میرے ماں باپ پر اے پروردگار جیسا کہ رحم سے پرورش کیا اونہون نے مجکو لیل و نہار اوس حالت مین کہ تھا مین نہایت ضعیف و شیر خوار پس جیسا کہ اپنی ناتوانی سے معرفت حقوقِ والدین طینی آشکار ہے اوسیطور سے اپنی ناتوانیٔ عدمِ علمِ دین سے معرفت حقوقِ والدین دینی ثابت بلا انکار ہے پس جیسا کہ معرفتِ حقوقِ مربیئے حقیقی معرفتِ نفس سے روشن بلا انکار ہے پس ویسا ہی معرفتِ نفس سے معرفتِ نبی و ولی مُتحقق عند اولی الابصار ہے پس ہر ایک سالکِ طریقِ معرفت کو اپنی ذات کے حالات مین خوب تامل کرنا سزاوار ہے کہ اوسنے معرفتِ جمیع مربیانِ دینی و طینی ہویدا کالشمس علے نصف النہار ہے واللہ الہادی و علیہ اعتمادی



وفی انفسکم افلا تبصرون

الحمد للہ والمنہ ومنہ النعم والجنہ کہ این رسالہ مسمّیٰ بہ

اللمعۃ الضروریہ

فی

المعارف الحسوبیہ

از تصنیفات خادم فن المصنفین تراب اقدام الفقرا خیر الدین اناہ اللہ حسن الحسنین

در مطبع معدن الرموز مسمّیٰ بالمشتہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ احمد ہے سبب محمودِ قدیم ۔ وصف جنکا بالیقین خُلقِ عظیم

اصل اونکا اصل میں نورِ احد ۔ لم یلد ہے وہ احد ہے بیعدد

نورِ مطلق ہے وہی نورِ خدا ۔ ہے خدا سے خلق وہ بے امترا

وہ اصیلی ہے طفیلی کائنات ۔ فیض اوسکے سے ہمہ بالبینات

معرفت اوس ذاتِ یکتا کی ضرور ۔ فرض عینی ہے بلا شبہ و فتور

بھی رضا جوئیے خیر المرسلین ۔ فرض ہر انسان پر ہے بالیقین

ایک وہ حاصل نہوا ای اہلِ ریش ۔ جز بعرفانِ نفوس و ذاتِ خویش

کما قال اول ما فرض اللہ علینا حبہ ۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ۔ ھکذا فی المعجم الکبیر

و رواہ المعجم الغفیر علیھم رضوان اللہ القدیر

ہے یہ فرمانِ شفیع المذنبین ۔ نور ایزد رحمۃ للعالمین

ذات اپنی کا جسے عرفان ہو ۔ اوس کو عرفانِ خدا ہر آن ہو

جو کہ اپنی ذات سے ماہر ہوا | اوس پہ ہر احدی ظاہر ہوا
جو نہووے عارفِ ذاتِ حبیب | کور ہے وہ دو جہان مین بے نصیب
ذات اپنی سے نہ جو ماہر بشر | کنزِ مخفی اوس پہ دائم مستتر
وہ نہ ماہر ہے سوائے آب و گِل | کب عیان ہوا اوس پہ سِرِّ جان و دل
مستنو ہے مولوی مین یہ نگار | رحمتِ حق اونپہ دائم ہو نثار
مولوی گشتی و آگہ نیستی | خود کجا او از کجا او کیستی
تو ہمیدانی یجوز و لا یجوز | خود ندانی تو کہ حوری یا عجوز
این روا آن ناروا دانی تو لیک | تو روا یا ناروائے بین تو نیک
عمر در محمول و در موضوع رفت | بے بصیرت عمر در مسموع رفت
ہر دلیلے بے نتیجہ بے خبر | باطل آمد در نتیجہ خود نگر
جز بمصنوعی ندیدے صانعی | بر قیاسِ اقترانی قانعی
ہر خیالی کے کند در دل وطن | روز محشر صورتے خواہد شدن
اے بسا عالم ز دانش بے نصیب | حافظِ علم ست آنکس نے حبیب
صد ہزاران فضل دارد از علوم | جانِ خود را می نداند این ظلوم
داند او خاصیتِ ہر جوہرے | در بیانِ جوہرے خود چون خرے
قیمتِ ہر کالہ میدانی کہ چیست | قیمتِ خود را ندانی احمقیست
قیمت اپنی ذات کی ای نیکدان | خوب سُن مرشد سے باصدقِ جنان
تاکہ ہووے قیمتِ جملہ جہان | روز زنِ لاہوت سے تجھپر عیان
پس ہووے جو کہ ستہ بالضرور | اوسنے تو ماہر ہو باصدق و سرور

تاکہ ہووے ابتدا و انتہا ۔۔۔ تجھ پہ ظاہر دائمًا سب بے امترا
تب تو عرفانِ خدا و مصطفٰے ۔۔۔ معرفت حسنین کی باصدوفا
بھی ابوبکر و عمر عثمان علی ۔۔۔ سب کا عرفان تجکو ہو از بس جلی
بھی طفیل پنجتن ہو با نصیب ۔۔۔ گنز عرفان سے خوری اے عجیب

بیانِ ستہ ضروریہ

سوالِ اوّل	اے دل تو کیا ہے	جواب

فیضِ نورِ احمدی ہے جانِ جان ۔۔۔ قولِ مَن تو ہے وہی فیضِ نہان

سوالِ دوم	اے دل تو کہاں سے آیا	جواب

قربِ ایزد سے تو آیا پر حزین ۔۔۔ وطنِ اصلی ہے وہی حق الیقین

سوالِ سوم	اے دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا	جواب

عہدِ تصدیقِ خدا و مصطفٰے ۔۔۔ با خوشی لایا تو از قالوا بلٰی

سوالِ چہارم	دنیا میں تو کس لیے آیا	جواب

اس لیے آیا ہے تو فرحت کنان ۔۔۔ دردِ دل حاصل کرے از عاشقان

سوالِ پنجم	دنیا سے تو کیا لیجائیگا	جواب

تحفۂ خوشنودئ خیر الورا ۔۔۔ لیچلے تو پیشِ ذاتِ کبریا

سوالِ ششم	اس جہان سے تو کہاں جائیگا	جواب

طرفِ اصلِ خویش تو ہووے روان ۔۔۔ نورِ احمد سے ملے تو شادمان
اے خوری گر تجھے حب الوطن ہے ۔۔۔ مثلِ قطرہ بحر مین ہو موج زن
معرفت ہو ذاتِ انسان کی ضرور ۔۔۔ کر بیان اوس کو کہ ہو شرحِ صدور

تفصیلِ جواب اوّل

یعنی یہ تفصیل ہے سوال اوّل کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو کیا ہے؟

قَالَ نَبِیُّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ + اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُّوْرِیْ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ فِرْدَوْسِ الْاَخْبَارِ + عَلَیْہِ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْغَفَّارِ

ہے یہ فرمانِ شہِ خیر الانام — مین خدا کے نور سے ہوں لا کلام
نور میرے سے ہوئے ہین مومنان — اہلِ توحیدِ خدا اے دو جہان
مومنان جو اس خبر مین ہین نگار — وہ شرافت کے لیئے ہین آشکار
کیونکہ وہ اصل عوالم بیگمان — ورنہ اونکے نور سے جملہ جہان
پس یہ دل ہے فیضِ نورِ احمدی — مُستفیضِ سِرِّ ذاتِ سرمدی
اصل تیرا نُورِ احمد اے فہیم — نُورِ احمد اصل مین نورِ قدیم
جو نہ اس عرفان سے مسعود ہے — اَسْفَلُ السَّافِلِیْن وہی مردود ہے
معرفت جو نفس کی اندر خبر — فیضِ نورِ احمدی وہ سربسر
فیضِ نورِ احمدی وہ جانِ جان — نفسِ انسان ہے وہی سرِّ نہان
ہے وہی مرآتِ حق فیضِ قدیم — کُنْتُ کَنْزًا کا وہی دُرِّ یتیم +
عالمِ صُغریٰ وہ کُبریٰ وہ ضرور — بَرزخِ عُظمیٰ وہی ہے بے فتور
جُود و ہمت مین وہ کبریٰ آشکار — جسم سے صُغریٰ اگرچہ دلفگار
جملہ عالم سے وہی مقصود ہے — ہے وہی ساجد وہی مسجود ہے
ہین عوالم مثلِ یک تن بیگمان — اوسمین بیشک ہے وہی مثلِ جنان
جب عوالم کا ہوا دل یہ بصیر — تب ہوا یہ حاملِ نورِ بشیر +

نورِ احمد ہے امانت بیگمان | جس کا ہے قرآن مین اظہر بیان

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ الآیہ

ہے یہ فرمانِ خدا اے نیک خو | سورۂ احزاب مین ہے گفتگو
وہ امانت جسکی ہے سبکو جستجو | جستجو اوسکی مین ہے بس آبرو
اِس زمین و آسمان پر آشکار | کر دیا ہے ہمنے بطرزِ اختیار
بھی جبال و ارض پر کی وہ عیان | گر یہ چاہین او سکے ہووین حاملان
پس کیا اِنکار سب نے آشکار | حمل او سکے سے بعجز و اضطرار
حمل اوسکے سے ہوئے یہ خائفین | بل عوالم جملہ بھی عرشِ برین
ہان یہ انسان جو ظلوما بھی جہول | اوس امانت کا ہوا دل سے حمول
جو کہ دنیا مین ہین اشجارِ کلان | ہین ثمر اونکے صغارِ بیکران
جسقدر بالا شجر ہے اے پسر | اوسقدر اوسکا ثمر ہے خورد تر
جسقدر ہووے شجر خورد و حقیر | اوسقدر اوسکا ثمر لا بد کبیر
بیل کو تو دیکھ جو ہے ناتوان | خربزہ کدّو جو اوسکا پھل عیان
بیر اور شہتوت بھی دیگر ثمر | کسقدر بالا ہوئے اونکے شجر
حاملِ اثمار ہین شجرِ کلان | کیونکہ بیشک ہین قوی وہ بیگمان
بیلِ کدّو و خربزہ ہے ناتوان | حمل کی طاقت نہ اوسمین اے جوان
پس زمین حامل ہوئی اوسکی ضرور | تاکہ سمجھین سِتر یہ اہلِ شعور
جو کہ خلقت مین حقیر و بس ضعیف | ہے مربّی اوسکا دائم وہ لطیف

بے خلائق مین یہ خاکی ناتوان	پس مربی اوسکا ہے خلاقِ جان
جب اوٹھایا اِسنے اوسکو باسرور	تب اوٹھایا سب نے اِسکو بالضرور
حق تعالے نے طفیلِ مصطفا	جب کیا آدم کو پیدا باصفا
پھر تو بخشا حُلّۂ جنت سکو جاہ	جسمِ آدم سے جولا بدر رشکِ ماہ
تاجِ کرّمنا سے وہ زینت گُزین	تختِ اقدس پر ہوا صدر نشین
پھر ہوئے املاک باصد شوقِ جان	حاملانِ تختِ آدم بیگمان
لیگئے اوس تخت کو وہ حاملین	امرِ حق سے جانبِ عرشِ برین
جب ہوا زیرِ لوائے حمد وہ	تب ہوا یہ امرِ حق بے گفتگو
پھر آدم اُسْجُدُوا اے قدسیان	کیونکہ ہے وہ حاملِ شاہِ شہان
تب ملائک نے کیا اوسکو سجود	مگر ابلیسِ لعین اہلِ جحود
عرش پر اوسکا ہوا جب اقتدار	پھر کیا بھی فرش پر اوسکو سوار
برّ مین چون شتر استرِ اسپ و فیل	بحر مین چون ناؤ پر بے قال و قیل
باد و آب و خاک و آتش پر سوار	بھی کیا اوسکو خدا نے نور و نار
جب ضعیف و ناتوان تھے خاکیان	تب تو حاملِ اونکے وہ افلاکیان
رزق اونکا ہے یقیناً طیّبات	افضلِ خلقت وہی بالبیّنات
خاکیانِ مومنان افضل مدام	جملہ املاکِ خدا سے لاکلام
عام سے ہین عام افضل بالضرور	خاص سے ہین خاص افضل با سرور
اوس امانت کی شرافت سے مدام	حامل اوسکا افضلِ جملہ انام
مدح اوسکی مین نص ہے قرآن ہے	ناطق و صامت بسے برہان ہے

وہ حملنٰھم اوسیکی شان ہے | سب خلائق مین وہی سلطان ہے

ہے یہی مضمون فرمانِ خدا | اسطرح قرآن مین ہے اِمترا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ الآیہ

وہ امانت بر عوالم اے فحول | عرض کی حق نے اگر چاہین حمول

حمل اوس کا فرض تھا انسان پر | کیونکہ یہ قلبِ عوالم ہے خطر

دل اوٹھاوے بار وہ جو بس گران | تن نہووے حامل اوس کا یک زمان

جب ہوئے عاجز زمین و آسمان | عرش و کرسی و ہمہ کرّوبیان

تب اوٹھایا اوس کو اس انسان نے | اہلِ ہمّت خاسکئے بنیان نے

جب اوٹھایا اوس نے وہ بارِ گران | تب ہوا وہ عینِ عاین کا نشان

اسلئے حق نے کیا دفعِ نظر | ذمّ لفظی تا نہوا اوس کو خطر

آتشِ حسّاد پر اِسپند وار | دفع اوس کو وہ کرے لیل و نہار

پس یہ فرمایا خدائے مہربان | وہ ظلوماً ہم جہولاً بیگمان

اس مذمت مین ہے مدحِ خدا | کیونکہ یہ سرِّ خدا ہے اِمترا

ذات اوسکی مین خلافت کی سرشت | وہ منزّہ از ہمہ اوصافِ زشت

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کلماتہ اللطیفہ ۔ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ

فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۔ الآیہ

وہ خلیفہ ہے خدا کا بے مثال | وہ ازل سے تا ابد اہلِ کمال

اوس خلیفے مین دو معنی بالیقین | اس سبب سے وہ ہوا افضل ترین

ایک یہ اوسمین لیاقت بے فتور — جملہ خلقت کی خلافت کی ضرور
عرشیات و فرشیات کائنات — ہے خلیفہ سب کا یہ بالبینات
یہ زمین و آسمان عرشِ برین — کرسی و لوح و قلم روح الامین
ہمچنین دیگر فرشتے اہلِ نور — دوزخ و جنت ہمہ حور و قصور
جو کہ ہے اس ملک ہم ملکوت مین — مظہرِ اسرارِ حق ناسوت مین
اس خلیفے مین وہ جملہ ہین عیان — کیونکہ ہے یہ سرِ اسرارِ جہان
ہے نفخت فیہ من روحی مقال — اوسکے حق مین از خدائے لایزال
کنت کنزاً کا وہی سرِ نہان — جو نہان تھا وہ ہوا اوس سے عیان
سب کا مظہر ہے یہی بالبینات — ہو نہ مظہر اوس کا دیگر کائنات
جملہ خلقت مین جو اسرارِ خدا — وہ ہمہ اسمین بلا چون و چرا
اس خلیفے مین جو سرِ کردگار — وہ نہ دیگر خلق مین ہے زینہار
ہے یہی سرِ خلافت دوسرا — یہ کہ ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا
ظاہر و باطن مین وہ نائب ضرور — صورت و سیرت مین یکتا بے فتور
ذات اوسکی نائبِ ذاتِ خدا — ہے صفت اوسکی صفاتِ کبریا
جو صفاتِ ہفت ذاتِ کردگار — ہر صفت مین ہے وہ نائب آشکار
جو حیات و علم و قدرت ہم کلام — سمع و بصر و خواہشِ انسان تمام
انہین ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا — ہر صفت کا ہر صفت پر اقتدا
ہے جو وہ لاجہت پروردگار — لامکانی ہے خدائے نور و نار
ہے جو یکتا ہے خلاقِ جہان — ہمچنین تنزیہ خلاقِ جنان

انکین نائب بھی وہی سلطان ہے | لاجہت جو لامکانی شان ہے

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ الآية

جسم اوس کا مثل مشکات سلیم | اوسمین ہے قندیل قلبِ مستقیم
زیت اوسمین ہے زہے روح وروان | نور ایزد سے وہ تابان ہر زمان
اوس شجر سے زیت وہ پیدا ہوا | جس پہ قلبِ خلق سب شیدا ہوا
وہ نہ شرقی ہے نہ غربی اے جوان | وہ نہ عربی ہے نہ عجمی در جہان
کنزِ مخفی سے ہوا ہے وہ عیان | وہ مکان مین ہی درخشان لامکان
ہے وہ مصباحِ عوالم بر ملا | ہے وہی مفتاحِ کنزِ کبریا
ہے ختم اوس پر خلافت کا مقام | وہ بردائے ایزدی ہے لاکلام
اوسکے حق مین ہے یہ فرمانِ خدا | اس سے ظاہر اوسکی بس شانِ علا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَمَّرْتُ طِيْنَةَ آدَمَ بِيَدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا رواه ابن الثقب في الاحاديث القدسية رحمه الله بالا لطاف الخفية-

طین آدم کا کیا مین نے خمیر | تاکہ اوسکی ذات ہو اہلِ سریر
اپنے ہاتھوں سے کیا مین وہ خمیر | تاکہ اوس تخمیر سے ہو بے نظیر
ہے صباحِ چہل تخمیرِ خدا | یک صباحِ الف سالہ بر ملا
دو صفت دو ہاتھ سے لابد مراد | یک جلالی یک جمالی بالسداد
اوسمین جو چاہا ملایا کردگار | سرِ پنہان مظہرِ ہر نور و نار

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اي على صفته رواه الامام احمد رحمه الله الاحد

صورتِ رحمان یہ انسان ہے | احسنِ تقویم کی بُنیان ہے
شکل اسکی چون محمد آشکار | دونون صورت سے ہوا یہ برقرار
ہے یہی اہلِ فضیلت نامدار + | ہے ملائک پر اسی کا اقتدار
تاج کرّمنا سے ہے یہ سرفراز | کیونکہ ہے یہ فیضِ احمد اہلِ راز
ہے فرشتون کا یہی لابد ادیب | عالمِ علمِ خدا از بس لبیب
مظہرِ ہر دو صفت وہ ہے امین | یک جمالی یک جلالی بالیقین
ہے فرشتہ مظہرِ وصفِ جمال | ذات اونکی مین نہین ہرگز جلال
پس نہین زنہار اونمین دردوآہ | دردکے لائق یہی مردِ آگہ +
عشق عاشق سے نہین اوس کو خبر | عشق مین جو عاشقون پر ہے خطر
بے خبر اوس سے فرشتے ہین مدام | وہ ہمہ گذرے بشر پر صبح وشام
ہان وہ رکھتے ہین محبت کا اثر | دردِ دل کا کچھ نہ ہو جسمین گذر
پس کیا پیدا خدا نے ذی کمال | مظہرِ وصفِ جمالی والجلال
تاکہ ہون آباد اوس سے دو جہان | دو صفت ایزد کی اوس سے ہو عیان
رتبۂ خیر الوریٰ ہوا آشکار | ہو عوالم پر اوسی کا اقتدار
ایک دولہ ہے وہی جملہ برات | کائناتِ فرشیات وعرشیات
اونکے ہونے سے خدا پیدا ہوا | فیض اونکے پر ورا شیدا ہوا
کون وکن کے ہین جو دو عالم عیان | عالمِ دنیا و اُخریٰ بیگمان
فیض انسان سے وہ دو معمور ہین | نور اونکے سے ہمہ پر نور ہین
ظاہرِ انسان سے ہی دنیا مدام | شغل و حرفت سے مزین لاکلام

باطنِ انسان سے ہے آخرہ ۔۔۔ زاہرہ ہم باہرہ ہم فاخرہ
فیض اوس کا مُلک و ہم ملکوت مین ۔۔۔ سیر او جبروت ہم لاہوت مین

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ رواہ ابن النقیب فی الاحادیث القدسیہ
رحمہ اللہ بالالطاف الحنفیہ

سِرِّ ایزد ہے وہی سِرِّ خدا ۔۔۔ سِرِّ اوس کا ہے خدا بے اِمترا
ہے وہی شانِ خدا اوس شان مین ۔۔۔ شان اوسکی ہے خدا ہر آن مین
لامکانی ہے وہی اِمکان مین ۔۔۔ وہ مکانی ظاہری بُرہان مین
وصفِ ایزد سے وہی موصوف ہی ۔۔۔ نورِ عرفان سے وہی معروف ہے
وصفِ ایزد ہے وہی فیضِ اَحَد ۔۔۔ وصف اوس کا ہے وہی ذاتِ صَمَد
ہے صفت موصوف یک ذاتِ سلیم ۔۔۔ وصفِ حادث محو ہو پیشِ قدیم
جاودان اعیان ہے پردہ کُشان ۔۔۔ عاشقو معشوق ہے دامن کشان
چہرۂ زیبا پہ اَعیان کا نقاب ۔۔۔ دل کو دیتا ہے ہمیشہ پیچ و تاب
ہے حوالِ نفس کا ہر بصیر ۔۔۔ دیکھا دیمین کون ہے اہلِ سریر

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ آلآیہ

نورِ وحدت سے اگر دیکھے فہیم ۔۔۔ تب تو دیکھے تختِ دل پر ہے قدیم

قَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ الْمُؤْمِنِ ۔ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ
یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ

حق تعالیٰ کا یہی فرمان ہے ۔۔۔ حاملِ ذاتِ خدا انسان ہے
اس زمین و آسمان مین بالیقین ۔۔۔ ہو نہ گنجایش میری اے موقنین

قلبِ مومن مین سماؤن مین ضرور
کیونکہ وُسعت مین وہی ہے بےفتور

اوس دلِ مومن مین ہون مین آشکار
جوکہ ہے مجھپر فدالیل ونہار

یہ زمین وآسمان عرشِ برین
پیشِ قلبِ مومنانِ صالحین

مثلِ خردل دشت مین بے اِمترا
کیونکہ وُسعت مین وہی بے انتہا

چون جناحِ پشہ جملہ کائنات
پیش اوسکے عرشیات وفرشیات

دل شکستہ خستہ جوانسان ہے
اوسمین ہی گنجایشِ رحمان ہے

جوملاچاہے خداسے باسرور
اونکی خدمتمین وہ بیٹھے باحضور

دیدا ونکی دید ذاتِ کبریا
کیونکہ ایزد سے نہ وہ ہرگز جدا

قلبِ مومن بیگمان قلبِ سلیم
وہ سریرِ خالقِ عرشِ عظیم

مُلکِ حادث پر وہی سُلطان ہے
یہ اَنَا اَنتَ اوسی کی شان ہے

احدیت کی ذات وہ بے اِلتباس
فیضِ نورِ احمدی اوس کا لباس

تاج ہے میمِ محمدؐ بیگمان ؎
میم احمدؐ کا ہے پٹکا درمیان

خاتمیت کی جو ہے انگشتری
مشتری جس کا خدا نے مشتری

دستِ قدرت مین وہی ملبوس ہے
زیب مین یکتا وہی قدوس ہے

صورتِ احمدؐ محمدؐ کا حجاب
حق تعالیٰ نے کیا بے اِرتیاب

ہر طرح سے اوسکے جو اطوار ہین
ہین وہی محبوبِ حق مختار ہین

ہے اوسی پردے مین ایزد جلوہ گر
شکلِ احمد سے اَحَد ہین کر نظر

پردۂ مرآت سے ہے آشکار
رائی ومرئی وہی یکتا نگار ؎

فیضِ نورِ احمدی مرآت ہے
رائی و مرئی اَحَد یک ذات ہے

ہے بیان مرآت پردہ یک مثال ۔ ورنہ ہے مرآت ذات ذو الجلال
عاشق و معشوق مصدر سے عیان ۔ عشق مصدر سے وہ مشتق بیگمان
ہر دو مشتق مین کرے تو گر نظر ۔ ہے وہی مصدر بلا خوف و خطر
فعل سے ہرگز نہین فاعل جدا ۔ فاعل و مفعول ہے باہم سدا
فیض نور احمدی ذات بشر ۔ ہے یہی عرفان اوس کا بے خطر
حق تعالےٰ سے نہ وہ ہرگز جدا ۔ فیض ہے ظاہر مین باطن مین خدا
مثنوئے مولوی مین ہے نگار ۔ رحمت ایزد زہے اون پر نثار
حق تعالےٰ گفت آدم غیر نیست ۔ کور چشمی و ترا این سیر نیست
دید مین جس طور یہ عرفان ہے ۔ ہمچنان تحریر مین تبیان ہے

اے خیوری قول یہ پر نور ہے
میم احمد سے احد مستور ہے

تفصیل جواب دوم

یعنی تفصیل ہے سوال دوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو کہان سے آیا

قَالَ اللّٰہُ تعالےٰ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ عَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ

ھٰکَذَا فِی مُعْجَمِ کَبِیْرٍ وَرَوَاہُ جَمٌّ غَفِیْرٌ عَلَیْہِمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْقَدِیْر

ہے یہ فرمان خدائے دو جہان ۔ کنز مخفی ذات میری تھی نہان
پس ہوا یہ اقتضائے حب ذات ۔ آشکارا مین کرون اپنی صفات
ذات کی جملہ صفت ہو جب عیان ۔ تب تو ہووے جلوہ حسن نہان
مجکو پہچانین کہ ہے وہ بے نظیر ۔ ذات اوسکی جملہ اشیا پر قدیر

حسن ازلی مین وہی ہے بے مثال
وحدہٗ ہے لاشریک و ذوالجلال

خالق و رزاق وہ غفار ہے
منعم و معطی وہی ستار ہے

منتقم وہ مقتدر جبار ہے
سب پہ غالب یکتا وہ قہار ہے

سبقت رحمت سے وہ رحمان ہے
زاریئے مذنب پہ وہ حنان ہے

عاصیئے جانی کا وہ غمخوار ہے
دردمندون کا وہی دلدار ہے

پس کیا پیدا خدا نے ایک ذات
ذات اپنی سے زہے عالی صفات

نور اپنے سے کیا اوس کا ظہور
وہ ظہور ایزدی ہے بالضرور

وہ قدیمی سے ہوا فیض قدیم
کنت کنزاً کا وہی سر عظیم

کنت کنزاً مخفیاً مین جو نہان
وہ عیان اوس خلق سے ہو بیگمان

پس ہوئے جملہ عوالم آشکار
عرش و فرش و اہل جنت اہل نار

اوس قدیمی فیض سے جو مصطفا
تاکہ ہو عرفان حق بین الورا

جو کہ ہووین عارفان مصطفا
صاحب لولاک محبوب خدا

دید میری سے وہ بس سرشار ہون
دید احمد سے زہے مختار ہون

پس وہ اول خلق جو مذکور ہے
نور ایزد سے وہ یکتا نور ہے

قرب ایزد مین وہ تھا نور خدا
فیض اوسکے سے یہ ہے جملہ ورا

فیض نور احمدی لیل و نہار
اس وطن مین ہے مسافر دلفگار

جاودانی ملک سے وہ بے وطن
اس وطن مین آگیا بہر محن

نالہ و زاری سے وہ رنجور ہے
قرب جانان سے وہ بس مہجور ہے

سن لے اوسکی حکایت روز و شب
نالہ و فریاد اوسکا باادب

کب شکایت وہ کرے وردِ زبان
ہجر سے اِلّا بہ پیشِ جانِ جان

وہ جدائیِ خدائی سے حزین
وہ محبت سے ہوا محنت گزین

لامکان سے وہ ہوا اہلِ مکان
کنزِ مخفی سے ہوا اہلِ عیان

قُربِ ایزد سے ہوا وہ جب جدا
تب ہوا وہ مظہرِ ذاتِ خدا

مرغِ لاہوتی وہ تھا طَیران میں
دامِ ناسوتی میں آیا آن میں ✽

عشق سے وہ سوختہ پروانہ وار
شمعِ نُورِ احمدی پر جان نثار

حَبّۂ حُبِّ محمد دیکھکر
دام میں فوراً پھنسا وہ بیخبر

تب ہوا وہ حاملِ نُورِ خدا
اوس اَمانت پر ہوا دل سے فدا

اوس اَمانت کی حفاظت میں رواں
اس جہان میں آگیا محنت کشان

اوس لطافت پر ہوا عنصر حجاب
بادؔ و آتشؔ آبؔ ہم چارم ترابؔ

جس طرح سے شمس پر ہووے سحاب
اوس طرح اوس نور پر آیا حجاب

فکرِ خویشان وغمِ روزی مدام
اَکل و شرب و زیب و زینت ہم مدام

شہوت وغضب وخصومت درنہان
حرصِ دنیا ہم حسد بر مُنعمان

ہم ہوائے نفس کینہ در جنان
طُولِ اَملی بخل وغفلت بیکران

پستِ ہمت بغضِ اخوان الصّفا ✽
عدمِ تعظیمِ ذواتِ اَصفیا

ہین یہ اوصافِ بہائم بالیقین
یہ حجابِ دیدِ ربّ العالمین

ہین حجابِ عنصری پر یہ حجاب
تیرگی پر تیرگی بے ارتیاب

جبکہ اِن اوصاف سے ہووے نجات
وصفِ پاکیزہ سے ہو موصوف ذات

تب تو دیدِ رب کی وہ مرآت ہو
اوسمین پھر دیدِ خدائے ذات ہو

رائی د مری و ہان ہو یک نگار — پردہ مرآت یسے ہو دیدِ یار
تب تو وطنِ اصل ہو تجھ پر عیان — ہو مکان مین آشکارا لامکان
اِس وطن کی بالیقین یہ شان ہے — حُبِّ وطنِ خویش از ایمان ہے
فیضِ نورِ احمدی کا وہ وطن — حُبِّ اوسکی بحرِ دل مین موج زن

محبّ اوسکی ہے ضروری نورِ جان
کیونکہ جانان کا وہی اصلی مکان

تفصیل جوابِ سوم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ سوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اے دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا؟

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ بُرْهَانُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی شَانُهٗ فِیْ کَلَامِهِ الْاَعْلٰی + وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی + الاٰیہ

یاد کر اوس عہد کو اے جانِ جان — جو کیا تو رب سے با صدقِ جنان
جب کیا اولادِ آدم کو عیان + — پشتِ آدم سے خدا نے اے بہان
پشت اونکی سے خدا ظاہر کیا — جو کہ تھی اولاد اونکی اے فتا
ہمچنین اولاد اونکی سے ضرور — حق تعالیٰ نے کیا سب کا ظہور
جس طرح سے دارِ دنیا مین مدام — ایک سے ہوا ایک پیدا الکلام
ایک لحظہ مین کیا سب کو عیان — پھر کیا فی الحال سب کو عاقلان
شیر خواری طفلگی کا جو زمان — صنعِ صانع سے ہوا اون پر عیان
مور بچے کے مثل تھا اونکا وجود — عونِ ایزد سے ہوئے اہلِ سجود

پھر ہوا اس خمسہ جو ہے سر خطاب
ہو گئے وہ اونسے فوراً کامیاب

تب ہوا فرمان رب العالمین
جملہ ذریات آدم کو چنین

کیا تمہارا مین نہین پروردگار
تب کہا قالوا بلیٰ سب نے پکار

ہان ہمارا ہے توہی پروردگار
ہے توہی یکتا مربی آشکار

ہے توہی یکتا اے رب العالمین
عالمین تیرے مظاہر بالیقین

جو ہوا تیرے مربی درجہان
ہے مربی اونکا تو دائم عیان

گر نہو تیری مدد اون پر نثار
کب وہ ہون پھر مظہر پروردگار

ہے توہی یکتا مربی ہر زمان
ہے فدا تجھپر ہمیشہ جسم و جان ہے

ہاین تیری توحید کے ہم معتقد
لاشریک لک پہ ہاین ہم معتمد

ذات مین یکتا توہی ہے بے عدد
امر تیرا قل ہو اللہ احد

ہے توہی لاریب اللہ الصمد
لم یلد ہے فی الازل ہم فی الابد

ہان ہوا احمد سے پیدا تو ضرور
میم احمد سے احد پر ہے ستور

کفو نہین کوئی تیری اے کردگار
ہان ہوا تجھ سے محمد آشکار

احدیت ہے ذات تیری یگان
احدیت کے بطن سے احمد عیان

جب کیا یہ عہد سب نے بالیقین
وحدہ ہے ذات رب العالمین

تب ہوا اس عہد پر شاہد خدا
تاکہ ہون توحید ایزد پر فدا

دار دنیا مین رہین وہ مستقیم
قلب اونکا حب احمد مین سلیم

اس جہان مین جب وہ آئے مومنین
عہد ایمان پر وہ جملہ راسخین

تب ہوا مان باپ کا اونکو اثر
عہد ایمان سے ہوئے وہ بیخبر

دین اونکے پر ہوئے وہ معتقد
ہے یہی فرمانِ ذاتِ مصطفا

اونکے مذہب پر ہوئے وہ معتمد
جو کہ مسلم مین حدیث پُر صفا

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ ۔ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

فِی الصَّحِیْحِ ۔ رَحِمَہُ اللّٰہُ بِلُطْفِہِ الصَّبِیْحِ

جو کہ ہو مولود پیدا از بشر
ہو تو لد فطرتِ اسلام پر

پھر کرین ماں باپ اپنے دین پر
اونکو نصرانی یہودی اے پسر

جسکا تھا ماں باپ پر دینِ یہود
وہ یہودی ہوگیا اہلِ جحود

جسکا نصرانی وہ نصرانی ہوا
جسکا نیرانی وہ نیرانی ہوا

عبدۃ الاصنام کی اولاد جو
وہ ہوئی اہلِ صنم بے گفتگو

جو وہابی خارجی اہلِ سقر
اونکی بھی اولاد اون کے طور پر

اہلِ سُنّت والجماعت جو کرام
نسل انکی انکے دین پر ہے مدام

حُبِّ احمد پر رہین یہ برقرار
نامِ اہلبیت پر یہ جان نثار

حُبِّ خلفا و صحابہ پر مدام
جان و دل سے یہ فدا ہر صبح و شام

اصفیا و اولیا پر یہ فدا
اہلِ حق انکا ہوا پھر رہنما

دل سے مرشد پر ہوئے وہ جان نثار
وہ فدا اوس شمع پر پروانہ وار

صورتِ مرشد مین وہ اہلِ فنا
اس فنا سے وہ ہوئے اہلِ بقا

مثلِ زندہ وہ چلین اس خاک پر
سیر اونکی روح کا افلاک پر

عہدِ ایمان سے وہ جملہ ماہرین
ہین اوسی میثاق سے وہ عارفین

وہ نہ ہرگز مونسان تقلید سے
وہ سنین ہر دم الستؐ کی ندا
جس طرح سے تھا سوالِ کردگار
بھی جوابِ اولیا اوس طور پر
مست ہین وہ از الستؐ ربیگان
گوش سے گرد و رہو پنبۂ حجاب
ہم دنیا سے ہو فارغ یہ جبان
تب سُنے تو وہ ندائے ذوالجلال

وہ اوسی تصدیق ہم تجرید سے
ہے جواب اونکا وہی قالوا بلیٰ
ہے اوسی اطوار پر اب برقرار
دمبدم جاری بلا خوف و خطر
ہے بلا اون پر بلے سے ہر زمان
ہوش سے مہجور ہو غفلت سحاب
ہم عُقبےٰ مین رہے روح و روان
جانِ جانان سے جو ہے وہ بے زوال

اس خیوری کو ندائے مصطفا
از الستؐ خوب تر ہے بہرِ بقا

تفصیلِ جوابِ چہارم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ چہارم ے جواب کی اور وہ سوال یہ ہی کہ "دنیا مین تو کس لیے آیا"
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی کِتَابِہِ الْمَیْمُوْنِ + وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ +
ای لیعرفون + ولان العبادۃ تدل علےٰ کمال العرفان + وبغیر المعرفۃ لایوجد العمل
بالارکان + ھکذا فی التفسیر التیسیر + وغیرہ من ذبر النحاریر

ہے یہی فرمانِ خلاقِ جہان
مین نہین پیدا کیا یہ انس و جان
جب کرین میری عبادت وہ مدام
جن تابعِ انس خلقت مین ضرور

بہرِ تعلیمِ دو فرقہ انس و جان
ہان مگر بہرِ عبادت بیسگمان
تب وہ ہون مقبولِ ایزدِ ذوالکلام
انس کی خاطر ہوا اوس کا ظہور

انس مین پیدا ہوئے خیر الانام ۔۔۔ باعث جملہ عوالم لا کلام
نور حق وہ صاحب لولاک ہین ۔۔۔ فیض اونکے سے ہمہ افلاک ہین
جملہ خلقت عرشیات و فرشیات ۔۔۔ فیض اونکے سے ہوئی بالبینات
کنت کنزاً کے وہی سر نہان ۔۔۔ سر اونکے سے ہوا ایزد عیان
حب ایزد سے وہی یکتا حبیب ۔۔۔ نور حق بے واسطہ ہے وہ مجیب
خلق خلقت سے وہی مقصود ہے ۔۔۔ ذو جہت وہ عابد و معبود ہے
جب ہوا اس انس مین اونکا ظہور ۔۔۔ تب تو اصلی خلق ہے انسان ضرور
اسکے تابع خلق مین کل عالمین ۔۔۔ یہ طفیلی وہ اصیلی بالیقین
کیونکہ اسمین رحمۃ للعالمین ۔۔۔ پس عوالم سے یہ سب ہے فاضل ترین
ہے یہی قلب عوالم بالضرور ۔۔۔ اسکی خاطر جملہ عالم کا ظہور
پس عبادت اسکی جو منظور ہے ۔۔۔ عرش کرسی اوس سے ہی پر نور ہے
کیونکہ اوس سے دو صفت کا ہے ظہور ۔۔۔ یک جمالی یک جلالی بے فتور
ہے جمالی سے ملائک شادمان ۔۔۔ اوس جلالی سے نہ ماہر وہ جہان
جو حقوق اہل و اطفال و زنان ۔۔۔ اکل و شرب و پوشش جملہ کسان
صلہ رحمی با عزیزان کرام ۔۔۔ حق ہمسایہ و احباب فخام
کسب و محنت ہم تجارت روزگار ۔۔۔ درد و بیماریئے تن لیل و نہار
ہم فقرا و ارامل ہر زمان ۔۔۔ رحم و شفقت بر یتیم و بیکسان
تعب جوع و عطش از بہر خدا ۔۔۔ دادن صدقات بہر کس بے ریا
ہم بنائے مسجد و مہمان سرا ۔۔۔ چاہ و پل ہو فیض جس سے برملا

ہم مدارس حوض بہرِ خاص و عام ✤ ہمچنین تعمیر جو نفعِ انام
اس عبادات جلالی سے مدام ✤ ہے مشرف انس نزدِ خاص و عام
اوس عبادت سے ملائک دور ہین ✤ وہ جمالی ورد سے مسرور ہین
سُن ذرا تمثیل مجھ سے اے پسر ✤ تب تجھے ہو اوس عبادت سے خبر

اَلْمَعْرِفَۃُ کَالْبَذْرِ وَالْمَحَبَّۃُ کَالشَّجَرِ وَالطَّاعَۃُ کَالثَّمَرِ وَالْاَثْمَارُ تَتْبَعُ الْاَشْجَارَ

ھٰکَذَا فِی التَّحْبِیْرِ وَرُوْحِ الْبَیَانِ + وَاللّٰہُ یَھْدِیْ بِہٖ اَھْلَ الْاِیْمَانِ

معرفت ہر چیز کی نزدِ فہام ✤ تخم کے مانند ہے وہ لاکلام
ہے محبت نزد عارف چون شجر ✤ تخم عرفان سے ہوا جو سبز تر
ہے عبادت اوس شجر کی چون ثمر ✤ ضعف قوت مین ثمر طبعِ شجر
تخمِ عرفان جس طرح سے خوب تر ✤ ہو درختِ حُبّ ویسا بارور
پس جو آیت مین عبادت باسداد ✤ ہے کمالِ معرفت اوس سے مُراد
جملہ عالم کو کیا پیدا خدا ✤ تاکہ ہو اظہارِ قدرتِ کبریا
قدرتِ ایزد کا بس عرفان ہو ✤ عارفِ قدرت بصد ایقان ہو
ذاتِ انسان کو کیا پیدا خدا ✤ تاکہ اوسکی ذات پر ہو یہ فدا
معرفت ایزد کی ہووے آشکار ✤ آشکارا ہو خدائے نور و نار
ہو فدا ایزد پہ یہ لیل و نہار ✤ عشق احمد مین کرے جان کو نثار
ذات احمد ہے جو شمعِ کردگار ✤ اوسپہ ہو یہ سوختہ پروانہ وار
تا رضا جوئیے احمد مین مدام ✤ جان و دل سے یہ فدا ہو صبح و شام
اونکی طاعت ہے جو طاعتِ کردگار ✤ قُرب اونکا قربِ حق جو آشکار

دید اونکی ہے جو دید ایزدی | ذات اونکی ہے جو فیض سرمدی
اونکا طالب یہ رہے لیل و نہار | سینہ بریان چشم گریان زار زار
آہ نالہ اِس کا پیشہ ہو مدام | ہو انیس المذنبین سے بامرام
پائے بستہ دل شکستہ ہر زمان | آتشِ ہجران سے تفتہ استخوان
خونِ دل سے یون لکھے نزدیکِ یار | مجھپہ ہجران سے قیامت آشکار
ہجر ہی گر آپ کو منظور ہے ✤ | قلبِ اقدس اِس سے ہی مسرور ہے
پھر تو بہتر وصل سے ہے یہ مقام | جانِ جانان پر فدا ہے والسّلام
تیغِ ہجران سے ہوا جب مین قتیل | تب تو ہجران وصل کی بیشک دلیل
درد دل ہے دردِ جان یہ ہر زمان | یا محمدؐ ہے تو ہی مقصودِ جان
آپکی الفت مین جو دردِ جنان | جان فدا اوس پر ہوئی اے جانِ جان
لذتِ دردِ جنان پر ہے فدا | جملہ طاعاتِ ہمہ اہلِ سما
اہلِ دردِ راز دارانِ خدا | اہلِ دردِ ہم نشینِ کبریا
اہلِ دردِ مخزنِ انوارِ حق ✤ | اہلِ دردِ معدنِ اسرارِ حق
اہلِ دردِ مالکِ ملکِ خدا | ہین فدا ان پر ہمہ اہلِ سما
خلقِ خلقت سے یہی مقصود ہین | پشتِ آدم مین یہی مسجود ہین
ہے یہی فرمانِ ذاتِ کبریا | ہین مخاطب اوس سے جو اہلِ سما

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ الآیہ

یاد کر اے عالمِ علمِ نہان / جب کیا رب نے فرشتون پر بیان
مین کرون پیدا خلیفہ در زمین / مستعد ہے بہرِ خلافت بالیقین
ذات اوسکی مین خلافت کا اثر / وہ سرشتی ہو خلیفہ بے خطر
تب فرشتون نے کہا ای کردگار / اوس خلیفے کو نہ کر تو آشکار
اوسکی جو اولاد ہووے در زمین / کفر و خونریزی کرین وہ مفسدین
ہم کرین تیری عبادت اے خدا / ذکرِ تسبیح و محامد پر ثنا ✤
پس اگر ہے خواہشِ خلقِ کثیر / کر فرشتون کو تو پیدا اے قدیر
تا کرین تیری عبادت وہ مدام / عصمتِ ذاتی سے بس عالیمقام
خاک و باد و آب آتش سے ضرور / تیرگی و معصیت کا ہو ظہور ✤ ✤
تیرگی سے جب ہوئی اونکی سرشت / تب تو خاصہ اونکا ہے افعالِ زشت
جب کہ ہے منظور عصیان کا ظہور / تب ہلاکت جنیان تھا کیا ضرور
معصیت مین مبتلا تھے جنیان / تب ہوا تیرا غضب اونپر عیان
جب بنی آدم ہوئے اہلِ گناہ / روز و شب ہون وہ گناہونسے تباہ
تب تو اونکی خلق کیون منظور ہے / عقل کا ہرگز نہ یہ دستور ہے
تب یہ فرمایا خدائے کردگار ✤ / عالمِ علمِ نہان و آشکار
ای فرشتو شان میری ہے علیم / علم و حکمت سے ہون مین یکتا حکیم
جانتا ہون مین اوسے جو لا کلام / تم نہین ہو جانتے اوس کو مدام
تم مین ہووے اک معلّم آشکار / اہلِ نخوت اہلِ کین لعنت شعار
آتشِ حسّاد سے ہو سوختہ / بے بصیرت عینِ حق اندوختہ

خاکیون مین ہو عیان نورِ قدیم — جس کی خاکِ پا ہوا عرشِ عظیم
خاکیون مین ایک ایسا وہ حبیب — جسکے خاطر تم ہوئے اہلِ نصیب
کنزِ مخفی سے ہوا اوس کا ظہور — فیض اوسکے سے ہوئے تم اہلِ نور
وہ اصیلی اوس سے جملہ نور و نار — ہین طفیلی جملہ عالم آشکار
تم ہوئے طاعت سے اہلِ افتخار — ہین سیادت سے وہ اہلِ انکسار
گرچہ عصیان سے وہ ہین آلودگان — لیک میرے غم مین فرسودہ جنان
تم ہو وردی وہ ہین دردی اشکبار — وردی و دردی مین فرقِ بیشمار
دیکھتے ہو اونکو تم اہلِ گناہ — کچھ بھی دیکھو اونکا تم نالہ و آہ
گریہ زاری اونکا پیشہ صبح و شام — ورد اونکا ہے ظلمنا لا کلام
وہ نہ طاعت سے کرین کچھ افتخار — دائما خود کو وہ سمجھین بے وقار
خاک سے وہ خاکیان ہین مثلِ خاک — آب سے وہ اشکباران دردناک
باد سے وہ بادپا در جستجو — ایک لحظہ دور فورًا روبرو
نار سے وہ عشق مین ہین بالضرور — سینہ بریان پُر کثافت اہلِ نور
خاک سے افلاک پر وہ ہون دوان — فرش سے وہ عرش پر لابد روان
جسم اونکا ہو مکان مین برقرار — روح اونکا لامکان مین باوقار
گر نہو مقبول طاعت فلکیان — اوس سے کیا ہو منفعت اونکو عیان
گر نہو وین معصیت سے خاکیان — موردِ تعذیب ہرگز اے مہان
پھر تو کیا ہوا اون کو عصیان سے ضرر — ہون وہ مقبولانِ ایزد بے خطر
پس غرض طاعت سے ہے تمکو افتخار — بھی نہ عصیان سے ہوا اونکو اضطرار

پس نہ فخر و طعن کچھ درکار ہے — جس کو مین چاہون وہی مختار ہے
حبّ اپنی دیکھتے ہو باخدا — حبّ میری اون سے بھی دیکھو ذرا
مین ہوا محبوبِ جملہ فلکیان — بلکہ ہین محبوب میرے خاکیان
جبکہ وہ محبوب کے محبوب ہاین — پھر تو بر تر تم سے وہ مرغوب ہاین
عمل اپنا دیکھتے ہو باسرور — علم اونکا باعمل دیکھو ضرور
عالمِ علمِ خدا کو ہو سجود ؎ — عابدین ہون ساجدین بہرِ ودود
خاکیان ہین تخت پر مسند نشین — نوریان اوس تخت کے ہون حاملین
لشکر و خدام و غلمان و قصور — پادشاہی کے لیئے ہے بالضرور
عرش و فرش و آسمان جملہ جنان — جملہ املاکِ زمین و آسمان
سائرِ خلقت جو ہے در بحر و بر — ہے لوازم سلطنت وہ بے خطر
ہین فرشتے عسکرِ ربّ العلا — خادمانِ خالقِ ارض و سما
لیک بہرِ شاہ لازم اہلِ راز ؎ — اہلِ رازِ بادشہ ہو سرفراز
عسکری لائق نہ رازِ پادشاہ — لائقِ رازِ شہان ہی اہلِ جاہ
جو وزیرِ خاص دستور الیمین — رازدارِ پادشہ وہ بالیقین
رازدارِ پادشہ ہے اہلِ خاک — کیونکہ اہلِ خاک بیشک دردناک
عشق و رقت سے یہی ہین ماہران — علم و حکمت سے یہی ہین خوبدان
پس کرون پیدا خلیفہ درجہان — رازدارِ این مکان و لامکان
دل شکستہ سینہ خستہ بانیاز — حاملِ ذاتِ خدا وہ اہلِ راز
ہے خدائی کا وہی اسراردان — سرّ اوس کا ہے خدائے دو جہان

گر نہوتا وہ خلیفہ رازدار — تب تو تین پیدا نہ کرتا نور و نار
اے فرشتو کشت گندم سی عیان — غلہ ہے مقصود نزدِ عاقلان
جو سوا غلہ گیاہِ کشت زار — وہ نہین مقصود نزدِ ہوشیار
بہرِ حیوانات وہ مقصود ہے — بعض بہرِ نار وہ معہود ہے
پس بنی آدم سے جو ہین مومنان — ہین وہی مقصود نزدِ عارفان
جو منافق اونسے بھی کفار ہین — چون گیاہ وکاہ اہلِ نار ہین
آخُورِ حیوانِ دوزخ بیگمان — ہین منافق اور سائر کافران
اہلِ ایمان سے جو صادر ہے گناہ — حسبِ رتبہ دائما شام و پگاہ
حکمتِ ایزد سے ہے وہ بیگمان — اوسمین ہین اسرار نزدِ عارفان
گرچہ ظاہر ہین گناہِ مومنان — ہین سراسر شر نزدِ شرعدان
لیک نزدِ قادرِ قیوم وو — اِقتضائے خیر ہے بے گفتگو
کیونکہ افعالِ خدائے جسم وجان — ہین ہمہ وہ خیر نزدِ عارفان
عزت و ذلت جو ہے بہرِ انام — پادشاہی وگدائیئے عوام
طاعت وعصیانِ جملہ مردمان — خوب و زشت وجو کہ ہوا نسی عیان
نصِّ قطعی سے ہمہ وہ خیر ہے — خیر کا فاعل وہی نہ غیر ہے
شر کب ہون جملہ افعالِ خدا — شر سے وہ پاک ہے بے اِمترا
فعلِ بندہ نسبتِ بندہ ہے شر — شر کا لابد ہوا ہے یہ مُقر
ہے قِدم کا خاصۂ خیر و کمال — خاصۂ حادث ہوا شر و زوال
نسبتِ افعال دو ہین آشکار — اوسکے جانب خیر شر اپنی پر نثار

ہے یہی فرمانِ ذاتِ کردگار
سُن خیوری سے نکر تو اضطرار

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ الآيہ

حق تعالیٰ کا یہ فرمان اے لبیب — کر ثنا اس طور میری اے حبیب
مالکِ ملکِ زمین و آسمان — ہے تو ہی اے خالقِ ہر جسم و جان
جس کو چاہین اوس کو بخشین تاج و تخت — جس سے چاہین اوس سے لیوین ملک و بخت
جس کو چاہین تو کرین اوس کو عزیز — جس کو ذلت دین وہی ہووے تمیز
ضار و نافع ہے تو ہی نہ غیر ہے — ہاتھ مین تیرے ہمیشہ خیر ہے
ہے تو ہی لاریب ہر شے پر قدیر — شے سوا کب قدرتِ حق ہو اثیر
گر نہوتا ذاتِ انسان کا خمیر — با دو وصفِ ذاتِ یزدان ای بصیر
یہ خلیفہ گر نہوتا ذو الجلال ؕ — مظہرِ تجلیٔ حسن اہلِ جمال
گر نہوتا اس سے عصیان کا ظہور — دائما طاعت مین ہوتا با سرور
غفلتِ بشری سے ہوتا پاک صاف — چون فرشتہ پاک ہوتا بے خلاف
تب تو بیشک مظہرِ اسمین غفور — مظہرِ غفار بھی اے ذی شعور
مظہرِ رحمان بھی اے نیک دان — مظہرِ اسمین رحیم مومنان
مظہرِ ستار ہم ذاتِ حلیم — مظہرِ اسمین صبوری ای فہیم
مظہرِ صفتِ جلالی کردگار ؕ — مظہرِ صفتِ کمالی بیشمار
مظہرِ جبار ہم قہار نیز — ہم معز و ہم مذل و اے عزیز

مظہرِ شافع شفیع المذنبین — مظہرِ رفعِ ذنوبِ المومنین
نیست و نابود ہوتا یکسان — سبقتِ رحمت بھی ہوتی بے نشان
عزتِ شافع نہ ہوتی آشکار — عظمتِ نافع بھی ہوتی بے وقار
رتبۂ خیر الوریٰ روزِ شمار — کچھ نہ ہوتا نزدِ خلقت آشکار
اسلئے ہے یہ حدیثِ کردگار — دریواقیتِ جواہر آشکار
ہے یہ طبرانی سے بھی تحبیر مین — عسقلانی سے بھی ہے تحریر مین

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبْتُ بِکُمْ وَخَلَقْتُ خَلْقًا
یُذْنِبُوْنَ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاَغْفِرُ لَهُمْ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهِ الْکِرَامِ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ آخَرِیْنَ یُذْنِبُوْنَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ
فَیَغْفِرُ لَهُمْ وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْمُتَوَکِّلُ النَّاجِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَیْهِمْ
رِضْوَانُ اللّٰهِ مَلِکِ النَّاسِ

گر نہووے مومنون سے اِک جہان — کچھ گناہ خالقِ ہر دو جہان
تب کرے پیدا وہ دیگر کائنات — جس سے ہو لاریب ظاہر معصیات
طالبِ غفران وہ ہوون پھر آشکار — تب تو بخشے اونکو وہ آمرزگار
پھر تو جنت مین وہ ہووین داخلین — کیونکہ حق دارانِ جنت مذنبین
ہے روا اخذِ زکوٰۃ اسے کامیاب — اوس کو جو مفلس نہین اہلِ نصاب
لائقِ غفران ہین اہلِ گناہ — مستحقِ جنت کے یہ بے اشتباہ
چشمِ گریان سینہ بریان یہ مدام — دردِ دل سے ہین یہ سوزان صبح و شام
دردِ انکا ور وسے فائق ضرور — عشق و نازی سے ہوئے یہ اہلِ نور

ہے انیسُ المذنبین تذلیل سے ‏— دوست تر تسبیحِ جبرائیل سے
آہِ مذنب دوست تر نزدِ خدا ‏— زجلِ اسرافیل سے بے اِمترا
نالۂ دل جب کرے خطا ہر اثیم ‏— او سے لرزان ہوئے بس عرشِ عظیم
آہ وزاری سے کرے جب وہ ندا ‏— یا شفیعَ المذنبین یا مصطفیٰ
ابر باران ہے توئی عالم پناہ ‏— من زعصیان خشک سالی چون گیاہ
یا مجیری نجّنا من ہاویہ ‏— نارِ ہجران جہالت حاویہ
رحمۃٌ للعالمینی یا غفور ‏— یا حبیبی اَنتَ مصباحُ الصّدور
ظلمتِ عصیان سے ہون مین پُرحزین ‏— راہ بنما یا شفیعَ المذنبین
دستگیر اے دستگیرِ بیکسان ‏— اَنتَ عونی انت غوثی ہر زمان
گر ہو امداد تیری ہر زمان ‏— پھر تو ہون جملہ عوالم مردگان
تو دوائے دردِ دل اے جانِ جان ‏— تو شفائے جملہ علتِ عاشقان

قُل خُیوری اَنتَ ربّی یا جمیل
اَنتَ حسبی اَنتَ لی نعمَ الوکیل

تفصیلِ جوابِ نجم

یعنی یہ تفصیل ہی سوالِ نجم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہی کہ دنیا سے تو کیا لیجائیگا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اس طرح فرمانِ خلّاقِ جہان ‏— ہے یہ قرآن مین عیان اے مومنان
یا حبیبی شافعِ جملہ اُمم ‏— نورِ نوری سرِّ اسرارِ قدم
اس طرح غنچہ دہان سے کر بیان ‏— ن والقلم سے لکھ صفحۂ جنان

حبِ ایزد پر اگر ہو مستقیم — دعوئے حبِ خدا اگر ہے سلیم
تب تو میرے امر کے ہو تابعین — پیروی میری کرو تم بالیقین
پیروی میری محبت کا کمال — حبِ احمد عین حبِ ذوالجلال
پیروی میری یقین اے مومنان — ہے کمالِ حبِ ایزد کا نشان
حب میری شرطِ حبِ کبریا — اوسپہ یہ موقوف ہے بے اِمترا
جس جنان مین حب میری پایدار — اوس جنان سے حبِ ایزد آشکار
حب میری سے جو ہو خالی جنان — حبِ ایزد کا نہوا وسمین نشان
حبِ احمد ہے یقین حبِ خدا — ہے یقین ایمان حبِ مصطفا
شرط سے مشروط بس موجود ہو — شرط کے مفقود سے مفقود ہو
پس اگر ہے دعوئے حبِ خدا — منکرون کے دل مین ہر صبح و مسا
تب تو وہ قدمین احمد پر ضرور — صدق دل سی سر رکھین باصد سرور
پائے احمد کا جہان پر ہو نشان — سر رکھین اوس جائے پر باشوقِ جان
پائے احمد پر نہ ہرگز پا رکھین ٭ — سر رکھین اوس جای پر دل سے جھکین
تب تو ہو وے دعوئے حبِ خدا — آشکارا ہر زمان بے اِمترا
پس وہ ہون محبوبِ ایزد بیگمان — معصیت سے پاک ہون در دو جہان
حق تعالے بخشدے اونکے گناہ — وہ امانِ حق مین ہون شام و پگاہ
کیونکہ بیشک یکتا وہ غفار ہے — سبقتِ رحمت سے وہ ستار ہے
بھی وہ ہون محبوبِ ذاتِ مصطفا — کیونکہ ہے محبوب اونکا مجتبا
دل سے جب وہ مصطفا پر ہین فدا — ہین فدا اون پر ہمہ اہلِ سما

ہین خلیل اللہ خُلّت سے مدام
خاصۂ خُلّت سے وہ پُرنور ہین
خاصۂ محبوبیت باصد وقار ✤
بھی طفیل سیّدِ خیر الانام ✤
اُمّتِ خیر الورا کو ہے نصیب
جملہ املاک و رسل ہین اوس سے دور
انبیا جس سے نہین ہین سربلند
بہر ذاتِ سیّدِ یکتا حبیب
انبیا گرچہ اصیلی ہین ضرور ✤
چاکرانِ مصطفا کو جو نصیب
پیروِئے مصطفا سے ای بہان
ہے رضا اونکی رضائے کردگار
ہے رضا خواہِ محمد خود خدا
مذہبِ عشاق یہ ہے اِستوا
جو کہ ہو محبوبِ معشوقِ جنان
عاشق و معشوق مین یہ اِتحاد
پس رضا اوسکی رضائے خویش ہے
پس رضائے شافعِ ہر دو جہان
اس رضا سے ہے رضائے کردگار

سرفراز و مفتخر بین الانام
خاصۂ محبوبیت سے دور ہین
ذاتِ احمد پر کیا حق نے نثار
صد ہزاران اوپہ صلوٰۃ و سلام
خاصۂ محبوبیت سے اے لبیب
لیک اوس سے ہے یہ اُمّت باسرور
اوس سے یہ اُمّت ہوئی ہے ارجمند
تابعان متبوع سے ہین بانصیب
وہ طفیلی اپنے برتر باسرور
انبیا اوس سے نہ فائض اے لبیب
ہے رضائے مصطفا مقصودِ جان
بل رضائے ایزدی اوسپر نثار
کیونکہ احمد نورِ ذاتِ کبریا
متفق اِسپر ہمہ اہلِ صفا
ہے فدا اوسپہ رضا گے عاشقان
ہے وہی وہ ہے یہی باصد وداد
پیش اوسکے جو کہ دور اندیش ہے
ہے یہی مقصودِ جملہ مومنان
بل رضائے ایزدی اِن پر نثار

پس رضائے سیدِ خیر الانام
دارِ دنیا میں تو کر حاصل مدام

پس رضائے احمدی ہمراہ خویش
نزدِ حق لیجا تو با صد درد و ریش

تب تو راضی تجھ سے ہو پروردگار
ہو رضائے ایزدی تجھ پر نثار

تب تو حاصل ہو مرادِ جسم و جان
چشمِ سر سے دیدِ خلّاقِ جنان

دیدِ احمد سے یہ دل سرشار ہو
دیدِ جانان سے یہ پُر انوار ہو

تب خیوری کو وہاں دیدار ہو
دیدۂ صدیق سے سرشار ہو

تفصیلِ جوابِ ششم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال ششم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کہاں جائیگا؟
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر النحاریر + ان المحققین العارفین + والمدققین الواصلین + قدس اللہ سرھم المبین + قد اتفقوا علی ان الحقیقۃ المحمدیۃ + والمادۃ الاحمدیۃ + اصل کل حقیقۃ بغیر المریۃ + ظہرت وتظہر بالارادۃ الازلیۃ ومظہرھا جمیع الکائنات العلویۃ والسفلیۃ + فکل ما تفرق منہ بالحکمۃ الالٰھیۃ یعود الیہ لارضاء الحقیقۃ الکلیۃ + اذ کل شیٔ یرجع الی اصلہ بالقضیۃ المرضیۃ + فاھل الجمال یجتمعون عند الصفۃ الجمالیہ واھل الجلال یجتمعون عند الصفۃ الجلالیہ + واھلھما عندھما بالطریقۃ الکمالیہ + وکل صفۃ تبقٰی الی الغایۃ الابدیہ + فہذا ایفاء عدۃ اللہ تبارک وتعالٰی + وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

قولِ ایزد بسکہ عالیشان ہے — والضحٰی سورہ مین بالبرہان ہے
یا حبیبی جائیے کون و مکان — بہتر تیری شافع ہر دو جہان
جو کہ ہین جملہ عوالم بیشمار — عرش و فرش و جملہ اہلِ نور و نار
سب ہوئے تجھ سے ہویدا بیگمان — اصلِ جملہ ہے توئی مقصودِ جہان
اُمِّ جملہ عرشیات و فرشیات — ہے توئی یکتا لئے ربُ الکائنات
فیض تیرے سے ہوا جو کچھ عیان ہے — اصل تو اور شاخ ہین وہ بیگمان
اُمّ سے اولاد ہووے گر جدا — تب تو مادر غم مین ہووے مبتلا
درد و زاری آہ و نالہ ہو مدام — کارِ مادر سینہ بریان صبح و شام
فرقتِ ہجران سے بے آرام ہو — حرقتِ نیران سے پر آلام ہو
کب اوسے عیش و طرب کا ہو خیال — کیونکہ ہجران سے وہ دائم پُر ملال
پس عطا تجکو کرون مین عنقریب — تاکہ ہو ضمُّ الحبیب الی الحبیب
جو ہوا تجھ سے جدا اے دلربا — وہ ملے تجھ سے بلا چون و چرا
تلخئ ہجران جنان سے دور ہو — وصلِ شیرین سے یہ جان مسرور ہو
قُرَّةُ الْعَیْنَیْنِ سے دل شاد ہو — راحتِ سینہ سے دل آباد ہو
جانِ جانان سے ملے جب شادمان — تب تو ہووے شادمان روح و روان
وصل کی لذت سے ہووے یہ ندا — مرحبا اہلاً و سہلاً مرحبا
جب عوالم تجھ سے ہو وین واصلین — تب تو پوچھے تجھ سے ربُّ العالمین
ہل رضیت یا محمد مصطفٰی — مجکو ہے منظور بس تیری رضا
جب ہوا یہ عہد تجھ سے آشکار — ہے رضا جوئے محمد کردگار

ہر طرح تیری رضا منظور ہے — وہ کرون مین بس ہے تو مسرور ہے
تب تو فرماوین حبیبِ کبریا — کیون نہ راضی ہون مین تجھسے ای خدا
فیض میرا جب ملا مجھ سے ضرور — پس نہ کیونکر اوس سے دل ہو باسرور
جو صفت تھی جس صفت سے آشکار — پیش اصلِ خویش ہے وہ پائدار
جو جمالی تھی جمالی سے عیان — اصل سے واصل ہوئی وہ بیگمان
جو جلالی سے جلالی آشکار — اصل اپنے پر ہوا اوس کا قرار
دو صفت سے جو مرکّب ہے ضرور — وہ ہوئی دونون سے واصل باسرور
کُلُّ شَیٍٔ یَرجِعُ بے اِسترا — اصل اپنے سے جو ہے قول صفا
ہر صفت اپنی صفت سے بارضا — ہوگئی واصل بلا چون و چرا
جب ہوا باطن سے باطن متّصل — پھر نہ کیون خوشنود ہووے اہلِ دل
اصل سے جب شاخ ہووے مستقیم — کیون نہ ہووے مثمر وہ اے فہیم
اصل اپنے سے ملے جب مومنان — کیون نہ ہووین وصل سے وہ شادمان
سورۂ واللیل مین رمز نگار ہ — ہے یہی وَلَسَوفَ یَرضیٰ آشکار
جبکہ ترضیٰ اور یرضیٰ ہو عیان — تب تو ہون خوشنود سیّدِ انس و جان
غرض اس ایجاد سے بیگمان — ہو رضائے مصطفا لابد عیان
خلق و خالق ہون رضا جوئے حبیب — ہون اُمم بیمار وہ یکتا طبیب
ہو وہی محمودِ جملہ حامدین — بلکہ حامد اوس کا ہو جان آفرین
خلق و خالق جملہ ہون اوسکے مرید — ہو مرادِ جملہ وہ ذاتِ فرید
خلق و خالق جملہ اوسکے ذاکرین — ہو وہی مذکورِ جملہ بالیقین

خلق وخالق جملہ اوسکے طالبین ہے وہی مطلوب جملہ اے امین
دید اوسکی کے ہمہ ہون شائقان سب سے تر شائق خدائے دو جہان
جو مراتب اوسکے ہاین نزد خدا بعض اونسے ہون عیان بین الورا
جو سزاوار ورا وہ ہو عیان جو سزاوار خدا وہ ہو نہان

قَالَ اللّٰہُ تعالی یا محمد لقد خلقتُ الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک لما خلقتُ الدنیا۔ رواہ ابن عساکر والعلامۃ الزرقانی کما ھو فی شرح المواھب للقسطلانی علیھم الرضوان الصمدانی ؀

حق تعالی نے یہ فرمایا عیان یا محمد سِر تیری بے گمان
مین کیا پیدا یہ دنیا بالضرور بھی جو خلقت اسمین اہل نار ونور
اس لئے تا مین کرون اونکو مدام عارفان رتبہ خیر الانام ؀
جو کہ تیرے ہاین مراتب بیشمار اونسے ہون وہ ماہرین لیل ونہار
جو کہ تیری ہے کرامت نزد رب اوس سے ہووین ماہرین وہ باادب
گر نہ تیری ذات کا ہوتا ظہور پھر تو کب ہوتا ظہور نار و نور
جن وانس وسائر اہل زمین جملہ افلاک و ملک عرش برین
جو سوا انکے عوالم بے شمار کچھ نہ ہوتا اونسے ہرگز آشکار
بلکہ میرا بھی نہوتا کچھ ظہور رب نہ کہتے مجکو اہل نار و نور
جو کہ جملہ عرشیات و فرشیات ہے اوسی کی خاک پا بالبینات
ہے اصیلی ایک وہ سِرّ خدا ہے خدائے خلق وہ بین الورا
ہے طفیلی جملہ جو شاہ وگدا ہے وہی شاہ شہان بے امترا

ابتدا و انتہا کا وہ نشان ‏ ‏ ‏ وہ نشانِ بے نشانی بیگمان
اول و آخر وہی یکتا عظیم ‏ ‏ ‏ ظاہر و باطن وہی یکتا علیم
کُنْتُ کَنْزًا کا وہی سِرِّ نہان ‏ ‏ ‏ اوس نہان سے یہ ہوا جملہ عیان
اوس نہان سے گر نہو تا یہ عیان ‏ ‏ ‏ تب عیان ہوتا نہ خلّاقِ جہان
گرچہ یکتا لَمْ یَلِدْ ہے وہ صَمَد ‏ ‏ ‏ لیک احمد سے ہوا پیدا اَحَد
حق تعالےٰ سے ہوا یہ مصطفا ‏ ‏ ‏ مصطفا سے بھی ہوا پیدا خدا
وہ خدا میرے خدا سے آشکار ‏ ‏ ‏ اوس خدا کا یہ خدا یکتا نگار
ہان وہی یکتا اَحَد ہے لاشریک ‏ ‏ ‏ وہ منزّہ ہر طرح یکتا مَلیک
ہے رضا جوئی اوسی کی بیگمان ‏ ‏ ‏ نورِ توحیدِ جَنان نزدِ جہان
ہے وہی ایمانِ جملہ عارفین ‏ ‏ ‏ عارفانِ صادقانِ واصلین
اس رضا جوئی سے جو مہجور رہے ‏ ‏ ‏ وہ منافق حق سے بیشک دور رہے
گرچہ ایمان کا کرے وہ اِدّعا ‏ ‏ ‏ اِدّعا سے وہ نہو اہلِ رضا
جو رضا جوئے حبیبِ مُصطفا ‏ ‏ ‏ ہے وہی محبوبِ ذاتِ کبریا
ہے اوسی کا بس رضا جو کردگار ‏ ‏ ‏ ہے رضائے ایزدی اوس پر نثار
راضی و مرضی وہی نزدِ خدا ‏ ‏ ‏ ہے رضائے احمدی پہ وہ فدا
وہ قبائے حق سے بس مستور رہے ‏ ‏ ‏ وہ رضائے حق سے بس مسرور رہے
وہ لقائے حق سے بس پُر نور ہے ‏ ‏ ‏ وہ عطائے حق سے بس معمور ہے
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار ‏ ‏ ‏ وے خدائے رازقِ ہر مور و مار
اوس رضا جوئی پہ ہمکو ہر زمان ‏ ‏ ‏ اِستقامت بخش باصد شوقِ جان

اوس رضاجوئی سے دائم شادمان — ہو جنان و جانِ جملہ مومنان
اوس رضاجوئی کو جملہ مومنین — آبِ حیوان دل سے جانین بالیقین
آبِ حیوان جس سے ہو ابدُ الآباد — پیشِ ایزد زندہ مومن باسداد
وہ بقائے حق سے باقی ہو مدام — وہ لقائے ایزدی سے بامرام
قُربِ احمد سے وہ بس سرشار ہو — دیدِ جانان سے اوسے دیدار ہو
بحر مین وہ محو ہووے قطرہ وار — تب وہ ہو زخار بحرِ بے کنار
سر سے جب سر ہووے مُتّصل — تب تو ہووے جان و جانا ایک دل
پھر دوئی ہو دور از روے عَدَد — تب رہے باقی وہی یکتا اَحَد
میم سے مستور ہے وہ در جہان — تاجِ میمی اوسکے سر پر بیگمان
ہے اَلِف سے دائمًا وہ سرفراز — نامِ احمد حمدِ ایزد بے نیاز
ہے اَلِف اور میم سے اُمُّ الوجود — حمد باقی ہے وہی اہلِ سجود
حمدِ ایزد اوسپہ دائم ہے نثار — حامد و محمود وہ یکتا نگار ٭
عاشق و معشوق وہ یکتا قدیم — اوسپہ دائم خلعتِ خُلقِ عظیم
وسعتِ خُلقی سے وہ مستور ہے — ہے اَحَد ظاہر مین مُطلق نُور ہے
عرشیات و فرشیاتِ کائنات — ہے اوسی کے فیض سے بالبیّنات
اصل مین سُبحان اوسکی شان ہے — اِنّما اَنا عَبدُہٗ تبیان ہے
اصل مین یکتا وہ معبودِ جہان — ہے شریعت مین وہ عابد بیگمان
ساجد و مسجود وہ یکتا کریم — عابد و معبود وہ ذاتِ عظیم
ہے مُقیّد وہ شریعت مین ضرور — عبدہٗ و رسولہٗ اہلِ سرور

لیک مُطلق وہ حقیقت مین مدام ‏ ‏ نور رابند د خالقِ جملہ انام
کنزِ مخفی سے وہی نورِ مبین ‏ ‏ احدیت کا ستر باطن بالیقین
اہلِ وحدت ہے وہی ستر نہان ‏ ‏ واحدیت کا اوسی سے ہے نشان
ہے مُفیض و فیض نزدِ عاقلان ‏ ‏ نورِ مُطلق خالقِ جملہ جہان
ہے شریعت چون لباسِ مردمان ‏ ‏ ہم حقیقت مثلِ ذاتِ دلبران
پس شریعت مین جو احمد ہے عیان ‏ ‏ ہے حقیقت مین اَحَد وہ بیگمان

قال فی روح البیان والتحبیر، والجامع الکبیر، عن الامام الواسطی وغیرہ من النحاریر، قدس اللہ سرہم المنیر، ان اللہ تعالت اسماؤہ ولو الت نعماؤہ قد اخبرنا بالایۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ، اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ، بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام، وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام، عاریۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاھرہ مخلوق وباطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہ لان ظاہرہ من عالم التقیید وباطنہ من عالم الاطلاق

رتبۂ خیر الورا ہے انتہا ‏ ‏ نصِ مذکورِ جلی سے اے فتا
خود یہ فرماتا ہے خلاقِ جہان ‏ ‏ یا حبیبی باعثِ کون و مکان
جو کہ تیرے دست پر ہووے مُرید ‏ ‏ وہ ید اللہ سے ہوا بیشک رشید
دست تیرا دستِ ایزد بیگمان ‏ ‏ دست سے وہ پاک ہی نزدِ جہان
نورِ احمد جب ہوا نورِ خدا ‏ ‏ تب دوئی کا اوٹھ گیا کُل ماسوا
جب دوئی سے دور ہو ذاتِ عَدَد ‏ ‏ پھر تو باقی ہو وہی یکتا اَحَد

قیدِ اِثنائی نہووے آشکار　　قائل و سامع وہی یکتا نگار

پس یہ ہے فرمانِ خلاقِ انام　　یا حبیبی نور نوری لا کلام

جو کہ ظاہر مین ہو تجھ سے فیضیاب　　فیض یابِ حق وہی بے ارتیاب

کیونکہ تجھ مین بشریت جو آشکار　　وہ حقیقت مین اضافی مُستعار

محض بہر نام ہے وہ پردہ پوش　　اِس سے ماہر عارفانِ اہلِ ہوش

کیونکہ ظاہر مین وہ محبوبِ خدا　　عبدہٗ مخلوق ہے بے اِمترا

خود خدا باطن مین ہے وہ لاکلام　　سِرِّ کنزِ احدیت ربّ الانام

ذو جہت وہ ذات اہلِ سروری　　خود خدا و خود کنندہ پیغمبری

اس لیئے باطن کو اونکے اے امین　　سجدۂ مخلوق جائز بالیقین

بے شبہ باطن مین وہ مسجود ہے　　سب خلائق کا وہی مقصود ہے

پس وہی عابد وہی معبود ہے　　بے شبہ وہ حامد و محمود ہے

ہے وہ ظاہر مین مقیّد لاکلام　　لیک باطن مین وہ مطلق ای فہام

روشنائیٔ قلم داوات جو　　در حقیقت ایک ہے بے گفتگو

روشنائیٔ قلم سے جو نگار　　روئے کاغذ پر ہوا ہے آشکار

ہے اوسی داوات سے وہ جبرِ تام　　وحدتِ ذاتی سے کثرت کا مقام

یہ اوسی اجمال سے تفصیل ہے　　صاحبِ وحدت کی یہ تجیل ہے

بے توسط بالتوسط کا مقام　　موجبِ تفصیل ہے یہ لاکلام

بے توسط ہے قلم داوات مین　　متحد ہے وصف اونکی ذات مین

روئے کاغذ پر توسط سے حروف　　ہے قلم کا فیض وہ جملہ صنوف

جب قلم کل واسطے سے پاک ہے — تب تو اوسکی شان مین لولاک ہے

جو توسّط کی ہے ظلمت در اثر — ہے قلم اوس سے منزّہ اے پسر

ہے توسّط کا جو ظلمات اُلوف — اوس سے ہین مُستغرقین جملہ حروف

گرچہ حرفون مین وہی جسمِ خفی — جو کہ تھی داوات مین بیشک وفی

لیک از روئے مراتب بالضرور — ہے تفاوت اوسمین اے اہلِ شعور

اِسلیئے ہین تین اسما بالیقین — تین رتبون سے بلاشک مخبرین

احدیت وحدت سوم اے نیکدان — واحدیت ہے نکرا سمین گمان

ہین وہ از روئے مراتب ہرسہ نام — ورنہ بیشک اصل مین یک چیز تمام

ہمچنین فرمانِ ایزدِ بےچگون ہے — ن والقلم سوم ما یسطرون

پس حقیقت مین حبیبِ مصطفا — نورِ مطلق خود بخود آپے اِبتدا

گرچہ ظاہر مین کہین اونکو رسول — از روئے حفظِ مراتب اے فحول

حکمِ ہر رتبے کا رتبے پر نثار — حکمِ خالق ہے یہی نزدِ کبار

حفظِ رتبہ کا رہبر صدّیق ہے — جو نہ حافظ اوس کا وہ زندیق ہے

حفظِ رتبہ از روئے قرآن ہے — حفظِ عقلی موجبِ خسران ہے

حفظِ رتبے سے زہے وہ شان ہی — شان جسکی مین زہے فرقان ہے

کنزِ مخفی مین وہ خود رحمان ہے — احدیت کا سِتر وحدت شان ہے

واحدیت کا ملک ہر آن ہے — واحدیت کی وہی بنیان ہے

بائے بسم اللہ ہے اوس کا ذکرِ تام — سین تک والناس کے ہے لاکلام

پس ہوا ناسین بر ... وہ بیگان — جملہ خلقت کے لیئے در دہ جہان

کافی و وافی وہی ہر آن ہے
حلیہ اوس طاہا کا بس قرآن ہے

گر نہ کافی ہو وہ بہرِ کائنات
تب تو ہو یہ غرقِ بحرِ مہلکات

گر نہ ہو وہ دستگیرِ کائنات
تب تو کب اوس کا بقا ہو در حیات

باعثِ ایجاد ہے وہ بالیقین
بھی بقا کا واسطہ وہ اے امین

بھی اوسی کے واسطے اِعدامِ کُل
سب سے مستغنی وہی ساقیئے مُل

پس نہ کیونکر ہو وہ کاشفئے ذوات
بہرِ جملہ عرشیات و فرشیات

بود ہم نابود اوس سے اے امین
جودِ ہر موجود اوس سے بالیقین

ہے مدد اوسکی سے جملہ کائنات
ہے معین سب کا وہی بالبینات

گر نہو اِمداد اوسکی یک زمان
تب تو ہون زیر و زبر جملہ جہان

پس مُفیضِ جملہ ہے وہ بالیقین
کیونکہ ہے وہ رحمۃٌ للعالمین

درحقیقت ہے وہ ربّ العالمین
گرچہ ظاہر مین وہ سیدِ مرسلین

کُنہِ ذاتِ مصطفا ربّ الورا
ہے وہ اِدراکِ بشر سے ماورا

ما عَرَفْنا حق عرفانِ حبیب
ہے یہی عرفانِ حق نزدِ لبیب

گر نہو اِس عجز کا وہ معترف
تب تو ہو وہ حق سے لابُد منحرف

کب ثنا اوس ذات کی اِمکان ہے
بعدِ حق یکتا وہ عالی شان ہے

اِس خیُوری کا خداوہ بالیقین
ہے یہی عرفانِ حق اے موقنین

اونپہ صلوٰۃِ خدا صد با سلام
ہر زمان نازل الا یوم القیام

آل بھی اصحاب پر با اِحترام
جو نجومِ سیرِ کشتی لا کلام

خاتمۃ الطبع

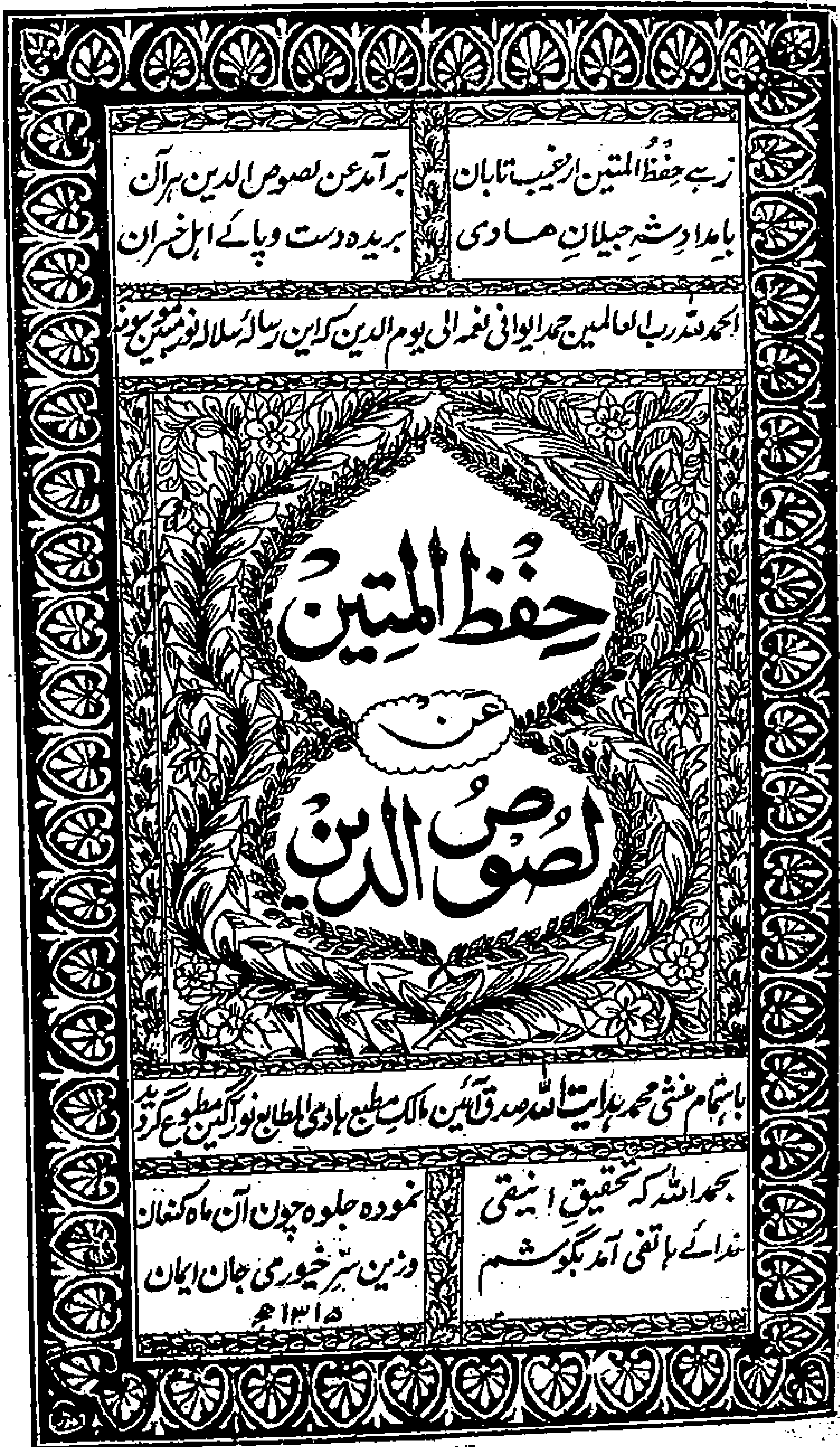
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ ایزد کس زبان سے ہو ادا — نعمتِ عرفان اوسنے کی عطا
معرفت احمد کی بالتصدیقِ جان — اوسنے کی ہمکو عطا در ہر زمان
معرفت اپنی کیا اوسنے عیان — اس لبشہ کی معرفت پر بیگمان
صد ہزاران شکرِ حق با صد صفا — اوسنے بخشا ہمکو ذاتِ مصطفا
جو لآئیے درودِ کردگار — فرقِ احمد پر وہ ہون دائم نثار
آل سبھی اصحاب پر لیل و نہار — چون نجومِ آسمان وہ در شمار
وہ قدیمی فیض غواصِ قِدم — دُرِ عرفان ہمکو بخشے دمبدم
جُود اوسکے سے ہوا ہمکو عطا — یہ رسالہ دُرِ عرفان بے بہا
یعنے ستہ ضروری اوسکا نام — وہ خیوری کے معارف لاکلام
دُرِ عرفان زیبِ تاجِ اصفیا — مرحبا وہ دُرِ کنزِ کبریا
یا الٰہی اوس دُرِ عرفان سے — ہادیئے ایمان ہم احسان سے
دُرجِ قلبِ مومنون کو بخش نور — تاکہ اِسّے ہون وہ دائم با سرور
دیدِ احمد سے وہ بس سرشار ہون — اوس دُرِ مختار سے مختار ہون
کنزِ مخفی سے ہویدا جب ہوا — وہ دُرِ عرفانِ یکتا بے بہا
تب تو عالم غیب سے آئی ندا — گوشِ اہلِ معرفت مین برملا
ہین کہان وہ جوہری جوہر نما — دُرِ عرفان خیرِ دین پر ہون فدا
سترِ دل بے نقدِ جانِ متصل — اس دُرِ عرفان پہ قربان سترِ دل

۱۳۱۵ھ

اعلانِ خوش بیان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور پذیر
نور ہو + اور گوشِ ہوش نجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبرِ صدق اثر سے
خوب بہرۂ سرور ہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ مسمّٰی بالسنۃ الضروریۃ فی المعارف الیقینیۃ مطبعِ معدن الامور
مسمّٰی بالکنز واقع شہر کلکتہ مین نور بخشِ دیدۂ اولی الابصار ہوا + محلہ کولوٹولہ مکان نمبر ۲ سے
مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالکِ مطبع مذکور فی بالا حافظ الٰہ بخش صاحب ہوئے ہی۔ اتالِ منشی
تصدق حسین صاحب مہتمم مطبع مرقوم ہے یہ رسالہ مسطورہ اور یہ رسالہ موافقِ قانونِ سرکارِ نامدار دفترِ رجسٹری گئے
گورمنٹ مین مندرج حسبِ دستور ہے پس کوئی صاحب قصدِ چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ
ستۂ ضروریہ کا ہرگز نفرماوے والا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے ۔ ع
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ الصدر اس مؤلف
مسکین کے لیے محفوظ ہین + بہر طور اس مشتہر داعی الخیر کے لیے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین +
اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب منظور ہو تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان
نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمتِ رسالہ مذکورہ ۵ آنہ
آشکار ہے + یہ درِ عرفان اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے + ع
قدرِ گل بلبل بداند قدرِ گوہر جوہری + وھو اللطیف الخبیر والیہ
المرجع والمصیر المشتہر مؤلفہ مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین
۲۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۵ھ



زہے حفظ المتین از غیب تابان
بامدادِ شہِ جیلانِ ھادی

برآمد عن لصوص الدین ہر آن
بریدہ دست و پائے اہل خسران

الحمد للہ رب العالمین حمدا یوافی نعمہ الی یوم الدین کہ این رسالۂ نو مسمّی موسوم بہ

حفظ المتین عن لصوص الدین

باہتمام منشی محمد ہدایت اللہ صدق آئین مالک مطبع ہادی المطابع نو آئین مطبوع گردید

بحمد اللہ کہ تحقیقِ انیقی
ندائے ہاتفی آمد بگوشم

نمودہ جلوہ چون آن ماہ کنعان
وزین سِرّ خیورمی جان ایمان

۱۳۱۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو علمِ غیبِ کبریا وہ چون کفِ دستِ شہا ۔ پیشِ عیان ہے اِستر اہر آن ہر صبح و مسا

جو غیبِ ذاتِ رب تجھ پر عیان ہر روز و شب ۔ تب غیب جملہ خلق اب کیونکر ہو تجھ پر وہ خفا

مفتاحِ کنزِ ذوالمنن مصباحِ ظلمتِ جان و تن ۔ اصباحِ دیجورِ محن سبحانہ رب الوریٰ

جو آل تیری طاہرین اور دمین ہی وہ نازنین ۔ محبوبِ رب العالمین جو شاہِ جیلان ہے بلا

وہ عالمِ ازل و ابد اُمّ الکتاب عن الاحد ۔ وہ سرِّ اللہ الصمد وہ حاکمِ قدر و قضا

جو غیبِ مطلق بالیقین اونکی زبان ہی سے مبین ۔ وہ لوحِ رب العالمین بیشک وہی ہے علمِ خدا

لوحے جو وہ محفوظ ہے امر اوسکا ملحوظ ہے ۔ حکم الخالبس محفوظ ہے اوس پر مقدم ہے عطا

محبوبِ یزدانِ غوث استادہ ہوئین باسرو ۔ محمودِ ایوان مین حضور باشاہِ سیدِ انبیا

وہ دیدِ حق سے با نیاز ہو وین مشرف و سرفراز ۔ اوس راز سے ہون اہلِ راز جیسے نہ ماہرِ اصفیا

وہ اس رسالہ مین بیان برہان اوسکی عیان ہے ۔ حق الیقین وہ بے گمان نزدیک ہے اہلِ نہا

اس بوستان پر بلبلان شیدا بصدقِ شوقِ جنان ۔ یہ وردِ اوسکا ہر زمان جان شاہِ جیلان پر فدا

استادہ ہر یک پیشِ گل کرتین ہین ہائے شور و غل ۔ ہمکو عطا کر جامِ مُل جیسے محبت کو بقا

یا شیخ عبدالقادری حلالِ مشکل ہر دلی ۔ بہرِ محمد ہم علی بنما لقائے جان فزا

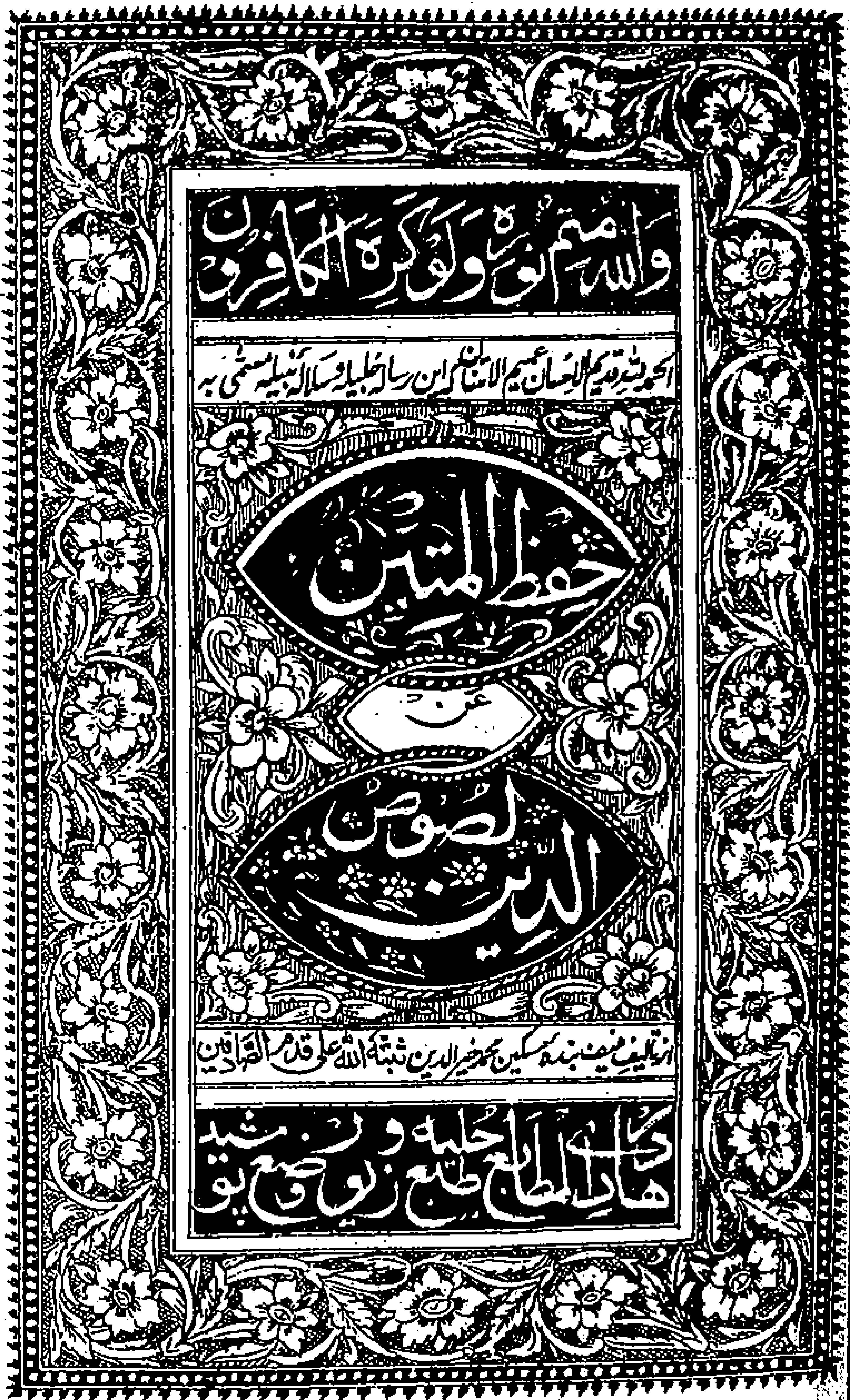
بیلہ شیئاً اے صفی ہم بہرِ احمد اے وفی ۔ بہرِ مرادِ جو خفی از جودِ تو فرما عطا

اے ماہرِ خستہ دلان دردِ دلی تجھ پر عیان ۔ تو عالمِ علمِ نہان احمد دجالی مرشدا

ظاہر مین عبدالقادری باطن مین احمد سرورِ دین ہے یہی ۔ لا بُد تو خلقت پروری بیشک تو ہی یارِ خدا

اے شمعِ انوارِ قدم مسکین خیوری ہے مجھ الم
تجھ پر فدا وہ دمبدم پروانہ کچھ پروانہ سا

صلوٰتِ ایزد بیکران بر فرقِ احمد و آلِ آن ۔ بادا تصدق ہر زمان بے عد تا روزِ جزا


واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
الحمد للہ قدیم الاحسان عمیم الامتنان کہ این رسالہ جلیلہ و رسالہ نبیلہ مسمّی بہ
حفظ المتین
عن
لصوص الدین
از تالیف منیف بندہ مسکین محمد خیر الدین ثبتہ اللہ علی قدم الصادقین
دکان ہادی المطابع حلیہ طبع زر و رونق صنع پوشید

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد خدائی را سزد کہ بذاتِ خود آئندہ اوست ؛ و نعتِ بیحد سرورِ برا زیبد کہ خدائی ما بندہ اوست ؛ و سطرِ مدیحۂ صمد بر آن آلِ اطہار و اصحابِ کبار می بارد کہ بصرِ بصیرتِ اوشان دائم بینندہ اوست ؛ الا انہ شاہدٌ و مشہودٌ وفی کلِ مشہدٍ موجودٌ —

شعر

جمالک فی عینی و ذکرک فی فمی ۔ وحبک فی قلبی فاین تغیب

شعر

در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

صلوۃ من الرحمٰن نحو جنابہ ۔ لان صلوتی لا تلیق لبابہ

اما بعد پس مرآتِ ضمیرِ منیرِ محبّ صفی اور آئینۂ خاطرِ خطیرِ منصف وفی پر آشکار ہو اور جنانِ اہلِ سنت و جماعت اور جنانِ قلوبِ اربابِ رحمت و طاعت اوسے پُر انوار ہو ؛ کہ رشیدی و خیابان مین مذکور ہے ؛ خانِ آرزو اور غیاث اللغات

مین مسطور ہے ⁂ کہ خُدا بالضم بمعنی مالک و صاحبست و چون لفظِ خدا مطلق باشد
بر غیرِ ذاتِ باری تعالیٰ اِطلاق نکنند مگر در صورتیکہ بچیزی مضاف شود چون کدخدا
و دہ خدا و ناوخدا و گفتہ اند کہ لفظِ خدا بمعنی خود آیندہ است چہ مرکبست از کلمہ
خود و کلمہ آ کہ صیغہ امر حاضرست از آمدن و ظاہرست کہ امر بترکیبِ اسم معنی اسم
فاعل پیدا میکند و چون حق تعالیٰ بظہورِ خود بدیگرے محتاج نیست لہٰذا بدین
صفت خوانند و در سراج اللغات نیز از علامہ دوانی و امام فخر الدین رازی
نقل کردہ ⁂ یعنے لفظ خدا کا معنے مالک و صاحب حسب اللغت و عرف مشہور ہے ⁂
اور اِطلاقِ لفظ خدا بلا اضافت غیر خدا پر ممنوع و پُر محظور ہے ⁂ اور بحالتِ
اضافت مین اِطلاق اوسکا غیر خدا پر جائز و پُر نور ہے ⁂ جیسا کہ کدخدا و دہ خدا
ناوخدا اور مثل اسکے جہان مضاف ہو مجوّز و مبرور ہے ⁂ اور معنی اون الفاظ
کا صاحبِ خانہ مالکِ گاؤن صاحبِ کشتی بلا فتور ہے ⁂ اور وجہ منع اطلاق لفظ
خدا بلا اضافت غیر خدا پر یہ ہے آشکار ⁂ کہ لفظِ خدا مرکب کلمہ خود اور آ صیغہ
امر حاضر آمدن سے اسم فاعل ہے بلا انکار ⁂ پس معنے اوسکا خود آیندہ
ہے عند اولی الابصار ⁂ اور جبکہ حق تعالےٰ نے اپنی ذات و صفات
کو بلا احتیاج غیر کے ہر طور سے کیا آشکار ⁂ تو اوس وصف سے حالتِ
غیر اضافت مین وہی ذات موصوف ہوئی نہ دیگر کیا رہ ⁂ اور نا اطلاق
لفظِ رب غیر ذاتِ باری پر مثل کلمہ خدا کے ہے ⁂ یعنے حالتِ غیر اضافت مین
وہ لاریب ناروا ہے ⁂ اور یہ بیان نجم المبین لرجم الشیاطین کے ہشتاد و سوم
باب مین مفصلاً مسطور ہے ⁂ اور دُجِ الدُّرر البہیّۃ فی الیمان الاصابعہ

وَالاُمّہاتِ المُصطفویّہ کے تیرہویں صفحہ مین مجملاً مذکور ہے ✽ ای عزیز دانش تمیز اس توطیہ کلام اور تمہید مرام سے یہ مقصود ہے ✽ کہ درج الدرر البہیہ مین اطلاقِ لفظِ خدا و رب غیرِ ذاتِ باری پر موجود ہے ✽ تو اوس اطلاق کی تحقیق خوانندہ کتاب مذکور کو خوب دریافت کرنا ضرور ہے ✽ کہ اوس اطلاق سے منکرِ اہلِ ضلالت بہ سبب استیلائے جہالت نہایت مغرور ہے ✽ چنانچہ اس شعر کے معنی مین وہ منکر مضل نہایت حیران ہے ✽ بہ سبب گمراہی جبلّی اور شقاوتِ ازلی کے وہ معترض پریشان ہے **شعر**

نہ ہے برف سے آب ہرگز جدا	محمد خدا سے محمد خدا

شعرِ مذکور درج الدرر البہیہ کے بائیسوین صفحہ مین مکتوب ہے ✽ اور معنی اوسکا دو طور سے نہایت خوش اسلوب ہے ✽ ایک تو اہلِ ظاہر کے نزدیک اسطور آشکار ہے ✽ کہ محمد خدا اضافتِ مقلوبی ہے مثلِ دِہ خدا بلا انکار ہے ✽ اور بائے قسمیہ لفظِ خدا پر محذوف ہے ✽ جیسا کہ اس شعر مین بر ظاہر و معروف ہے ✽ **شعر**

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدِ کسِ محبت کے	زباں پر مہر جسدم نام آتا ہے محمد کا

پس تقدیرِ عبارت یہ ہوئی بفضلِ خدائے صمد ✽ کہ محمد خدا سے جدا نہین یعنی بخدائے محمد ✽ یعنی قسم ہے مجکو خدائے محمد کی لاکلام ✽ کہ محمد خدا سے جدا نہین علیہ الصلوٰۃ والسلام ✽ اور دوسرا معنے اوسکا یہ ہے نزدِ اہلِ بواطن ✽ اور یہ اظہر من الشمس ہے در جمیع مواطن ✽ کہ دوسرا لفظِ محمد محض اسم مفعول مقصود ہے ✽ قطع نظر علم سے وصفِ حمد معہود ہے ✽ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حمد کیا گیا خدا سے خود آنیوالا ہے بلا توسطِ غیرہٖ

کیونکہ وہ ذاتِ فیضِ نورِ قدیم ہے کنزِ فخیم ہے جامع جمیع خیر ہ پس اسجانے مغائرت نہیں زینہار ۔ مگر اضافتِ خاتمِ فضہ ﷺ سے آشکار ہ خاتم اور فضہ سے ایک ہی ذات مقصود ہے ہر طور نام ونشانِ جدائی ذات یہان مفقود ہے ؛ درِ ظلماتِ تو تسلط ہر وجہ سے مسدود ہے ۔ خانۂ اتحاد بصد اعتماد معمور ہے ؛ کیونکہ اوسی نورِ قدیم سے یہ نورِ عظیم کامل السرور ہے ۔ مَیں اور تو کا یہان نام نہیں وہی کنزِ مخفی ایک نور ہے ؛ اوسی نور سے جملہ عرشیات و فرشیات کا ظہور ہے ؛

۵

اضافت جو مین کی ز سے آشکار
جو ذاتِ محمد وہ نورِ خدا
تو نورِ محمد چو خاتم بدان
تو ہرگز نہ خاتم سے فضہ جدا
کہ فضے سے خاتم جو پیدا ہوا
یہ خاتم وہی فضہ بے ارتیاب
نہین فرق تمثیل مین کچھ عیان
نہ نورِ قدم ہے وہ نقصان پذیر
وہ فیضِ قدیمی سے پیدا ہوا
اسی طور وہ نور فیضِ قدیم
ہوا اوس سے جملہ عوالم عیان
نہ پیدائشِ خلق سے کچھ فتور

وہ ہے خاتم فضہ نزدِ کبار
اضافت یہ مین کی بلا امترا
وہ از فضہ کنزِ مخفی عیان
نہ فضے سے خاتم جدا اے فتا
تو خاتم سے فضہ ہویدا ہوا
وہی فضہ خاتم یہ لبِّ لباب
مگر اصل فضہ مین نقص و زیان
کہ پیدا ہوا جس سے نورِ بشیر
وہ صفتِ قدیمی ہو پیدا ہوا
نہ ہرگز وہ ناقص ز فیضِ عمیم
ہمہ اہلِ عرش و زمین آسمان
ہوا نورِ احمد مین اے ذی شعور

جو ہے شمعِ کنزِ خفی اے بصیر	تو اوسکی شعاع ہے سراجِ منیر
نہ ہے شمع سے دور ہرگز شعاع	صِفت اور موصوف یک بے نزاع
ز احدیتِ خالقِ کردگار	ہوئی وحدتِ مصطفیٰ آشکار
ز وحدت ہوئی واحدیت عیان	یہ ہے کنزِ مخفی کا جملہ بیان

تو کیونکر خدا سے محمد جدا
محمد خدائے غیوری خدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ؛ یا جابر اِنّ اللہ تعالیٰ خلق قبلَ الاشیاءِ نورَ نبیّکَ من نورِہٖ ثمّ خلقَ منہُ کلَّ خیرٍ وخلقَ بعدہٗ کلَّ شیٍٔ رواہ البیہقی وعبد الرزاق عن جابر بن عبد اللہ الانصاری ؛ علیہم رضوان اللہ الباری ؛ یعنے جب حضرت جابر نے جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا ؛ تب آپنے اُنکو اِسطور سے جواب باصواب دیا ؛ کہ ای جابر اللہ تعالیٰ نے اول سب مخلوقات کے نور نبی تیرے کا اپنے نور سے ہویدا کیا ؛ پھر اوس نور کامل السرور سے ہمہ خیرات وبرکات کو پیدا کیا ؛ اور بعد اوسکے ہمہ عرشیات وفرشیات کو کیا آشکار ؛ پس اوسی نورِ مسرور سے ہمہ کائنات کا ہوا اظہار ؛ اور یہ حدیث سُنن بیہقی اور جامع عبد الرزاق مین ہے نگار ؛ اور بعد شعر مذکور ؛ یہ دو شعر ہین مسطور ؛

وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا	خدا ہے وہ باطن مین بے امترا
وہ نورِ قدیمی وہ نورِ الٰہ	وہ مسجود برحق بلا اشتباہ

تو معنے انکا اِسطور عند اولی الابصار ہے ؛ کہ حقیقت محمدیہ لاریب نور

کنزِ احدیہ بلاانکار ہے ؛ ظاہر آپکا مُقیّد عبدہٗ و رسولہٗ اور باطن آپکا مُطلق

نورِ اَنوار ہے ؛ آپکے ظاہرِ مُقیّد کو سجدہ کرنا سزاوار نہین ؛ کہ عبدہٗ و رسولہٗ ساجد

ہے مسجودیّت اوسے درکار نہین ؛ اور باطن آپکا حق مُطلق لائق سجود ہے صفتِ

قدیمہ احدیتِ حضرتِ ودود ہے ۔ عبدیت آپکی اضافی غیر حقیقی مُستعار ہے ؛

اور یہ مضمون تفسیرِ تجبیر و جامع کبیر و روح البیان وغیرہا مین نگارش ہے ؛ اور اسکی

تائید مزید دُررُ الغوّاص مین بھی آشکار ہے ؛ اور درج الدّرر البھیّہ فی

ایمان الاٰباء والامھات المصطفویّہ کے پینتالیسوین صفحہ مین وہ تعبیر پُر انوار

ہے ؛ کہ قال فی روح البیان والتجبیر والجامع الکبیر عن الامام الواسطی

وغیرہ من النحّاریر قدس اللہ سرّھم المنیران اللہ تعالٰی اسماؤہ و توالت نعماؤہ

قد اخبرنا بالاٰیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ؛ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا

یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصّلٰوۃ والسّلام ؛ وعلی اٰلہ

واصحابہ البررۃ الکرام ؛ عادیۃ واضافیّۃ لاحقیقیّۃ فظاھرہٗ مخلوق و

باطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاھرہٖ لان ظاھرہٗ من

عالم التقیید و باطنہ من عالم الاطلاق قال العارف الاجل الواصل

الاکمل سیدی عبد الوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی

درر الغواص لو اظھر ذرۃ من معجزاتہ التی ھی من خصائصہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی ھذہ الدنیا لتلاشت العالم باسرہ لانھا کلھا تجلیات لیس فیھا

رائحۃ الکون المقید فھی بریئۃ عن المثلیّۃ ولھا اطلاق وعدم الانقطاع

انتھی وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین فمن کان شائقا

من الصادقین فلیطالع ذالک بعین المنصفین واللہ یھدی بہ المتقین
یعنے حضرت امام واسطی رضی اللہ عنہ سے مسطور ہے ؛ اور دیگر حضرات محققین
سے بھی مذکور ہے ؛ کہ آگاہ کیا ہمکو حق تعالیٰ نے کہ ایسا عالی ہے رتبہ حبیب اللہ ؛
کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؛ یعنے جو تیرے دست حق پرست
پر ہوتے ہین مُرید ؛ تو تحقیق وہ اللہ تعالےٰ ہی کے مرید ہوتے ہین بے نقص و
مزید ؛ اور یہ اسلیئے کہ بشریتِ جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی عاریت
واضافی ہے ؛ حقیقی عند الفہام ؛ ظاہر آپکا مخلوق اور باطن آپکا حق تعالےٰ
ہے لاکلام ؛ لہذا جائز ہے آپکے باطن کو سجود ؛ اور ظاہر آپکا عبد ہے نہ زنہار
مسجود ؛ کیونکہ ظاہر آپکا عالم تقیید سے ہے ؛ اور باطن آپکا عالمِ اطلاق وحید سے
ہے ؛ یعنے یہ مقام عین الجمع متروکِ عبودیّت ہے ؛ باطنِ احدیت لائق مسجودیّت
ہے ؛ اور تمثیل اسکی مسطور نزد اہل درایات ہے ؛ کہ روشنائیے قلم عین روشنائیے
داوات ہے ؛ اور صفحۂ قرطاس پر بتوسط قلم وہی روشنائی بالبینات ہے ؛
روشنائیے داوات مین جو حروف بالاجمال موجود ہین ؛ وہی حروف بتوسط
قلم صفحات پر بالتفصیل ممدود ہین ؛ پس باطن روشنائیے قلم عین روشنائیے
داوات بالاجمال ہے ؛ اور ظاہر روشنائیے قلم صفحات پر لاریب بالتفصیلِ
کمال ہے ؛ داوات مفیضِ اوّل بے قال وقیل ہے ؛ قلم مستفیضِ اوّل مفیضِ
ثانی پر تجمیل ہے ؛ اور صفحات مستفیض ثانی مفیض ثالث پر موصوف ہین ؛ داوات
مقامِ اَلِفْ قلم بمقامِ بَا صفحات بمقامِ سائر حروف ہین ؛ یہ مسطور روز یکشنبہ
مثلِ اَلِفْ اور دوشنبہ مثلِ بَا اور سائر ایام مثلِ باقی ہر ایک حرف معروف

ہین ؛ لہذا آغازِ قرآن بائے بسم اللہ سے ہوا کہ وہین جمیع علوم باسمہ صنوفِ الوف
ہین ؛ اور لاریب یہی مقام رتبۂ قلم اقلام ہے ؛ کہ وہ متوسطِ احدیت و واحدیت
علی الدوام ہے ؛ یہی مقام جنابِ سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام ہے ؛ اور وہ
باطنِ احدیتِ ذاتیہ وحدتِ حضرتِ صفاتیہ لاکلام ہے ؛ لہذا اس آیت مین مقسم
بہ ہے یہی مضمون ؛ کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۞ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ
یعنے اے میرے حبیب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم قسم ہے ہمکو دوات کی
اور قسم ہے ہمکو قلم جامعِ جمیع صفات کی اور قسم ہے ہمکو تمام حروف مکتوبات کی دوات
سے مراد احدیتِ ذاتیہ ہے ؛ قلم سے مراد وحدتِ صفاتیہ ہے ؛ اور حروف سے
مراد واحدیتِ افعالیہ ہے ؛ حق تعالی نے اپنی ذات اور اپنے حبیب جامعِ جمیعِ
صفات اور جو کچھ دواتِ ذات اور قلم جامعِ صفات سے صفحاتِ ہستی پر ہوہو
نقوشات ان تینونکی قسم کھایا ؛ اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب کا اطمینان قلبی
فرمایا ؛ کہ ہرگز ہرگز نہین تو مجنون ؛ ساتھ نعیم مقیم ربِ قدیم کے اے ذی فنون
کیونکہ اجر تیرا دائم منت نہندہ ہے نہ ممنون ؛ یعنے ثواب تیرا دیدار پروردگار
ہے ؛ اور وہ دائم غیر منقطع بلا انکار ہے ؛ اور جبکہ قرآن حلیہ وعکس سید الانام کی
اور وہ قرآن صامت اور یہ قرآن ناطق نزدِ فہام ہے ؛ اور بعدِ الف بلاشک
حرفِ با کا مقام ہے ؛ اور با کے اول و آخر حرفِ الف لاکلام ہے ؛ تو آغازِ
قرآن بائے بسم اللہ سے باتفاق ائمہ اعلام ہے ؛ اور سائر اوصافِ حرفِ
با فرعِ حبیب علیہ الصلوۃ والسلام ہے ؛ لہذا یوم تولد جنابِ سید مختار
روز دوشنبہ ہے بلا انکار ؛ اور بسم اللہ تین اسمائے الٰہی کو شامل ہے ؛ ذات

وصفات وافعال اِن تینون مراتب کوحامل ہے ؛ اور اِن مراتب کا بیان ہے اَلِف لام میم ؛ اوراِن مراتب کی تفصیل ہے کتابِ قدیم ؛ ای عزیز واقف تمیز الم سے سین والناس تک جتنے علوم قرآن شریف مین موجود ہین ؛ وہ سب سورۂ فاتحہ مین لاریب معہود ہین ؛ اور یہہ علوم سورہ فاتحہ بسم اللہ مین معدود ہین ؛ اور جملہ علوم بسم اللہ بائے بسم اللہ مین بفضلِ ربّ ودود ہین ؛ کیونکہ با مقامِ جناب رسول کریم ہے ؛ جو صاحبِ خُلقِ عظیم ہے ؛ وہی اول وآخر ظاہر وباطن ازبسکہ علیم ہے ؛ اور نیز صلوۃ وسلام حضرتِ ربّ قدیم ہے ؛ لہذا یہ فرمان حضرت علی مرتضیٰ کہ اَنَا النُّقطَۃُ تَحتَ البَاء ؛ اور یہ مضمون اسرار التنزیل وروح البیان مین مسطور ہے ؛ تفسیر تحبیر وتحریر مین بھی مذکور ہے ؛

شعر

اَلِف لام بھی میم سہ حرف تام ‏— ولے در حقیقت یہ ہے ایک لام
مکان مین وہی تین بیشک عیان ‏— ولے تین ہین ایک در لامکان
کہ احدیت ووحدتِ جانِ جان ‏— سوم واحدیت نگر باجنان
صفتِ ذات وافعال سے بیگمان ‏— یہ جملہ عوالم ہوئے پُر عیان
یہی تین مراتب جو مذکور ہین ‏— تو وہ بسملہ مین بصد نور ہین
کہ اَللہُ رحمانٌ ثالث رحیم ‏— تو ہے انہین جملہ کتابِ قدیم
علومِ خدا جو کہ ہین بے حساب ‏— بکُتبِ سماوی واُمّ الکتاب
وہ ہین بسملہ مین بلا امترا ‏— جو ہین بسملہ مین وہ در حرفِ با
کہ با ہے مقامِ محمد مدام ‏— ہوا جیسے آغاز قرآن تمام
وہ لاریب ہے عکسِ خیر الانام ‏— وہ صامت یہ ناطق نہ اسمین کلام

الف سے نہ آغاز ہو وہ کتاب — کہ لا بد وہ حلیۂ رسالت مآب
علوم محمد جو ہین بے کنار — تو قرآن یک قطرہ اونسے شمار
نہ اونکو احاطہ کرین خاص و عام — وہ ادراک خلقت سے بیرون مدام
مگر حسب امداد رب الانام — کرین ورک اونسے خواص کرام

قال اللہ خالق الارض والسماء: ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء

الف چون احد ذات ہے بیگمان — یہ اول تعین مفیض نہان
وہ مایوم اثنین مثل صفات — یہ ثانی تعین بصد بینات
لہذا تولد ہوئے مصطفے — اوسی یوم اثنین مین اے فتا
بھی ظاہر نبوت کیا در انام — اوسی یوم اثنین مین لا کلام
ہوا لیل اثنین مین بھی عروج — مکان سے کیا لامکان مین ولوج
ہوا اونکو معراج بہر وصال — تو جانا نکاجان سے ہوا اتصال
ہوئے یوم اثنین احمد روان — بھی مکے سے لاریب ہجرت کنان
مدینے مین داخل ہوئے بالضرور — بھی اوس یوم اثنین مین با سرور
بھی اس دار دنیا سے دارالوصال — کیا یوم اثنین مین انتقال
یہ چھپے یوم اثنین ہین در نگار — جو اسرار اسجا وہ ہین بے شمار
تو اوس بائے بسمل سے ہے یہ عیان — کہ ہین بعد حق سید انس و جان
پڑھین بندگان جب کتاب خدا — تو ہوا اولا ذکر خیر الورا
وہی ذکر محبوب لیل و نہار — نہ اوسپر مقدم کوئی یادگار
کرے گر کوئی یاد رب الجبار — کرے شے یاد یک اوسکو پروردگار

فاذکرونی اذکرکم الایۃ

کرے ذکرِ احمد کوئی ایک بار | تو دہ بار وہ نزدِ حق یادگار

من صلی علیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا الحدیث

تو کیونکر مقدم نہ دس ایک پر | جو فرمانِ ایزد وہی خوبتر
جو مفعول مذکور ہو اسے یہان | تو ہو ذکرِ فاعل بھی اوسنے عیان
نہو ذکرِ فاعل جدا اے فہام | کبھی ذکرِ مفعول سے لاکلام

اذا ذکروا ذکر اللہ الحدیث لان ذکر المفعول یستلزم ذکر الفاعل ھکذا

فی الفتوحات الالہیۃ

چہ جائیکہ ذکرِ رسولِ کریم | حبیبِ خدا نورِ ذاتِ قدیم
جو ہین باطنِ احدیت لاکلام | ہوا جس سے پیدا خدائے انام
وہی جملہ خلقت سے مقصود ہین | خدا اونکا حامد وہ محمود ہین
خدا جنکی چاہے ہمیشہ رضا | رضائے محمد رضائے خدا
خدا ہے مُرید و محمد مراد | وہ ذاکر یہ مذکور باصد وداد
محبِّ محمد خدائے قدیم | وہ محبوب جو اہلِ خُلقِ عظیم
بھلا کیون نہ منظورِ حق اے فہام | کہ ہو ذکرِ احمد مقدم مدام
اوسے سب طرحسے بھی تقدیم ہو | وہ آذکار مین اہلِ تعظیم ہو
مقدم جو ہے ذکرِ خیر الورا | وہ مذکورِ ایزد وہ ذکرِ خدا
وہ ظاہر مین تقدیم خیر الورا | حقیقت مین تقدیم ربّ السما
وہ ابلیس تھا ساجدِ کردگار | کیا نورِ احمد سے اوسنے فرار

تو اوس پر ہوا طوقِ لعنت نثار
کہ وہ پیشوائے ہمہ اہلِ نار

کہ وہ عَین کو غین سمجھا ضرور
نہ ہرگز کیا فرق در نار و نور

ہوا وہ تکبر سے اہلِ غرور
تو نورِ نبی سے کیا پھر نفور

تو اوسکو نہ سجدہ کیا زینہار
کہ وہ نورِ ایزد دیہ از جنسِ نار

کہ ناری کو ناری سزاوار ہے
جو ناری وہ نوری سے بیزار ہے

جو ابنِ مغیرہ عدوِّ رسول
عدوانِ حسنینِ آلِ بتول

تو اون سب کا لابد وہی اعتقاد
جو تھا قلبِ ابلیس مین باعناد

کہ لاریب نورِ نبی عَین ہے
نہ ہرگز وہ نورِ خدا عین ہے

نہ نورِ قدیمی سے وہ نور ہے
وہ نورِ خدا سے بسے دور ہے

وہ لاریب نورِ خدا سے جدا
جدائی سے موصوف نورِ خدا

وہ چون نورِ سائر یکے نور ہے
بہر طور ایزد سے وہ دور ہے

نہ وہ احدیت سے ہوا آشکار
وہ مخلوق عاجز بسے خاکسار

وہ لابد بَشَر مثلِ ما بیگمان
یہی اصل ذاتِ بشر مُرسلان

تو مثلِ محمد کروڑون رسول
کرے ایک پل مین خدا اے فحول

وہ پیدا کرے مثلِ احمد ضرور
تو ممکن یہ لابد نہ اسمین فتور

ویا جملہ خلقت کو پروردگار
کرے مثلِ احمد نہان آشکار

ویا جملہ خلقت بامرِ خدا
چو ابلیس و دَجّال ہون برَملا

تو لاریب کچھ رونقِ کردگار
نہو بیش و کم اوس سے نزدِ یکبار

سماعیل کا ہے یہی اعتقاد
ہوئے متفق اِسپہ اہل عناد

غیوری وہی اعتقادِ لعین
کہ نورِ نبی کے وہ ہیں منکرین

رسالہ تقویۃ الایمان میں جو عبارت اعتقاد مذکور میں مسطور ہے وہ اہانت جناب رسول مقبول میں اظہارِ قدرت خدا مذکور ہے جو کار بہ فرمانِ نصِ قرآن حکمِ الٰہی سے امر محال ہے وہی تکذیبِ خدا اوسکے نزدیک امر ممکن بے قیل وقال ہے اور وہ عبارت یہ ہے کہ اوس شہنشاہ عالی جاہ کی یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی اور جن و فرشتے جبرائیل محمد صلعم کے برابر پیدا کر ڈالے اور جو سب لوگ پہلے پچھلے آدمی اور جن پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اوس مالک الملک کی سلطنت میں اونکے ہونے سے کچھ رونق ٹرہ نجاویگی اور جو سب لوگ ملکر شیطان اور دجال ہی سے ہو جاویں تو اوسکی کچھہ رونق گھٹ نجاویگی وہ ہر صورت میں ٹروں کا بڑا اور بادشاہوں کا بادشاہ ہی انتہی

جو ہے ردّ اوسکا بسندِ کبار
وہ نجم المبین میں مفصل نگار
ولے اوسے اندک یہاں پر عیاں
کہ ضمناً ہوا ہے یہاں پر بیان
سنو گوشِ دل سے ہو مفسدین
جہالت ضلالت سے اے منکرین
ازل سے ابد تک جو چاہا خدا
وہ ہے اوسپہ قادر بلا امترا
جو چاہا نہیں اوسنے اے ذی شعور
تو قدرت کا ہرگز نہ اوسکا ظہور

قال فی منہج الروض الازہر وغیرہ من زبر اولی البصران کل شیئ تعلقت بہ مشیۃ اللہ تعالیٰ تعلقت بہ قدرتہ والا فلا یقال انہ قادر علی المحال العدم
وقوعہ ولزوم الکذب انتہی

ارادے خدا کا تعلق جہاں
تو قدرت کا اوسپر تعلق عیاں

نہ جس امر کی خواہش کردگار / تو ہرگز نہ قدرت کا اوسپہ کار

تو اوسکا تعلق نہ جس جائے پر / تو اسکا نہووے بھی اوسپہ مقر

نہ کہہ اسطرح سے کہ ہے ذوالجلال / بھی قادر کرے جو وہ چاہے محال

نہووے محالات کا کچھ ظہور / ولے اوسکے ہو کذب لازم ضرور

اسیواسطے شے پہ وارد قدیر / کلام خدا میں ہوا اے خبیر

قال اللہ فی کتابہ المنیرات ان اللہ علی کل شیئ قدیر قال فی التجدید وانوار التنزیل والجامع الکبیر والتاصیل ان الشیئ مھما یجی المشئی ای مشئی وجودہ فما شاء اللہ وجودہ فھو موجود والقادر ھو الذی ان شاء فعل وان لم یشا لم یفعل والقدیر الفعال لما شاء علی ما شاء واشتقاق القدرۃ من القدر لان القادر یوقع الفعل علی مقدار ما تقتضیہ مشیتہ وقوتہ انتھی ملخصا قال فی الجلالین ان اللہ علی کل شیئ ای شاءہ قدیر قال فی الارشاد ومعنی القدرۃ علی المعدوم حال عدمہ انہ ان شاء ایجادہ اوجدہ وان لم یشا ایجادہ لم یوجدہ انتھی

یہان معنا شیئے کا مفعول ہے / یہی معنا معہود و مقبول ہے

جو چاہا خدا نے کہ موجود ہو / وہ موجود ہووے بلا گفتگو

نہیں جسکو چاہا کہ موجود ہو / نہ موجود ہوگا وہ اے نیک خو

ہوئی خواہش خالق کردگار / کہ یہ امر اسطور ہو آشکار

تو اوسپر وہ قادر نہ اسمیں کلام / نہ قدرت کا بے مشیۃ اللہ مقام

کہ ہر طور قادر خدا ہے انام / وہ موصوف دونو صفت سے مدام

کہ قادر وہ ایجاد پر بے فتور / نہ ایجاد پر بھی وہ قادر ضرور

ثبوتی و سلبی صفت سے خدا	ہمیشہ وہ موصوف بے امترا
ازل مین جو تھی مشیت کردگار	تو ہے اوسپہ قدرت کا سب کاربار
ازل مین جو چاہا خدائے جہان	وہی اب وہ چاہے وہی ہو عیان
تغیر نہین اوسمین ہرگز روا	کہ ہے وہ قدیمی صفت اے فتا
قدیمی مین تبدیل جائز نہین	کہ خاصہ وہ حادث کا ہے بالیقین
ازل مین نہین جسکو چاہا خدا	تو ہرگز نہ چاہیگا اوسکو سدا
کہ یک طور پر خواہش کردگار	تغیر کا ہرگز نہین اوسمین کار
نہین جسکو چاہا وہ سب ممتنع	نہ موجود ہو وہ نہو مستمع
اسیطور فرمان خیر الانام	علیہ صلوۃ خدا و سلام

ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن الحادث

کہ چاہا خدانے جو روز ازل	وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل
جو چاہا نہین اوسنے ہرگز نہو	محالات سے ہے وہ بے گفتگو

قال فی التحبیر و الجامع الکبیر اجتمعت الامه واتفق علیه اهل السنه علی ان القدرة لا تتعلق بالمحال اصلاً لان تعلقها بالمحال محال فلهذا لا یکفر من قال ان الله لا یقدر علی اخراجها عن ملکه لان اخراجه الی ما لا یتعلق بملک الباری محال وقد اتفقوا علی ان القدرة لا تتعلق بالمحال اصلاً فالکفر تعلقه بالمحال محال انتهی + ص

یہ تفسیر تحبیر مین ہے نگار	سبھی دیگر کتب مین یہی آشکار
کہ ہین متفق اسپہ جملہ کبار	جو ہین اہل سنت سعادت شعار

کہ قدرت خدا کا تعلق نہیں
کہ لاریب ہے وہ تعلق محال
مُعلّق کرے قدرتِ کردگار
تو عجزِ خدا اوسّے ظاہر ہو
تو ہووے نہ موجود وہ زینہار
کہے گر کوئی خالقِ ذوالجلال
کہ خارج کرے مجکو از مُلکِ خویش
تو کیا حکم اوسپر زِ شرعِ مبین
تو لاریب اسکا یہی ہے جواب
کہ ہرگز نہیں کفر کی وہ مقال
جو اِخراجِ شخصے مُعلّق عیان
تو ہے وہ محالات سے بالضرور
نہیں مُلکِ ایزد سوا زینہار
تو کس جا پہ اوسکو نکالے خدا
وہی مالکِ مُلک با ملکِ تام
کہ اِخراجِ شخصے بمُلکِ دگر
تو اوسّے نہ عجزِ خدا آشکار
کہ لائق نہیں مُلک با عجز نام
تو عاجز ہوا مُلک اِسجا ضرور

محالات سے نزدِ اہلِ یقین
تو ہووے نہ ثابت وہ درجملہ حال
محالات پر گر کوئی ہوشیار
کہے یہ وہ محالات اے نیک خو
وہ ہے مُمتنع نزدِ جملہ کبار
وہ قادر نہیں اِسپہ ای ذی کمال
نکالے مجھے اوسّے باد ر دور ریش
وہ مومن رہا یاکہ از کافرین
جوابِ مُصنّف ہے پُرصواب
کہ موجود ہووے نہ ہرگز محال
بغیرِ جہانِ خدا سے جہان
تو کیونکہ محالات کا ہو ظہور
کوئی مُلکِ غیرِ خدا آشکار
کہ ہر جائے مُلکِ خدا ہر ملا
تو صادق یہی قول نزدِ فہام
محالات سے ہے نہ ممکن بشر
نہو منتفی قدرتِ کردگار
کہ ہو ملکِ غیرِ خدائے انام
نہیں عجز قدرت خدا کا ظہور۔

خیوری جو علمِ خدا مین آنام
نہ وہ مثلِ احمد کے لائق مدام

نہین مثلیت کی جو قدرت مدام ‏ کسی مین کسی طور اے نیکنام
تو مثلِ محمد نہ امکان سے ہے ‏ یہی قول فرمانِ قرآن ہے
جو امکانِ منکر وہ خسران ہے ‏ وہ خسران سے اہلِ نیران ہے
وہ ابنِ مغیرہ یہی شان ہے ‏ کہ ولد الزّنا اہلِ خذلان ہے
جو ہے قولِ منکر وہ ہذیان ہے ‏ کڑوڑون کا امکان بہتان ہے
یہ لاریب خاتم کی برہان ہے ‏ یہ نصِّ جلی حکمِ فرقان ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا الآیۃ

محمد کسی کا نہ ہرگز پدر ‏ رجالِ امم سے جو اہلِ بصر
ولیکن وہ لابد ابو الاصفیا ‏ رسولِ رسل خاتم الانبیا
نہو بعد اوسکے نبی زینہار ‏ کبھی از سرِ نو کوئی از کبار
یہ لابد محالات سے صاف صاف ‏ کہ عہدِ خدا مین کبھی ہو خلاف
کیا عہد ایزد نے جس طور پر ‏ اوسی طور ظاہر کرے بے خطر
جو فرمودۂ حق وہ پرنور ہے ‏ کتابِ خدا سے جو مسطور ہے
کہ تینے کیا تجکو اے مصطفا ‏ رسولِ رسل خاتم الانبیا
نہو بعد تیرے نبی زینہار ‏ ازل مین یہی خواہشِ کردگار
تو ہی ایک ہے خاتم الانبیا ‏ ازل سے ابد تک بلا امترا

ازل مین نہ خواہش ہوئی آشکار　　کہ خاتم دگر ہو کوئی ازکبار
تو کیونکر کرے از سرِ نو خدا　　کسیکو نبی تا بروزِ جزا
چہ جائیکہ ہو مثلِ خاتم عیان　　نظیرِ محمدؐ کوئی در جہان
کہ ہو کذب لازم خدا پر ضرور　　کہ ہے نقص وعدیکا اوسمین ظہور
نہ شئیے پہ قدرت وہان شُبکار　　تو مثلِ محمدؐ نہو زینہار
کہ یہ ممتنع ہے بامرِ خدا　　نہ موجود گا ہے وہ ہو در ورا
تو ثابت ہوا اوسنے اے نیکدان　　تہو از سرِ نو نبی اب عیان
کہے گر کوئی اوسکا امکان ہے　　تو ہرگز نہ وہ اہلِ ایمان ہے
وہ مرتد از اہلِ نیران ہے　　کہ منکر وہ از نصِّ فُرقان ہے
احادیث مین جو کہ فرمان ہے　　تو اوسّے وہ منکر جو شیطان ہے
جو اجماعِ اُمّت سے ایقان ہے　　تو اوسّے وہ سرکش بہران ہے
قیاسِ جلی سے جو تبیان ہے　　تو وہ اوسّے بھی اہلِ طُغیان ہے
جو خاتم سے وہ اہلِ کُفران ہے　　تو دارین مین اہلِ خُسران ہے
ختم اوسکے دلپر زدیّان ہے　　تو کب اوسکو خاتم پہ ایمان ہے

خیوری جو وہ اہلِ خُذلان ہے
تو دائم وہ در دارِ نیران ہے

قال الامام الاجل والھمام ابو الفضل فی کتابہ المعتمد فی بیان المعتقد بیکفر من قال بامکان نبی یکون بعدہٗ صلی اللہ علیہ وسلم وفصّل الایمان بخاتم النبیین وحقق معنی ختم النبوۃ واطال البحث وقال رحمہ اللہ ھذہٖ المسئلۃ مبیّنۃ بین الاسلامیین

لا یحتاج الی کشف وبیان واما هذا المقدار الذی ذکرت فللمخافة ان یوقع زندیق
جاهلاً فی الشبهة وکثیرا ما یخدعون بان الله علی کل شیءٍ قدیر والجواب
ان القدرة لاینکرها احد ولکن لما اخبر الله سبحانه وتعالی عن شیءٍ ان یکون کذا
او لایکون فلا یکون الا کما اخبر والله سبحانه اخبرنا بانه لایکون بعد نبینا صلی الله
علیه وسلم نبی آخر وهذا لاینکره الا من لایعتقد نبوته صلی الله علیه وسلم لانه ان کان مصدقا بنبوته
صادقا فی کل ما اخبر به صلی الله علیه وسلم اذ الحجج التی ثبتت بها نبوته صلی الله علیه وسلم بطریق التواتر ثبت بها ایضا
انه خاتم الانبیاء فی زمانه وبعده الی یوم القیامة فلا یکون الاستثناء قطعاً فمن
شك فیه یکون شاکا فیها ایضاً کمن یقول انه کان نبی بعده او یکون او هو موجود
وکذا من قال یمکن ان یکون فهو کافر هذا شرط صحة الایمان بخاتم الانبیاء سیدنا
محمد صلی الله علیه وآله وسلم انتهی قال فی بحر الکلام قال اهل السنة والجماعة
لا نبی بعد نبینا علیه الصلوة والسلام لقوله تعالی ولکن رسول الله وخاتم النبیین و
لقوله علیه الصلوة والسلام لا نبی بعدی ومن قال بامکان نبی بعد نبینا صلی الله
علیه وسلم یکفر لانه انکر النص وکذلك لو شك فیه لان الحجة قد تبین
الحق من الباطل ومن ادعی النبوة بعد سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فلا یکون
دعواه الا باطلاً انتهی قال العلامة الجامی قدس الله سره السامی فی شرح الفصوص
لا نبی بعد نبینا محمد صلی الله علیه وسلم مشرعا او مشرعا له والاول هو الاتی
بالاحکام الشرعیة من غیر متابعة لنبی آخر قبله کموسی وعیسی علیهما السلام والثانی
هو المتبع لما شرعه النبی المتقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلهم کانوا داعین الی
شریعة سیدنا موسی علیه السلام فالنبوة والرسالة منقطعتان عن هذا الموطن

بالرسول الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبق الا النبوۃ اللغویۃ التی ھی الانباء
عن الحق واسمائہ وصفاتہ واسرار الملکوت والجبروت وعجائب الغیب ویقال
لھا الولایۃ وھی الجھۃ التی تلی الحق کما ان النبوۃ الشرعیۃ تلی الخلق فالولایۃ
باقیۃ دائمۃ الی قیام الساعۃ انتھی قال فی ھدیۃ المھدیین واما الایمان بسیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لازم بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل
فاذا آمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء والرسل لانسخ لدینہ الی
یوم القیامۃ لایکون مومنا وقال فی الاشباہ فی کتاب السیر اذا لم یعرف ان سیدنا
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمومن لانہ من الضروریات قال فی
تحفۃ المحتاج شرح المنھاج فی کتاب الردۃ او کذب رسولا اونبیا اونقصہ بای
منقص وان کان صغیرا او جوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
فھو مرتد وسیدنا عیسی علیہ السلام نبی قبل فلا یرد انتھی قال فی المعتمد فی المعتقد
حصول النبوۃ بالکسب کفر وھذا ھو مذھب الملحدین من مذاھب الفلاسفۃ المضلین
قال العلامۃ والحبر الفھامۃ عبد الغنی النابلسی فی شرح الفرائد رضی اللہ عنہ بحسن العقائد
وفساد مذھبھم غنی عن البیان بشھادۃ العیان کیف وھو یؤدی الی تجویز
نبی مع نبینا علیہ الصلوۃ والسلام او بعدہ وذلک یستلزم تکذیب القرآن لانہ
قد نص علی ان نبینا خاتم النبیین وھو آخر المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ والہ اجمعین
قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی آخر کتابہ الاقتصاد ان الامۃ قد فھمت
من لفظ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ومن قرائن احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قد افھم عدم نبی ورسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص

ومن اوّله بتخصيص النبيين اولى العزم من الرسل ونحو هذا فكلامه من انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذي اجمعت الامة على انه غير مؤوّل ولا مخصوص انتهى قال القاضي عياض رحمه الله الفياض في كتابه الشفاء وكذلك من ادعى انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة او انه في حال اليقظة يصعد الى السماء ويدخل الجنة ويأكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر عن نفسه الشريفة انه خاتم النبيين لا نبي بعده واخبر الله تعالى عنه انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة اي رسالة جامعة للناس وقد اجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره لعدم صارف عنه وان مفهوم المراد به هو المقصود منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر الطوائف المذكورة كلها قطعا اجماعا قال في روح البيان تنبأ رجل في زمن الامام ابي حنيفة النعمان بلغه الله في اعلى غرف الجنان وقال امهلوني حتى اجيء بالعلامات فقال الامام الاعظم رحمه الله الاكرم من طلب منه علامة فقد كفر لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين ولقوله عليه الصلوة والسلام لا نبي بعدي انتهى قال في نسيم الرياض كل من طلب المعجزة من مدعي النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم فقد كفر لانه يطلب منه بمجوز الصدق مع استحالة المعلومة من الدين ضرورة قال العلامة الازهري رحمه الله الولي في شرح الجوهرة ان عدم تعلق القدرة بالمستحيل والواجبات انما هو لعدم قابليتهما فلا يلزم على عدم تعلقها بذلك قصور فالقصور انما يكون لو جاء العجز من ناحية القدرة

بان یکون الشئ مما یتعلق بہ ولم یتعلق بہ واما اذا کان عدم تعلقہا
بشئ لکونہ خارجا عن جنس المقدور فلیس فی عدم تعلقہا بہ قصور البتۃ بل تعلقہا
بہ یؤدی الی قصورہا بل الی اعدامہا البتۃ ولھذا لما سئل العلامۃ الشبراملسی
رحمہ اللہ عن رجل قال ان اللہ تعالی لا یقدر علی اخراجی عن ملکہ ھل یکفر
بذالک ام لا فاجاب بانہ لا یکفر بذالک لان اخراجہ عن ملکہ یستدعی ان یخرج
من ملکہ الی ما لا یتعلق بہ ملک الباری تعالی شانہ وھو محال والقدرۃ لا تتعلق بالمحال
اصلا انتہی فان قیل ان قولہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام
لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا یفید جواز الاستنباء وامکانہ بعد خاتم النبیین
صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیھم اجمعین والمتحقق ختم النبوۃ علی الاطلاق
مسدود بابہا بالوفاق من حیث ان لا یطلق اسم النبی مستجدا علی احد
لا من جہۃ النسخ ولا من الاتباع الی ابد قلنا بحول اللہ العلام ومنہ الاھتداء
الی المرام ؛ ان الشرطیۃ لا تستلزم وقوع المقدم عند الفہام ؛ بل تصدق
مع استحالۃ مضمون الکلام ؛ وایضا یجوز تعلیق المحال بالمحال ؛ وھذا جلی
لیس فیہ من الاشکال ؛ اذ بقاء سیدنا ابراھیم ؛ بعد انتقالہ علیہ الصلوۃ
والتسلیم ؛ الی دار الخلد بعنایۃ التعظیم ؛ محال عند ذی العقل السلیم ؛ وکذا
کون النبی بعد نبینا الکریم ؛ محال عند المومن الموقن الفہیم ؛ فکان ذلک
تعلیق المحال بالمحال ؛ فلا اعتراض لاھل الرفض والاعتزال ؛ وما احسن قول
حسان بن ثابت فی المرثیۃ لابراھیم ؛ قرۃ عین النبی علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛

مضی ابنک محمود العواقب لم یشب	بعیب ولم یذمم بقول ولا فعل

سرای انہ ان عاش ساواک فی العلا	فاترانِ تبقی وحیداً بلا مثلِ

یعنے کتاب معتمد فی بیان المعتقدین مسئلہ ختم نبوت کا مفصلاً مسطور ہے۔ اور ایمان لانا خاتم الانبیا پر بخوبی وہان مذکور ہے ؛ پھر فرمایا کہ الحمد للہ یہ مسئلہ محتاج نہین طرف کشف وبیان کے ؛ کیونکہ وہ نہایت روشن وہویدا ہے نزدیک اہلِ ایمان کے ؛ ولیکن یہ خوف ہے کہ مبادا کسی جاہل کو شبہہ مین ڈالے کوئی زندیق ؛ لہذا اندک مقدار بیان کرتے ہین ہم کہ اوس سے حاصل ہو کمالِ تصدیق ؛ پس جان تو کہ بعدِ خاتم الانبیا از سر نو نبی ہونیکا اِمکان نہین ؛ اور جو ممکن کہے وہ مرتد اہلِ ایمان نہین ؛ اور بہت وقت فریب دیتے ہین بے علم کو اربابِ شر وفیر ؛ اِس آیت سے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ اور اسطور اوس آیت کا معنی اپنے وہم زعم سے بناتے ہین ؛ عوام الناس کو گمراہ بنانے کے لیئے سناتے ہین ؛ کہ تحقیق ہر چیز پر قادر ہے جنابِ پروردگار ؛ پس اگر بعدِ خاتم الانبیا کسیکو نبی کرے تو اوسکو ہے سزاوار ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے کہ اوسکی قدرتکا کسیکو ہرگز نہین انکار ؛ ولیکن جب حق تعالٰی نے آگاہ کیا کہ یہ امر اسطور ہوگا آشکار ؛ یا یہ امر کسیطور کسی وقت ظہور مین آویگا زینہار ؛ تو نہوگا وہ امر مگر جسطور کہ حق تعالٰی نے ہمکو کیا خبردار ؛ اور آگاہ کیا ہے ہمکو حق تعالٰی نے بصد اہتمام ؛ کہ بعدِ خاتم الانبیا نہوگا کوئی نبی الی یوم القیام ؛ اور نہ منکر ہوگا اوس امر کا ہرگز کوئی طغام ؛ مگر کہ جو شخص منکرِ نبوتِ رسولکریم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ کیونکہ اگر نبوتِ رسولِ مقبول کی ہوتی اوسکو تصدیق ؛ تو البتہ سچا جانتا وہ تمام احادیث نبویہ کو باتحقیق ؛

کیونکہ جن دلیلون سے ثابت ہوئی ہے نبوت رسولِ مقبول کی اوتنے انکار
تو اونہیں دلیلون سے ثابت ہے خاتم الانبیا ہونا اونکا تار و نہ شمار ؀
پس از سرِ نو نبی نہوگا کوئی شخص عند اولی الابصار ؀ تو جس شخص کو رسولِ مقبول
کے خاتم الانبیا ہونے مین ہوا کچھ امترا ؀ تو اوسکو اونکی نبوت مین بھی شک
ہوگا علیہ الصلوۃ والثنا ؀ جیسا کہ کہے کوئی شخص اہلِ شک و زور ؀ کہ بعدِ
خاتم الانبیا ممکن ہے از سرِ نو نبی کا ظہور ؀ یا اونکے بعد نبی ہوا ہے یا ہوگا یا
موجود ہے بلا فتور ؀ تو سب صورتون مین وہ شخص کافر ہوا بالضرور ؀ او
اعتقاد عدم امکان ہونے نبی کا بعد خاتم انبیائے کرام کے ؀ شرط ہے صحت
ایمان لانے کی ساتھ خاتم انبیائے عظام کے ؀ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ؀
وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ؀ اور بحر الکلام مین یہ مرام خوش عنوان ہے ؀
کہ حضرات اہلِ سنت و جماعت کا ایسا فرمان ہے ؀ کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی
نہوگا نہ ہینہار ؀ کیونکہ اسطور ہے فرمانِ پروردگار ؀ قرآن شریف فرقانِ
منیف مین بالیقین ؀ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؀ اور لا نبی بعدی حدیث
جناب سید المرسلین ؀ صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ؀ اور جو شخص کہے کہ ممکن
ہے نبی ہونا بعد خاتم الانبیا ؀ تو بیشک وہ کافر ہے نزد ہمہ ائمہ اصفیا ؀ کیونکہ
نصِ جلی سے کیا اوسنے انکار ؀ اور اگر شاکی ہوا وسمین تو وہی حکم اوسپر ہے آشکار
کیونکہ دلیل جمیل نے ظاہر کیا ہے لاریب ؀ حقِ حقیق کو باطل سے بلا عیب ؀
اور جو شخص دعوی کرے نبوت کا بعد خاتم الانبیا ؀ تو بیشک وہ باطل و عاطل
ہے نزدِ ہمہ امامانِ اتقیا ؀ اور مولانا جامی قدس اللہ سرہ السامی السنا

فرماتے ہین ؛ شرح فصوص الحکم مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ بعد سیدنا
خاتم الانبیائے کبار ؛ از سر نو نبی نہو گا زنہار ؛ نہ صاحب شریعت بہیہ نہ
تابع شریعت سنیہ جیسا کہ سیدنا موسیٰ پر شرع مبین ؛ اور اکثر انبیائے
بنی اسرائیل اونکے تابعین ؛ پس وجود پر جود خاتم الانبیا سے علیہ الصلوٰۃ
والسّلام ؛ نبوت و رسالت منقطع ہوئی الی یوم القیام ؛ اور نہ باقی رہی
مگر نبوت لغویہ علی الدوام ؛ اور وہ آگاہ کرنا ہے خدایتعالیٰ کے اسرار اسما و
صفات سے ؛ اور اسرار ملکوت و جبروت و عجائب مغیبات سے ؛ اور
حضرات علما اوسکو کہتے ہین ولایت عظیمہ ؛ خدایتعالیٰ سے متصل ہے
وہ جہت فخیمہ ؛ جیسا کہ خلقت سے متصل ہوتی ہے جہت نبوت کریمہ ؛
یعنی صاحب ولایت کا اکثر اوقات خدا سے موصول ہے ؛ اور صاحب
نبوت اکثر اوقات خلقت سے مشغول ہے ؛ وہ مشاہدہ انوار و اسرار
صفات الٰہی سے حظ بردار ہے ؛ اور یہ تعلیم و تکریم احکام رب الانام
سے سرشار ہے ؛ پس ولایت ہمیشہ باقی تا روز شمار ہے ؛ اور کتاب
ہدیۃ المہدیین مین مسطور ہے ؛ کہ ایمان لانا سید الانبیا پر سطور
لازم بالضرور ہے ؛ کہ وہ رسول ہمارے ہین در جمیع احوال ؛ اور
خاتم الانبیا والرسل ہین بے قیل و قال ؛ پس اگر کوئی شخص ایمان لاوے
کہ وہ رسول ہمارے ہین علی الدوام ؛ اور نہ ایمان لاوے کہ وہ خاتم
الانبیا والرسل ہین لاکلام ؛ غیر منسوخ ہے اونکا دین متین الی یوم القیام
تو وہ شخص مومن نہین زنہار ؛ کہ خاتم الانبیا سے اوسکو ہے انکار ؛

اشباہ والنظائر مین مذکور ہے ÷ کتاب التیسیر مین مسطور ہے ÷ کہ جناب
رسولِ مقبول کو جبتک نہ پہچانے خاتم الانبیا ÷ تو وہ ہرگز مومن نہین
نزد ہمہ ائمۂ اتقیا ÷ کیونکہ وہ معرفت ضروریات سے ہے بلا امترا ÷ علیہ
اطیب الصلوۃ والثنا ÷ اور تحفۃ المحتاج شرح المنہاج مین مسطور ہے ÷
کتاب الردۃ مین ایسا بیان مذکور ہے ÷ کہ کوئی شخص رسول یا نبی کو
جھٹلاوے ÷ یا کسی طور سے اونکو کچھ نقص و عیب لگاوے ÷ اگرچہ وہ عیب صغیر ہو ÷ مگر اوس سے اونکی
تحقیر ہو ÷ یا ممکن جانے نبی ہونا بعد خاتم الانبیاء الکرام ÷ علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام
تو وہ لاریب مرتد ہے نزد ہمہ امامانِ اسلام ÷ اور حضرت عیسے نبی پہلے ہین بے قیل و قال
پس وہکے آنیسے وارد نہین کچھ اشکال ÷ کتاب معتمد مین مرقوم ہے ÷ وغیرہ کتب سے
بھی مفصلاً معلوم ہے ÷ کہ اعتقاد حاصل ہونے نبوت کا اے امین ÷ بطور کسب و
عبادت و ریاضت سے کفر ہے بالیقین ÷ اور یہ وہی ہے بد مذہب ملحدین ÷
اسی مذہب پر قائم ہین فلاسفۂ مضلین ÷ علامہ عبد الغنی نابلسی رحمہ اللہ فرماتے
ہین ÷ شرح فرائد مین اوسکو اسطور سے لاتے ہین ÷ کہ مذہب فلاسفہ کا رد و
بطلان ÷ ہرگز نہین محتاج بیان ÷ باطل کرتی ہے اوسکو شہادت عیان ÷ کیونکہ
باطل ہو وہ نزد اہل ایمان ÷ کہ اوس سے حاصل ہوتا ہے نبی ہونیکا امکان ÷
ہمراہ خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے ÷ اور بعد خاتم سید مرسلین عظام
کے ÷ اور وہ مستلزم تکذیب قرآن ہے ÷ جھٹلانا کلام اللہ کا اوس سے عیان
ہے ÷ کیونکہ قرآن شریف سے خوب ظاہر ہے بالیقین ÷ کہ لاریب نبی ہمارے
ہین خاتم النبیین ÷ اور بیشک وہی ہین آخر المرسلین ÷ صلی اللہ وسلم علیہ

وآلہ الطاہرین ؁ اور حضرت امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العالی ایسا فرماتے ہین ؁
اپنی کتاب اقتصاد کے آخر مین اسکو لاتے ہین ؁ کہ تحقیق امت نے سمجھا ہے
لفظ اس آیت سے اسے امین ؁ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؁ اور قرائن
رسول مقبول سے بھی یہ امر ہے عیان ؁ کہ تحقیق سمجھایا ہے اونہون نے اپنی
امت کو بصد برہان ؁ کہ بعد اونکے نبی اور رسول ہرگز ہرگز نہوگا تا آخر زمان ؁
اور لفظ آیت مذکورہ مین کسی طور سے نہین تاویل ؁ اور نہ اوسمین کسی وجہ سے
کچھ تخصیص ہے نزد نبیل ؁ اور جو شخص لفظ آیت مسطورہ کی تاویل کرے آشکار ؁
کہ مراد اوس سے خاتم اولی العزم ہے نہ خاتم ہمہ انبیائے نامدار ؁ یا مانند اوسکے کرے
وہ کچھ تخصیص عیان ؁ تو وہ کلام اوسکی ہے سراسر ہذیان ؁ اقسام بیہودگی
سے ہے وہ طغیان ؁ پس کوئی امر مانع نہین اوسکی تکفیر کو ؁ کہ وہ چاہتا ہے
خاتم الانبیا کی تحقیر کو ؁ کیونکہ جھوٹھا جانا اوسنے اوس کلام الٰہی کو جو بالاسے
منصوص ؁ اور اوسپر تمام امت نے اجماع کیا کہ وہ ہے غیر موول وغیر مخصوص ؁
شفائے قاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض مین مسطور ہے ؁ کہ جو شخص دعوی
کرے کہ وحی اوسکی طرف مذکور ہے ؁ اگرچہ دعوی نبوت کا نہ کرے زنہار ؁ یا
کہے کہ حالت بیداری مین آسمان پر جاتا ہون مین بلا انکار ؁ جنت مین داخل
ہوکر کھاتا ہون مین وہان کے اثمار ؁ اور معانقہ کرتا ہون مین حور العین سے
باختیار ؁ تو ان سب صورتون مین وہ مدعیان ہین کفار ؁ کیونکہ جو کچھ
فرمایا جناب مستطاب سید مختار ؁ کہ مین خاتم الانبیا ہون بعد میرے
نبی نہین زنہار ؁ تو اسکو اونہون نے جھوٹھ جانا عند اولی الابصار ؁ اور

حجبو ٹھاجانا اونہون نے فرمانِ پروردگار ٭ اور وہ یہ ہے نصِّ کتاب مبین ٭ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین ٭ اور رسالت آپکی عامہ و تامہ ہے الیٰ یوم الدین ٭ اور تمام اُمّت نے کیا ہے اجتماع ٭ کسی اہلِ سُنّت وجماعت کا اوسمین نہین نزاع ٭ کہ آیتِ مذکورہ سے ظاہری معنی مراد ہے ٭ کسیطور اوسمین نہین کچھ فساد ہے ٭ وہی معنی اوس سے مقصود ہے ٭ کوئی مانع اوس سے نہین وہی معہود ہے ٭ نہ کچھ تاویل کا اوسمین مقام ہے ٭ نہ کچھ تخصیص کسی کی وسے مرام ہے ٭ پس نہین شک اسمین زنہار ٭ کہ تمام گروہ مذکورہ ہین کفار ٭ اسی پر ہے اجماع ائمہ کبار ٭ تفسیر روح البیان مین مسطور ہے ٭ وغیرہ کتبِ معتبرہ مین بھی مذکور ہے ٭ کہ ایک شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا عیان ٭ بیچ زمانہ امام اعظم کے علیہ الرضوان ٭ اور کہا اوسنے مہلت دو مجکو تاکہ علاماتِ نبوت کرون مین آشکار ٭ پس فرمایا امام اعظم نے کہ جو شخص اوس سے علامت کا ہو طلبگار ٭ تو لاریب وہ کافر ہوا نزدِ ہمہ ائمہ کبار ٭ کہ اونکے نزدیک بعد خاتم انبیائے کرام ٭ ہونا نبی کا از سرِ نو ممکن ہوا لاکلام ٭ اور ہونا نبی کا بعد اونکے تا یوم القیام ٭ غیر ممکن ممتنع الوجود ہے عند الفہام ٭ حسبِ وعدۂ خدائے ملکِ علام ٭ کہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حسبِ فرمودۂ جناب سیّد المرسلین ٭ کہ لانبی بعدی الیٰ یوم الدین ٭ اور ایسا ہی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض مین مسطور ہے ٭ کہ مدعی نبوت سے طالبِ معجزہ کا فر بالضرور ہے ٭ کیونکہ بعد خاتم الانبیائے ذوی الکمال ٭ ہونا نبی کا از سرِ نو ہے محال ٭ اور یہ امر دین سے معلوم ہے بے قیل و قال ٭ اور طالبِ معجزہ اوس سے ہوا ہے طلبگار ٭ اوس

چیز کا کہ جسسے صدق اوسکا ہو آشکار ؛ اور ظہور صدق مذکور امر محال ہے
بلا انکار ؛ پس راست نہ جانا اوسنے فرمودۂ پروردگار ؛ تو لاریب وہ کافر ہوا
عند اولی الابصار ؛ اور علامہ ازہری رحمہ اللہ الولی ایسا فرماتے ہین ؛ شرح
جوہرۃ التوحید مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ عدم تعلق قدرتِ پروردگار ؛ ساتھ
امر محال و واجبات کے اے ہوشیار ؛ بسبب عدم قابلیت اون دونو کے ہے
برملا ؛ نہ یہ کہ قدرت الٰہی مین عجز ہے عند اولی النہٰی ؛ پس عدم تعلق
قدرت سے ساتھ محال و واجب کے اے ذی شعور ؛ نہ لازم ہوگا قدرت پر
ہرگز ہرگز کچھ قصور ؛ کیونکہ قدرت کی طرف سے نہین ہوا عجز کا ظہور ؛
ہان اگر ممکن ہوتا ہونا کسی چیز کا کہ نہوتی وہ محال ؛ تو البتہ عجز قدرت کا
لازم آتا ہے قیل و قال ؛ ولیکن جب عدم تعلق قدرت کا کسی چیز سے اسلئے
ہو آشکار ؛ کہ وہ چیز غیر ممکن جنس مقدور سے ہنوز نہار ؛ تو عدم تعلق قدرت
مین ساتھ اوس چیز کے ہرگز نہین قصور ؛ بلکہ تعلق قدرت سے ساتھ اوس چیز کے
حاصل ہوگا از بسکہ فتور ؛ اور اسیلئے عدم تکفیر پر فتویٰ دیا علامہ شبراملسی نے
رحمہ اللہ الغفور ؛ جب اوسے سوال کیا گیا اوس مسئلہ مین جو بالا ہے
مذکور ؛ کہ ایک شخص نے کہا حق تعالیٰ قادر نہین میرے اخراج پر اپنے
ملک سے بالضرور ؛ کیونکہ خارج کرنا اوسکو ملک خدا سے یہی چاہتا ہے
لا کلام ؛ کہ خارج کرے اوسکو اوس ملک مین کہ جسکو ملک خدا سے تعلق نہین
علی الدوام ؛ اور یہ امر محال ہے اور قدرت متعلق نہین ہوتی محال سے
عند العظام ؛ پس یہان عجز ملک غیر باری ثابت ہے نہ عجز قدرت

خدائے علام ✝ پس کافر ہوا وہ قائل مذکور نزدِ ہمہ علمائے اعلام ✝ اور اگر کہا جائے کہ یہ فرمانِ جناب رسول اکرم ✝ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ✝ کہ لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً یعنے اگر زندہ رہتا ابراہیم ✝ تو البتہ ہوتا صدیق و نبی کریم ✝ مفید جوازِ امکان نبی ہے بعد خاتم الانبیا ✝ علیہ اطیب الصلوۃ و ازکی الثنا ✝ اور ختم نبوت ثابت علی الاطلاق ہے ✝ اور بابِ نبوت مسدود بالوفاق ہے ✝ کہ اسم نبی از سرِ نو نہ کہا جاوے کسی پہ زنہار ✝ نہ صاحبِ شریعت ہونہ تابع شریعت تا روزِ شمار ✝ تو اسکا جواب یہ ہے بالاجمال ✝ کہ یہ تعلیق المحال ہے بالمحال ✝ پس یہاں کسی طور ہرگز نہیں اشکال ✝ یعنے بقائے سیدنا ابراہیم بعدِ انتقالِ جنابِ رسول کریم ✝ علیہ الصلوۃ والتسلیم ✝ امر محال ہے نزدِ صاحبِ عقلِ سلیم ✝ اور ایسا ہی ہونا نبی کا بعدِ صاحبِ خُلقِ عظیم ✝ امر محال ہے نزدِ مومنِ موقن فہیم ✝ پس ہوا یہ تعلیق المحال بالمحال ✝ پس باطل ہوا اعتراضِ اہلِ اعتزال ✝ اے عزیزو فرتمیز معنے آیتِ مذکورہ مع لطائفِ شرائف سرورہ نجم المبین لرجم الشیاطین میں مفصلاً نگار ہے ✝ اور روایاتِ مسطورہ مع درایاتِ مبرورہ بہ نسبت اونکے مشتے نمونہ خروار ہے ✝ پس طالبِ تفصیل کو مطالعہ جلد چہارم کتابِ مرقوم الصدر نہایت سزاوار ہے ✝ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تو باطل جو بکتے ہیں وہ کج و کور	وہ بازار کو جو نہیں کرتے ہیں شور
کہ یک آن میں گر کرے وہ قدیر	محمدؐ کے مانند صد ہا بشیر

تو ہے اوسپہ قادر اوسے وہ جدیر
کہ ہے وہ علیٰ کلِّ شیئٍ قدیر

وہ تفویت ایمان پہ ہین جان نثار
ضلالت کے پردے وہ ہین اہلِ نار

وہ قائل کہ ہے شے پہ قادر خدا
ولے شے کے معنے سے ناآشنا

جلالین کو گر پڑھین منکرین
تو معنائے شے سے وہ ہون ماہرین

ولے اونکا ہے ترجمے پر مدار
وہ اُردو کے ہین مولوی شملہ دار

موحّد کہین آپکو منکرین
سوا اپنے سبکو کہین مُشرکین

نبی و ولی سے وہ بیزار ہین
وسیلے کے مُنکر ہیں سب خوار ہین

جو ہین پیشوائے رُسل بالیقین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

تو اونکی اہانت کرین وہ مدام
کہین علم و قدرت مین وہ چون عوام

وہ مخلوق عاجز بشر مثلِ ما
تو بے علم دائم ز علمِ خدا

خدا کا غضب منکرون پر مدام
وہ مُرتد کافر نہ اسمین کلام

نبی کی اہانت مین سرشار ہین
وہ ابنِ مغیرہ کے دلدار ہین

کیا جو کہ پیدا خدائے قدیم
کرے جو کہ پیدا وہ یکتا رحیم

جو ہے اوپہ گذرا ہمہ خیر و شر
جو گذریگا اوپر ہمہ نفع و ضر

تو ہین اوسے ماہر شفیع الورا
نہ کچھ اونپہ مخفی ز ارض و سما

عیان چون کفِ دست اونپر مدام
وہ ہین شاہدِ خلقِ ربّ الانام

ز دریائے علمِ حبیبِ خدا
وہ قرآن قطرہ بلا امترا

نہ ہرگز احاطہ کرین انبیا
نہ دیگر جو خلقت سے ہین اصفیا

بعلمِ حبیبی شفیع الورا
مگر جسقدر اوسے چاہا خدا

یہ نجم المبین مین مفصل عیان
خدا نے شفیع الوریٰ کو مدام
یہ محتاج اونکے ہین صبح و شام
توئی نزدِ ایزد مددگار ہے
مصائب جو دارین کے بیشمار
تو سب مین توئی یکتا مشکلکشا
تو جب انبیا کا مددگار ہے
خزائن خدا کے جو ہین بیشمار
نہ ہرگز کسی کو ملے کچھ عطا
تو بارانِ رحمت عوالم گیاہ
تو قادر بلاریب در دو جہان
خدا بعد سب پر تو قادر مدام

بھی دُرجِ دُرر مین یہ مجمل بیان
دیا ہے یہ قدرت کہ جملہ انام
آغثنا حبیبی یہ اِنکا کلام
نہ کوئی سوا تیرے غمخوار ہے
نبی و ولی جنسے ہون زرد و نزار
نہ قادر خدا بعد تیرے سوا
تو کب تیری قدرت کا اِنکار ہے
توئی اونکی مفتاح لیل و نہار
سوا تیرے ایزد سے اے دلربا
یہ سر سبز تجھسے تو اِنکی پناہ
نہ ہو تیری قدرت کا ہرگز بیان
یہ نجم المبین سے ہویدا کلام

خیُوری وہ فیضِ خدائے خبیر
کہ ہے وہ علیٰ کلّ شیئٍ قدیر

جو اولاد اونکی مین غوث الانام
تو اونکی جو قدرت وہ ہے بیشمار
نہ تحریر سے ہو وہ قدرت عیان
ولے از تبرک یہ اظہار ہے

ورا الوریٰ مین وہ عالی مقام
وہ زخّار دریا وے بے کنار
نہ تقریر سے اوسکا ہووے بیان
کہ مشتے نمونہ ز خروار ہے

قال فی جامع العلوم والتجبیر وغیرھما کالجامع الکبیر بالاسناد الجید المنیر بانہ

ما احد یتصرف فی الملکوت الاعلی بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابہ سبعون الف ملک وقال فی التکملۃ والتحبیر ودرۃ التاویل بالمسند الکبیر ان رجال اللہ اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الصمدانی فانہ وصل الیہ ففتحت لہ روزنۃ فیہ فولج فیہا ونازع اقدار الحق بالحق للحق لانہ من وراء امور الخلق وعقولہم فلہذا قال رضی اللہ عنہ انا ما لا تعلمون ہذا ملخصاً فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین یعنے کتاب جامع العلوم اور تفسیر تحبیر اور جامع کبیر مین مسطور ہے وغیرہا کتب معتبرہ مین باسند قوی مذکور ہے + کہ کوئی ولی حکومت نہین کرتا ملکوتِ اعلی پر عزل و نصب مین زینہار + کہ جس فرشتے کو چاہے برطرف کرے اور جسکو چاہے منصب بخشے بااختیار + مگر سیدنا محبوب صمدانی ہیکل نورانی + محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی + ملکوتِ اعلا مین مخصوص ہین بحکم ربانی + جسکو چاہین منصب سے سرفراز کرین + اور جسکو چاہین رتبے سے پاانداز کرین + کیونکہ وہی ہین غوث اہلِ ارض وسما محبوبِ مختار + قال اللہ سبحانہ وربک یخلق ما یشاء ویختار + اور جب سواری پر سوار ہوتے وہ محبوبِ حضرتِ یزدان + تو ستر ہزار فرشتے تحتِ رکاب آپکے مثلِ نقیبان + چپ وراست پیش و پس چلتے تھے مدح گویان + آپکی صفت و ثنا سے رطب اللسان عذب البیان + شعر

کہ ہے یکتا تو ہی محبوب سبحانی	تو ہی مطلوب یکتا قطب ربانی

توئی صدر ے نشین ملکوتِ اعلا پر	توئی حاکم بحکم خاص یزدانی
ملائک پیش تیرے طرقوا گویان	کرے جبریل تیرے در پہ دربانی
تو قادر اور قاہر بر ہمہ خلقت	توئی ہے مالکِ ملکِ سلیمانی
حقیقت مین توئی طاہائے احدیت	ولے ظاہر مین ہے تو شیخ جیلانی
نہ شرقی ہے نہ غربی ہے نہ تو عجمی	ولے تو لامکانی سِترِ نورانی

خیوری تیرے در پر لسبکہ سائل ہے
مشرف کر اوسے از سِترِ سُریانی

تکملہ اور تفسیر تحبیر مین مسطور ہے + درۃ التاویل مین باسندِ جید مذکور ہے + کہ مردانِ میدانِ رضا + اور جوانانِ ہدفِ تیرِ ابتلا + جبکہ ہوتے ہین واصلانِ مقامِ قدر و قضا + تو وہان استادہ رہتے ہین وہ مردانِ خدا + مگر سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ السریانی + کہ جب یہ تشریف لائے مقام قضا و قدر پر بصد احترام + تو کھولا گیا اوس مقام مین ایک روزن واسطے اونکے بحکم ایزدِ علام + پس داخل ہوئے اوس روزن مین وہ فرزند صاحب لامکان + اور نزاع کیا اقدارِ حق سے ساتھ حق کے واسطے حق کے بگیان + کیونکہ وہ امور خلائق سے ماورا ہین + عقولِ عقلا سے باہر بلا امترا ہین + کسی عاقل کی عقل مین وہ ہرگز سماتے نہین + کسیکے ادراک مین اونکے حالات آتے نہین + وہ احاطۂ فکر سے لاریب بیرون ہین + بلندیئے خیال و تصور سے افزون ہین + لہذا فرمایا آپنے علی رؤس الاشتہار + کہ مین اوسیکا ہون کہ جسکو نہین

جانتے تم زینہار ✦ کیونکہ وہ فیضِ باطنِ اوس احدیت سے ہین بلاانکار ✦
کہ جسکی شان مین اسطور قائلین ہین اولی الابصار ✦ ۵

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم — وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت بہ پایان رسید عمر — ماہمچنان در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

اے عزیز پُر تمیز عبارتِ عربی مرقوم الصّدر مع ابیاتِ ترجمہ نوین صفحے سے گیاروین صفحہ دُرج الدرالبہیّہ مین مسطور ہے ✦ اور اوسکے بعد اسطور
یہ اعتقاد پُرسداد بھی مذکور ہے

ولے رکھو تو اسطور پر اعتقاد — کہ وہ شاہِ محبوبِ غوث العباد
قضا و قدر کے وہ صدرُ الصّدور — وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور
جو حکمِ قضا ہے بامرِ خدا — تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا
قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب — کرین محو اوسکو وہ عالی جناب
وہ یمحوا اللہ یثبت بلا ارتیاب — یہ لاریب عند اللہ اُمّ الکتاب
وہ ہے لوحِ محوی و اثبات سے — یہ مُبرم قضا ہے اوسی ذات سے
وہان و زبان اِنکا اُمّ الکتاب — نہ ہو محو یہ تا بروزِ حساب
امورِ خلائق سے یہ ماورا — نہین مثل اِنکے کوئی دوسرا
مقامات انکے ورائے عقول — عقولِ ورا انمین لایُد جہول
نہین مثل انکے ہوا آشکار — نہوگا کبھی تا بروزِ شمار
ورار الورا انکا لابد مقام — یہ ولیونمین سُلطانِ یکتا مدام
یہ ظاہر مین ہین عبدِ قادر شہیر — یہ باطن مین طٰہٰ بشیر و نذیر

یہ بے مثل ہین غوث بالاتفاق		ولے انکے منکر جو اہل نفاق
	غیوری کیا جنکو حق نے عزیز تو منکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز	

بعض ملحدین کو اعتقاد مذکور سے انکار ہے + اور اسطور اوس اعتقاد پر اوسکا اعتراض آشکار ہے + کہ کیونکر محبوب پاک قضا و قدر پر حکم چلاتے ہین اور کیونکر تیر قضائے خدائے تعالیٰ کو پھیرتے ہین + اور زبان آپکی کیونکر اُم الکتاب ہے + اور کیونکر وہ قضائے مبرم بلا ارتیاب ہے + تو اوسکا جواب باصواب کتب معتبرہ مرقومۃ الصدر مین نگار ہے + شمہ اوسنے یہان پر معرض اظہار ہے + اور جبکہ اوس ملحد مضل کو جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے مراتب عالیہ سے فرار ہے + تو کب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ النورانی کے مقامات عالیہ سے اقرار ہے + اما اعتراض منکرین کو مقراض مقرین سے قطع کرنا سزاوار ہے + کہ اسنے معتقدین صادقین کو لابد حصول تقویت بسیار ہے + اور منکرین معاندین کو وصول سواد الوجہ فی الدارین از بسکہ شعار ہے

واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر النحاریر کدرۃ التاویل والجامع الکبیر ان اللوح صوری ومعنوی فالصوری ثمانیۃ عشر الفا فصاعدا علی عدد العوالم واللوح المحفوظ من الالواح الصوریۃ وخصص الحق تعالی شانہ وعز برھانہ اصفیائہ واولیائہ بالحبر الباقی من کتابۃ اللوح فصبہ علی جنانھم ولسانھم کما ھو مروی مرفوعا فی حدیث ابن عباس بروایۃ الطبرانی وغیرہ من الثقات اصحاب الرحمۃ والبرکات فلھذا امام

يكن فی اللوح المحفوظ مكتوبًا يكون بدعاء الاصفياء والاولياء موجودًا لانّ لسانهم وجنانهم من اللوح المعنوی والالواح الصوريۃ محل التغير والتبدل اذ فيها كثير من الامور المعلقۃ بالاسباب واما اللوح المعنوی فمكتوب فيہ العلم الازلی الابدی وهو الغيب المطلق فلا يظهر الحق سبحانہ احدا علی ذلك الغيب الا من ارتضی من رسول او نبی او ولی وهذا اللوح لوح القضاء السابق الكلی الخالی عن المحو والاثبات لا يتغير منہ شیء ابدا وهو المسمی بأم الكتاب كما قال الله تعالی يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتَابِ فالوح المعنوی من القدر المبرم القطعی وكلاهما بارادة واحدة ازليۃ واللوح الصوری يرد ويتغير باللوح المعنوی وعلوم الاصفيا والاولياء وجنانهم ولسانهم من اللوح المعنوی لا يتغير ولا يتبدل واللوح الصوری يرد به فمن ثم جاء الامر فی الشريعۃ الغراء بالدعاء والاستدعاء من الصلحاء فی رد المصائب والمحن والبلاء وبالتوسل والاستغاثۃ والتشفع بالانبياء والاولياء بل باولادهم واحفادهم والاصدقاء وبصلۃ الرحم والصدقات علی الفقراء وبالسوال فی محو الشقاوة واثبات السعادة وسعۃ الرزق والمال وحصول الاطفال وطول العمر ونحوها ولما كان حكم اللوح الصوری يتغير نازع سيدنا عبد القادر الجيلانی قدس الله سره الصمدانی فقال الحق بالحق للحق لانّ علمہ من اللوح المعنوی وحكمہ مبرم وامره محكم فهو اللوح المعنوی علی التحقيق ولا عبرة بما يخرصہ الزنديق كيف لا وهو من وراء امور الخلق وعقولهم فلهذا قال نانما لا تعلمون وجلی الله عند اولی الالباب

ان حکم الافراد والاقطاب لا یتغیر مبرمہم بغیر الارتیاب فکیف تیغیر امر سید
ھو ام الکتاب وھو غوث الکل باتفاق الصدیقین من اھل السموات
والارضین قدس اللہ اسرارہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین انتھی قال
فی روح البیان والواقعات المحمودیۃ وفی الوجود الانسانی ایضا لوحان
جزئیان صوریّ ومعنویّ فالصوری باب اللوح الصوری والمعنوی باب
اللوح المعنوی فالصوری ینکشف لاکثر الاولیاء والمعنوی فلا یحصل الا
واحد بعد واحد انتھی قال فی عرائس البیان معنی قولہ تعالیٰ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ای بل المقروّ علی الکفار والمنافقین قرآن عظیم شریف
مثبوت فی لوح القلب المحمدی وفی الواح قلوب ورثتہ الاولیاء العارفین المحبین
العاشقین انتھی قال سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی
فی المنن الکبری ان العارفین ہم الطائفۃ العظمی اصحاب الولایۃ الکبری ہم الناذلون
فی العالم بمنزلۃ القلب من الجسد ہم المطلعون علی جریان الاقدار وسریانھا
فی الخلق وہم العبید اختیارًا والسادۃ اضطرارًا وہم المکاشفون بعلم دہر الدہور
من الازل الی الابد فی نفس واحدۃ من انفاسہم الشریفۃ ۔ یعنی تفسیر تحبیر
وغیرہ کتب دینیہ مین مسطور ہے ۔ درۃ التاویل اور جامع کبیر مین بھی مذکور ہے
کہ لوح دو قسم بلا انکار ہے ۔ ایک صوری اور ایک معنوی آشکار ہے ۔ لوح صوری
اٹھارہ ہزار بلکہ اوس سے بسیار ہے ۔ موافق اعداد عوالم عند اولی الابصار ہے ۔
اور لوح محفوظ الواح صوریہ ظاہریہ سے لاکلام ہے ۔ اور الواح صوریّہ مین
یہی لوح اوّل حامل علم ایزدِ علّام ہے ۔ اور جو خبر لیعنی روشنائی باقی رہی

تحریرِ لوحِ محفوظ سے اے امین ✤ تو مخصوص کیا اوسنے حق تعالیٰ نے انبیائے کبار اور اولیائے نامدار کو بالیقین ✤ کہ اوس بقیہ روشنائی سے اونکے دلون اور زبانو پر کیا تحریر ✤ وہ امر جو لوحِ محفوظ مین غیر مکتوب یا مُعلّق تھا لائقِ تغیر اور یہ مضمون حدیثِ مرفوع عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے ✤ اور یہ حدیث بروایتِ معجم طبرانی و دیگر ثقات مروی و مشہور ہے ✤ پس اسلیئے بعض وہ چیز جو لوحِ محفوظ مین مکتوب نہین زینہار ✤ تو دعائے اصفیائے کرام اور اولیائے عظام سے وہ ہوتی ہے آشکار ✤ کیونکہ دل و زبان اون حضرات کا لوحِ معنوی سے ہے بہ فیضِ پروردگار ✤ پس اوس زبان و جنان سے لوحِ محفوظ مین تغیر پاتے ہین لبساکار ✤ اور یہی مضمون فیض مشحون مثنوی مولانا رومی مین ہے نگار ✤

شعر

اولیارا ہست قدرت از اِلٰہ	تیرِ جستہ باز آرندش ز راہ
اولیا اطفالِ حقند اے پسر	غائبی و حاضری لبس باخبر
بندگانِ خاص علّام الغیوب	در جہانِ جان جواسیس القلوب

لوحِ محفوظ اور سائر الواحِ صوریہ محلِ تغیر ہین بلاارتیاب ✤ کیونکہ بہت امور اونمین مُعلّق ہے بالاسباب ✤ اور لوحِ معنوی وہ ہے کہ جسمین جملہ علم ازلی و ابدی مکتوب ہے ✤ اور وہ غیبِ مطلق خاصہ حضرتِ علّام الغیوب ہے ✤ پیر نہین آگاہ کرتا اوس غیب سے کسی کو ایزدِ غفّار ✤ مگر اون بندگانِ پسندیدہ کو جو ازل مین ہوئے معدنِ اسرار ✤ اور وہ حضرات رُسل و انبیائے کرام ہین اور اولیائے کبار ✤ اور یہ لوحِ معنوی لوحِ قضائے کلّی سابق علی الاطلاق ہے ✤

خالی محو و اثبات سے اوّل الواح بالاتفاق ہے + اور نہین متغیر ہوتی اوسکے
کوئی چیز زنہار + اور اوسی لوح کا نام اُمّ الکتاب ہے آشکار + چنانچہ قرآن شریف
فرقانِ منیف مین یہ ہے فرمان رب الارباب + یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ
اُمُّ الْکِتَابِ یعنے حق تعالیٰ محو کرتا ہے لوح سے جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت
رکھتا ہے اوس امر کو جو اوسے پسند آتا ہے + اور یہ محو و اثبات لوحِ محفوظ اور
سائر الواحِ صوریہ مین ظہور پاتا ہے + اور نزدیک اللہ تعالیٰ کے اصل کتاب
سابق ہے + یہ محو و اثبات اوسی لوحِ معنوی کے مطابق ہے + پس لوحِ معنوی
قدر و قضائے مُبرم قطعی ہے بلا انکار + اور دونو لوح صوری و معنوی ایک
ہی ارادے ازلی سے ہوئین آشکار + اور لوح صوری لوحِ معنوی سے متغیر
ہوتی ہے علی الدوام + بعض امور لوح محفوظ کے لوح معنوی اُمّ الکتاب سے رد
کئے جاتے ہین لا کلام + اور علوم حضراتِ انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام +
اور اونکی زبان و جنان کہ جنبیر لقیتہ روشنائی سے ہوئی ہے تحریر ایزدِ علّام +
یہ سب لوحِ معنوی اُمّ الکتاب سے ہین باتفاقِ علمائے اعلام + لہذا رد نہین
ہوتی انبیائے کرام اور اولیائے فخام کی دعائے تام + پس اسیلیے شرعِ شریف
مین یہ امر وارد ہے بالضرور + اخبار و آثار سے نزدیکِ کملا ثابت ہے بلا فتور +
کہ دعا مانگو خدائے تعالیٰ سے بحضورِ قلب لیل و نہار + اور دعا چاہو دن
بندگانِ خدا سے جو ہین نیکوکار + رد کرنے مصیبتون اور محنتون اور بلاؤن
مین بصد انکسار + اور امر وسیلہ پکڑنے کا بھی شرع شریف مین وارد ہے
بلا انکار + اور فریاد کرنا اور شفاعت چاہنا انبیا اور اولیا سے نزدیک دیدگار

کہ اونکے وسیلے سے دو جہان کی مشکلین آسان ہون بجمیع اطوار + بلکہ وسیلہ
پکڑنا اونکی آل و اولاد و احباب کو موجبِ نجات ہے عند اولی الابصار +
تا کہ اونکی دعا و ندا اور اونکی وجاہتِ بے انتہا سے سہل ہون جملہ کار + اور
اسطور شرع شریف مین بندگانِ خدا ہین مامور + کہ اپنے خویشون سے ہر طور
خوبی و نیکی کرین بالضرور + اور فقرا و مساکین کو صدقات دین شفقت و
دلداری سے + اور یتیم غمگین کو خیرات دین رحمت و غمگساری سے + اور خدا سے
سوال کرین جمیع ساعات مین + خصوصاً دعا مانگین لیلۃ البرات مین + کہ مٹاوے
اونکی شقاوت کو + اور ثابت رکھے اونکی سعادت کو + تا کہ پھر شقی نہون زنہار +
اور ہمیشہ سعید رہین تا روزِ شمار + اور ایسا ہی حق تعالیٰ سے کرو سوال + کہ
کشایش رزق ہو اور کثرتِ مالِ حلال + اور وہ اپنے لطف سے عطا فرماوے
نیک اطفال + طویل العمر باصلاحیتِ اعمال + اور خدا سے طلب کرنا بادرد
بیش + درازیِ عمر برائے ذاتِ خویش + اور مثل ان امور کے دیگر کار +
جیسا کہ دوائے طبیب اور حصولِ شفائے بیمار + یا ادعیۂ ماثورہ و کلام ایزد غفار +
کیونکہ حکمِ قضا و قدر سے بندہ ماہر نہین + قضائے مُبرم و معلق اوسپر ظاہر نہین +
پس اس عالم مین سُنّتہ اللہ پر اعتماد ہے + سلسلۂ اسباب کو بجا لانا ہی کمالِ
توکل و خوشی اعتقاد ہے + ظاہر مین اسباب بجا لانا باطن مین مسبب الاسباب
پر نظر ٹھہرانا یہی طریق پُر سداد ہے + دست بکار دل بیار و انک لعلیٰ خلق عظیم
یہی اصلِ وداد ہے + ہان بجا لانے اسباب مین کوشش کرنا حد سے بسیار +
خلافِ امر شرع ہے عند اولی الابصار + اور ایسا ہی کوتاہی کرنا بجالانے

اسباب مین اے ہوشیار + یا خود بدی سے بری ہونا اور حوالہ قضا پر کرنا آشکار + یہ بھی وسوسہ ابلیس پُر تلبیس ہے بلا انکار + خلاف وظیفہ ربنا ظلمنا ہے نزدِ کبار + جو سنتِ آدم علیہ السلام پدرِ بزرگوار + اور یہ بھی ہے ظاہر کہ بیٹا اپنے باپ کا ورثہ لیتا ہے با جہدِ بیشمار + پس بدی کو اپنے ذمہ لگانا ورثہ آدم ہے جو خلیفہ پروردگار + اور بدی سے بری ہونا ورثہ ابلیس جو ہے اہلِ نار + پس وہ ورثہ اوّل انسان اور یہ ورثہ شیطان بلا انکار + اللھم اعصمنا من اعتقاد الاشرار + بجاہ حبیبک سیدنا المختار + وصلی اللہ علیہ عدد قطرات الامطار + وعلی آلہ واصحابہ الاخیار

ای اخی دست از دعا کردن مدار
با اجابت با ردِ اویت چہ کار

ہر کرا دل پاک شد از اعتزال
آن دعائش میرود تا ذوالجلال

پس بغیر احاجت ای محتاج زود
تا بجوشد از کرم دریائے جود

گر نداری تو دمِ خوش در دعا
رو دعا میخواہ از اہلِ صفا

کان دعائے شیخ نے چون ہر دعاست
فانی ہست و گفتِ او گفتِ خداست

آن دعائے بیخودان خود دیگرست
آن دعا زو نیست گفتِ داورست

آن دعا حق میکند چون او فناست
آن دعا و آن اجابت از خداست

بندگانِ حق رحیم و بُردبار
خوی حق دارند در اصلاحِ کار

ہین بخوان این قوم را ای مبتلا
ہین غنیمت دارشان پیش از بلا

زیرکی بفروش و حیرانی بخر
زیرکی زرقست و حیرانی نظر

داندان کو نیکبخت و محرم ست
زیرکی ابلیس و نادان آدم ست

بر قضا کم نہ بہانہ ای جوان | جرم خود را چون نہی بر دیگران
بل قضا حق ست و جہد بندہ حق | ہین مباش اعور چو ابلیس خلق
گرد خود بر گرد و جرم خود ببین | جنبش از خود بین و از سایہ مبین
فعل تو کہ زاید از جان و تنت | ہمچو فرزندت بگیرد دامنت
جرم بر خود نہ کہ تو خود کاشتے | با جزا و عدل حق کن آشتے
فی الثمار رز قلم نہ شنیدہ | اندرین پستی چہ بر جہیدہ
ما عیال حضرتیم و شیر خواہ | گفت الخلق عیال للالہ
رمز الکاسب حبیب اللہ شنو | از توکل در سبب کاہل مشو
گر توکل میکنی در کار کن | کسب کن پس تکیہ بر جبار کن
گفت پیغمبر باواز بلند | با توکل زانوی اشتر بہ بند

اور جبکہ لوح محفوظ اور سائر الواح صوریہ متغیر ہوتی ہین بلا امتناع + تو حضرت غوث صمدانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی نے اقدار الحق سے کیا نزاع + بطور حق الیقین + برائے حق متین + کیونکہ علم اونکا لوح معنوی ہے علی الدوام + اور حکم اونکا مبرم قطعی اور امر اونکا محکم سمعی نافذ ہے بین الانام وہی ہین شیخ الجن والانس والاملاک + غوث الثقلین واہل الافلاک + پس وہ لوح معنوی ہین علی التحقیق + اور نہین اعتبار اوسکا جو بکتے ہین زندیق اور کیونکر ثابت نہو وہ امر نزد اہل تصدیق + کہ محبوب سبحانی ماورائے امور و عقول خلائق سے ہین نزد علماے کبار + لہذا آپ نے فرمایا کہ مین اوس جنس سے ہون کہ تم اوسے ماہر نہین زنہار + اور یہ امر بھی روشن

ہے عند اولی الالباب + کہ فرمانِ حضراتِ افراد و اقطاب + متغیر نہین ہوتا قطعی ہے بغیر ارتیاب + پس کیونکر تغیر پاوے حکم اونکے سردار کا جنکی زبان ہے اُمّ الکتاب + بلکہ وہ خود اصل کتاب ہین نزد اہلِ صواب + اور وہی ہین شیخ اہل السموات والارضین + غوث الکل باتفاق الصدیقین + قدس اللہ اسرارہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین + اور تفسیر روح البیان اور واقعات محمودیہ مین مسطور ہے + وغیرہما کتبِ معتبرہ دینیہ مین بھی مذکور ہے + کہ وجود انسانی ہین دو لوح جزئی ہین بلا انکار + ایک لوح صوری اور ایک لوح معنوی ہے آشکار + پس صوری باب لوح صوری اور معنوی باب لوحِ معنوی ہے عند اولی الابصار + پس لوح صوری منکشف و ظاہر ہوتی ہے واسطے اکثر اولیاء اللہ کے علی الدوام + اور لوح معنوی ظاہر نہین ہوتی مگر واسطے ایک ولی کے بعد ایک کے لا کلام + یعنی لوح معنوی غیبِ مطلق ہے بعض فرد پر بعد بعض کے علی الخصوص ہوتی ہے عیان + اور لوحِ صوری غیب اضافی ہے اکثر اولیاء اللہ پر علی العموم ظاہر ہوتی ہے بیگمان + اور عرائس البیان مین معنی اس آیت کا مسطور ہے ملحوظ کہ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ یعنے وہ کتاب جو پڑھی جاتی ہے اوپر قوم کفار و منافقین کے + لاریب وہ قرآن عظیم فرقان فخیم لکھا گیا ہے بیچ لوح قلب سید المرسلین کے + اور بیچ الواحِ قلوبِ اولیائے عارفین وارثینِ خاتم النبیین کے اور معنی عارفین کا منن کبری مین بطور مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبد الوہاب شعرانی کی مشہور ہے + قدس اللہ سرہ وافاض علینا برہ کہ عارفین ایک جماعتِ عظمی ہے +

اصحابِ ولایت کبریٰ ہے + اونکا رتبہ اس جہان مین سطور سے ہے عیان + کہ جیسا رتبہ دل کا انسان کے جسم مین ہے بیگمان + یعنے جیسا کہ وجودِ انسانی مین دل صاحبِ حمایت پادشاہ ہے ویسا ہی اون عارفین سے اس جہان کے ساکنین کی پناہ ہے + اور وہ آگاہ ہین جاری ہونے اقدار آلہی سے بیچ موجودات کے + اور وہ خبردار ہین ساری ہونے قضائے ربانی سے بیچ مخلوقات کے + اور وہ بندگانِ پروردگار ہین اختیار سے + اور وہ عارفین خلقت مین سردار ہین اضطرار سے یعنے مقام بندگی مین وہ ہمیشہ دل وجان سے ہین سرشار + اور خلقت مین سردار ہونا وہ چاہتے نہین زینہار + کہ بندگی مین بندہ خدا سے موصول ہے + اور سرداری مین خلقت سے مشغول ہے + بندگی مین انکساری و قربِ باری ہے + سرداری مین افتخاری و سرشاری ہے + ولیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اونکو بنایا ہے سردار + تو اوسکی رضا پر وہ راضی ہین دائم خدمتگذار + اور اونپر منکشف ہے علم دھر الدھور + اور وہ عالم مین احوال ازلی و ابدی سے بالضرور یہ ماہر ہونا اونکا ازل سے ابد تک بلا فتور + ایک دم مین ہوا ہے اونکے دمون سے اے ذیشعور قال سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی الکبریت الاحمر وانا شیخنا سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ فسمعتہ یقول لایکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وھو نطفۃ من یوم الست بربکم الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار یعنے کبریت احمر مین حضرت عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی لاتے ہین + کہ سُنا مین نے میرے مرشد حضرت علی خواص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایسا فرماتے ہین + کہ ہمارے

نزدیک نہیں ہوتا مردِ اہلِ کمال ÷ یہاں تک کہ جانے وہ اپنے مُرید کی حرکات
کو در ہمہ حال ÷ جسطور پشتون مین نطفے نے کیا ہے انتقال ÷ روزِ میثاق الستؐ
بربکمؐ سے تا دخولِ جنت و نار ÷ پس اوسکی ہمہ حالاتِ زیست و ممات اوسکی
نزدیک ہے آشکار ÷ انتہی اور حضرت سہل بن عبداللہ تستری وغیرہ محققین
کا یہی مقام ہے بلا انکار ÷ چنانچہ بنجم المبین لرجم الشیاطین مین کُتبِ
معتبرہ سے یہ بیان مفصل ہے نگار قال العارف الممدوح قدس اللہ سرّہ الممنوح
فی المنن الکبریٰ معدن الیمن والبشریٰ وروی العلامۃ الفارقی رضی اللہ
عنہ فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد بن الرفاعی
قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم قال سمعت سیدی احمد بن الرفاعؒ
رضی اللہ عنہ یقول صحبت ثلاثمائۃ الف امۃ ممن یاکل ویشرب وینکح و
یرث ولا یکمل الرجل عندنا حتی یصحب ھذہ العدد ویعرف کلامھم وصفاتھم
واسمائہم وارزاقہم وحیاتہم واجالہم قال یعقوب الخادم رضی اللہ عنہ
فقلتُ یاسیدی ان المفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ ذکروا ان عدد الامم ثمانون
الف اُمۃ فقط فقال ذلک مبلغ علمھم فقلت لہ ھذا عجب فقال زید لک انہ لا
تستقر نطفۃ فی فرج انثی الا ینظر ذلک الرجل الیھا ویعلم بھا فقال قلتُ
لہ یاسیدی ھذا من صفات الرب تبارک وتعالیٰ فقال یا یعقوب استغفراللہ
تعالیٰ فان اللہ سبحانہ اذا احب عبدا صرفہ فی جمیع مملکتہ واطلعہ علی ماشاء
من علوم الغیب فقال یعقوب رضی اللہ عنہ تفضلوا علیّ بدلیل علی ذالک فقال
سیدی رضی اللہ عنہ ان الدلیل علی ذالک فی قولہ فی الحدیث القدسی لا یزال

عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما واذا کان الحق تعالیٰ مع عبدہ کما یریدہ صار کانہ صفۃ من صفاتہ یعنی کتاب منن کبریٰ جو حضرت امام شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی مشہور ہے + تو او سمین کتاب التوحید علامہ فارقی رضی اللہ عنہ سے مسطور ہے + بروایتِ عارف باللہ حضرتِ یعقوب قدس اللہ سرہ المحبوب مذکور ہے + کہ سنا مین نے سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے وہ یہ بیان مُبین + کہ صحبت حاصل ہوئی مجکو اوس تین لاکھ اُمت سے بالیقین + کہ کھاتے پیتے اور نکاح کرتے اور آپس مین ورثہ دیتے لیتے ہین وہ لوگ علی الدوام + اور نہین کامل ہوتا مرد ہمارے نزدیک یہانتک کہ صحبت حاصل ہو اوسکو عدد مذکور کی لاکلام + اور سمجھے اونکی زبان اور اونکے نام اور اونکی صفات کو + اور جانے اونکی روزی اور اوقات مرگ اور حیات کو + تو عرض کی حضرت یعقوب موصوف نے کہ اے سید الواصلین بیان فرمایا ہے اہلِ تفسیر نے کہ جملہ خلائق ہین اسّی ہزار عالمین اِسّے زیادہ عدد کے قائل نہین حضراتِ مفسرین + پس فرمایا سید احمد ممدوح نے کہ اسّی ہزار عالم تک پہنچا ہے علم اونکا بالافکار + اور اوسّے زیادہ اونکے علم مین گنجائش نہین زنہار + پس عرض کی حضرتِ یعقوب ممدوح نے کہ یہ مقام تعجب ہے اے سید الابرار + پس فرمایا حضرت سید احمد ممدوح نے کہ اسّے زیادہ کرنا ہو تو نہین

تجہیز آشکار + کہ نطفہ کسی عورت کے رحم مین ہرگز ہرگز نہین پاتا قرار + مگر کہ دیکھتا
ہے اوسکو وہ مردِ کامل مقبولِ حضرتِ پروردگار اور وہ ماہر ہے اوس نطفہ کی
حقیقت سے بجمیع اطوار ابتدا اور انتہا اوسکا عیان ہے اوسپر تار و زِ شمار پس عرض
کی حضرتِ یعقوب رضی اللہ عنہ کہ اے سیدِ نامدار + یہ صفت صفاتِ خدا تعالیٰ
سے متحقق ہے عند اولی الابصار + تو فرمایا حضرت احمد ممدوح قدس اللہ سرہ الممدوح
نے کہ اے یعقوب پڑھ تو استغفار + کہ ابھی تک نہین سمجھا تو رُتبہ محبوبانِ
ایزدِ غفار + کیونکہ تحقیق جب محبوب بناتا ہے کسی بندے کو رازقِ مور و مار +
تو باریب اوسکو حکومت عطا فرماتا ہے اپنی تمام سلطنت مین بلا انکار + اور حسبِ خواہش
ازلی آگاہ کرتا ہے اوس محبوب کو خالقِ نور و نار + اپنے علومِ غیب سے جو اوس
محبوب پر نہین تھے آشکار + پس عرض کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ نے
بصد انکسار + کہ یا سیدی و یا سندی اس جواب باصواب کو دلیلِ جمیل سے
کیجئے پائدار + کہ مجکو اور کسی کو اعتقادِ مذکور مین اشتباہ نہ ہے زینہار + پس فرمایا
سید احمد رفاعی قدس اللہ سرہ نے کہ اے یعقوب صدق شعار + دلیل جلیل اسکی
حدیثِ قدسی صحیح بخاری مین ہے نگار + کہ یہ طور فرماتا ہے خدا تعالیٰ از روے
لطف و کرمِ بسیار + کہ ہمیشہ میرا بندہ ادائے نوافل سے میرا قُرب چاہتا ہے
لیل و نہار + یہانتک کہ مین اوسکو اپنا محبوب بناتا ہون نہان و آشکار + پس
ہوتا ہون مین وہ کان اوسکا کہ جسسے سنتا ہے وہ ہمہ گفتار اور ہوتا ہون مین وہ آنکھ اوسکی کہ
جسسے دیکھتا ہے وہ نیکوکار + اور ہوتا ہون مین وہ ہاتھ اوسکا کہ جسسے پکڑتا ہے وہ لیل و نہار +
اور ہوتا ہون مین وہ پاؤن اوسکا کہ جسسے ہمیشہ کرتا ہے وہ رفتار + اور اگر وہ مانگے مجھسے کوئی چیز البتہ

اوسپر کرو مین نثار + یعنے اوستے کسی عطیہ مین حق تعالیٰ کو کسیطور دریغ نہین
زنہار + جو کچھ مانگے وہی عطا فرماوے اوسکو پروردگار + اور اگر وہ پناہ مانگے
مجھسے تو پناہ دون مین اوسکو بصد اقتدار اور جبکہ ہوا حق تعالیٰ ہمراہ اپنے
بندے کے حسب خواہش ازل لاازال + تو لابد ہوا ایک صفت اپنے بندے
کی صفات سے لامحال + کیونکہ دید و شنید بندہ برگزیدہ عین دید و شنید خدا
ہے اور گرفت و رفتار بندہ پسندیدہ لاریب فعل الٰہی برملا ہے + اوس
محبوب کی دعا و ندا عین دعا و ندائے پروردگار ہے + اوس مطلوب کی رضا
و عطا عین رضا و عطائے ایزد غفار ہے + اوستے وداد و عناد عین وداد
و عناد الٰہ بلا انکار ہے + اوسکا غصہ و غضب لاریب قہر قہار آشکار ہے
اپنی ذات وصفات و افعال سے وہ فانی ہے + ذات وصفات و افعال الٰہی
سے وہ جاودانی ہے + پس برابر ہے اوسکے نزدیک قرب و بعید + اور مساوی
ہے اوسکے نزدیک سہل و شدید + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ قائم مع اللہ
علی الدوام ہے + حیات دنیویہ سے عالم برزخ مین اوسکا برتر مقام ہے +
اپنے نفس کا اوسکو ہرگز اختیار نہین غیر خدا کے ساتھ اوسکو کسی طور قرار نہین
راز نہانی اوسپر عیان ہے + علوم لوح معنوی سے اوسکا بیان ہے + مترجم
غیب مطلق اوسکا جنان ہے + مترجم جنان اوسکی زبان ہے + تو کلام
اوسکی کلام خدائے جہان ہے صحبت اوسکی صحبت خدا ہے + کہ خدا اوس بندے سے
ہرگز نہین جدا ہی جو اوستے دور خدا سے دور ہے جو اوسکے حضور وہی خدا سے مسرور ہے

اولیا اطفال حق‌اند ای پسر	غایبی و حاضری بس باخبر

برترند از عرش و کرسی و خلا
ساکنانِ مقعدِ صدقِ خدا

گر نہ بینایان بدندی او نہان
جملہ کوران مردہ اندی در جہان

پاسبانِ آفتابند اولیا
در بشر واقف ز اسرارِ خدا

سائران در آسمانہائے دگر
غیر این ہفت آسمانِ مشتہر

بندگانِ خاص علام الغیوب
در جہانِ جان جواسیس القلوب

ہر ولی را نوح کشتیبان شناس
صحبتِ این خلق را طوفان شناس

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
گو نشین اندر حضورِ اولیا

چون شوی دور از حضورِ اولیا
در حقیقت گشتۂ دور از خدا

از حضورِ اولیا گر بگسلی
تو ہلاکی زانکہ جزوی نے کُلی

در درونِ دل در آید چون خیال
پیشِ او مکشوف باشد سرِّ حال

آنکہ واقف گشت بر اسرارِ ہو
سرِّ مخلوقات چہ بود پیشِ او

آنکہ بر افلاک رفتارش بود
بر زمین رفتن چہ دشوارش بود

سایۂ یزدان بود بندہ خدا
مردۂ این عالم و زندۂ خدا

آنکہ و ابرص چہ باشد مردہ نیز
زندہ گردد از فسونِ آن عزیز

آنچہ تو در آئینہ بینی عیان
پیر اندر خشت بیند پیش ازان

مومن ار بنظر بنور اللہ شدی
از خطا و سہو ایمن آمدی

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ

آنکہ از حق یابد او وحی و جواب
ہر چہ فرماید بود عینِ صواب

نے نجوست ونہ رملت ونہ خواب — وحی حق واللہ اعلم بالصواب
ازپئے روپوشِ عامہ دربیان — وحیِ دل گویند اوراصوفیان
آنچہ گوید آن فلاطونِ زمان — ہین ہوا بگذار رو برفوق آن
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست — نائبست او دستِ او دستِ خداست
نیم جان بستاند وصد جان دہد — آنچہ درو ہمت نیاید آن دہد
صورتش برخاک وجان برلامکان — لامکانِ فوق وہم سالکان
بل مکان ولامکان درحکمِ او — ہمچو درحکمِ بہشتی چار جو
ماہیانِ قعرِ دریائے جلال — بحرِ شان آموختہ سحرِ حلال
پیر را بگزین کہ بے پیراین سفر — ہست بس پُرآفت وخوف وخطر
لوحِ محفوظست پیشانئے پیر — رازِ کونینش نماید آن مُنیر
لوحِ محفوظست جسمش پُرصفا — ازچہ محفوظست محفوظ ازخطا
ظلِ او اندر زمین چون کوہ قاف — روحِ او سیمرغ بس عالی طواف
من بجویم زین سپس راہِ اسیر — پیر جویم پیر جویم پیر پیر
ای مرا تو مُصطفا من چون عُمر — از برای خدمتت بستہ کمر
ای لقائے تو جوابِ ہر سوال — مشکل از تو حل شود بے قیل وقال
ترجمانی ہرچہ مارا دردل ست — دست گیری ہرکہ پایش درگلست
روی ہریک مینگر میدار پاس — بوکہ گردی تو زخدمت روشناس
اہلِ دین را بازدان از اہلِ کین — ہمنشینے حق بجو با او نشین
راہِ سنت باجماعت خوش بود — اسپ با اسپان یقین خوشتر رود

مرترا عقلیت جزوی در نہان ۔۔۔ کامل العقلے بجو اندر جہان

در بشر رو پوشش کردست آفتاب
فہم کن واللہ اعلم بالصواب

یہ فرمانِ خلّاق پروردگار ۔۔۔ حدیثِ مقدّس مین ہے آشکار

کہ محبوب اپنا بناتا ہون جب ۔۔۔ اوسے جو کہ ہو اہلِ حبّ و ادب

تو ہوتا ہون مین گوش اوسکا مدام ۔۔۔ کہ جسّے وہ سنتا ہے جملہ کلام

بھی ہوتا ہون مین چشم اوسکی ضرور ۔۔۔ کہ جسّے وہ دیکھے ہمہ نار و نور

مین ہوتا ہون دل اوسکا اے نامور ۔۔۔ کہ سمجھے وہ جسّے ہمہ خیر و شر

مین ہوتا ہون لاریب اوسکی زبان ۔۔۔ کہ جسّے وہ کرتا ہے دائم بیان

مین ہوتا ہون دست اوسکا بے اشتباہ ۔۔۔ پکڑتا ہے جسّے وہ شام و پگاہ

مین ہوتا ہون پا اوسکا اے نیکنام ۔۔۔ کہ جسّے وہ چلتا ہے باصد خرام

اگر مجھسے مانگے کرون مین عطا ۔۔۔ جو چاہے ملے اوسکو بے امترا

مدد مجھسے مانگے وہ اہلِ تمیز ۔۔۔ بھی چاہے حمایت اگر وہ عزیز

تو اوسکی مدد مین کرون آشکار ۔۔۔ پناہِ خدا مین وہ لیل و نہار

وہ ہے میرے ولیون سے بیشک ولی ۔۔۔ وہ محبوب میرا خفیّ و جلی

وہ ہو میرا ہمسایہ با اصفیا ۔۔۔ جو شہدا و صدیق ہم انبیا

جنان مین ہمیشہ وہ باعزّ و ناز ۔۔۔ رہے دید میری سے وہ سرفراز

تو جس شخص کا ہو خدائے انام ۔۔۔ بصر سمع و ید بھی لسانِ کلام

بھی دل اوسکا ہو مظہر کردگار ۔۔۔ وہ ہو منظرِ خالقِ نور و نار

تجلی الٰہی نے اے نورِ عین
جمالِ الٰہی نے بے ریب و شین

بنایا اوسے اپنا محبوبِ تام
بدن اوسکا مرآتِ حق لاکلام

ہوا جبکہ دل اوسکا آئینہ وار
وہی ایک رائیٔ و مرئیٔ نگار

خدا جبکہ اوس پر ہوا آشکار
جو سب غیب کا غیب نزدِ کبار

ہوا جبکہ محبوب وہ بیگمان
ہوئے اوسپہ جملہ خزائن عیان

تو بیشک وہ ہے لوحِ مرآت وار
تو غیبِ خدا اوسپے ہے آشکار

وہ ہے غیبِ ایزد سے ماہر مدام
نہ ہے ریب کچھ اسمین نزدِ فہام

احادیث و قرآن سے ہے یہ نگار
جو ہے اسکا منکر وہ ہے اہلِ نار

ہوا رجلِ کامل کا جب یہ مقام
کہ مرآتِ ایزد وہ ہر صبح و شام

تو غیبِ خدا اوسپے ہے آشکار
نہین بل عیان اوسپے پروردگار

تو کیا اب مکمل کا ہو کچھ بیان
کہ سلطانِ کملا وہ بیشک عیان

ورا، الورا مین وہ عالی مقام
وہی یکتا لاریب غوث الانام

وہ ادراکِ خلقت سے ہین ماورا
نہین مثل اونکے کوئی دوسرا

تو کیونکر نہ وہ لوحِ امّ الکتاب
وہ مرآتِ ایزد بلا ارتیاب

تو صادق ہوا قول یہ بالسداد
ہوا ہے جو مذکور در اعتقاد

قضا و قدر کے وہ صدر الصدور
وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور

جو حکم قضا ہے بامرِ خدا
تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا

قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب
کرے محو اوسکو یہ امّ الکتاب

سنو دل سے یہ قولِ غوث الانام
کہ ہے یہ ورائے عقولِ فہام

یہ حق الیقین نزدِ اربابِ حال	نہو اسنے ماہر جو ہے اہلِ قال
کہ حق الیقین اور علم الیقین	ہے فرق ان دونوں اے دوربین

خیوری کو یارب طفیلِ حبیب
عطا کر تو حق الیقین سے نصیب

قال سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی الیواقیت والجواہر معزیا الی مرشدہ سیدنا علی الخواص قدس اللہ سرہ بالاختصاص انہ قال وقد ذکر الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی ان للقطابۃ ستۃ عشر عالما لما حاطیا الدنیا والاخرۃ عالم من ھذہ العوالم وھذا امر لا یعرفہ الا من اتصف بالقطبیۃ یعنی کتاب الیواقیت والجواہر مین مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبد الوہاب شعرانی کی مشہور ہے + اسمین بروایت سیدنا علی الخواص مرشدِ امام شعرانی مذکور ہے + کہ حضرتِ محبوب صمدانی سیدنا عبد القادر الجیلانی کا ایسا فرمان پُر نور ہے + قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم کہ قطبیت کے لئے سولہ عالم کا ہونا از بسکہ ضرور ہے + اونمین حکم قطب کا دائم جاری ہونا حسبِ خواہش ربِّ غفور ہے + اور وہ سولہ عالم اسقدر وسیع ہین بسیار + کہ دنیا و آخرت ایک عالم ہے اون عوالم سے بلا انکار + اور مثل اسکے دوسرے پندرہ عالم قطب کے لئے ہین سزاوار + اور لاریب معرفت عوالم مذکورہ کی قطب پر ہے آشکار + کہ وہ اس منصب وحکم رانی سے موصوف ہے لیل و نہار + کیونکہ منصبِ قطبیت مقامِ حالی ہے نہ مرام قالی زینہار + اور حال و قال مین بُعدِ بعید عیان ہے عند اولی الابصار + زبانِ قال سے

تبیانِ حال غیر ممکن ہے اور دشوار ÷ قال فی نجم المبین عن ذبر المهرة المحققین
کالابریز والفتوحات المکیہ ÷ والمنن والاشراقات الالہیہ وغیرہا من الکتب
الدینیہ ان القطب الغوث واحد فی کل عصر وسائر الاقطاب والاوتاد
والابدال والافراد تحتہ وھو یشاھد العوالم کلھا من المخلوقات الناطقة
والصامتة والسموات والارضین ومافیھا ومافوق العرش من الحجب السبعین
ومافوقھا من عالم الرقا بتشدید الراء والقاف وبین الحجابین
مسیرة سبعین الف عام وکل ذلک معمور بالملائکة الکرام
وھو یسمع اصواتھا ویعرف لغاتھا فی لحظة واحدة
وتستمد منہ العوالم کلھا غیر العالین وھو یمد کل واحد
منھا بما یحتاجہ ویعطیہ مایصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا
عن ھذا بل اعلی العالم واسفلہ فی خیر واحد عندہ ثم ترجم ھذا الغوث فی
مددہ وامدادہ من غیرہ وھو خازن الولایة سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی
قدس اللہ سرہ الصمدانی ومددہ من قطب الانبیاء والمرسلین وغوث الاولین
والاخرین خاتم النبوة رحمة للعالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاھرین ومددہ
من حضرة ارحم الراحمین انتھی ملخصاً یعنی **نجم المبین لرجم الشیاطین**
مین مسطور ہے ÷ اور کتبِ ماہرین محققین سے اوسمین مذکور ہے ÷ جیسا کہ ابریز
و فتوحات مکیہ سے نمودار ہے منن کبریٰ اور اشراقات الالہیہ سے بھی آشکار ہے ÷
و غیرہا کتبِ معتبرہ سے بھی وہان تفصیل وار ہے ÷ کہ وہ قطب جو غوث ہے
ہر زمانہ مین ایک ہی ہوتا ہے علی الدوام ÷ اور باقی اقطاب و اوتاد و ابدال

وافراد اوسکے تحت الید ہین لاکلام + اور وہ لاریب دیکھتا ہے تمام عوالم کی مخلوقات کو + جو ناطقہ اور صامتہ ہے اور ارضین وسماوات کو + اور جو کچھ زمینو اور آسمانو مین ہے ہر قسم کی موجودات کو جیسا کہ چرندے درندے پرندے اور جملہ حشرات کو + ملاءِ اعلیٰ کرّ و بیانِ عالم بالا حور وقصور انہار واشجار و درجات و درکات کو + لوح وقلم کریم اور عرش عظیم سدرۃ المنتہیٰ وسائر مقامات کو اور فوق عرش ستر ہزار پردہائے خلاق بریات کو کہ درمیان ہر دو پردے کے مسافت ستر ہزار سال + اور یہ سب پردے معمور وپُر نور ہین ملائکہ کرام سے بے قیل وقال + اور فوق اون پردون کے عالم الرقائے ذو الجلال اور اوسکے آگے ہرگز ہرگز نہین کچھ جائے مقال کہ وہ محض جائے سکوت ہے مقام سِترِ حال + یہ سب تحتِ نظر غوثِ زمان ہے + کہ وہ وارثِ اہلِ امکان ہے + اور وہ ایک لحظہ مین سنتا ہے سب عوالم کے اصوات کو + اور سمجھتا ہے وہ تمام مخلوقات کے لغات کو یعنے ہر ایک مخلوقِ جملہ عوالم کی ندا سے وہ ماہر ہے + ہر ایک طالب کی طلب وتعطش اوسپر ظاہر ہے + ہمہ خلائق ارضی وسماوی کی مرام سے وہ خبردار ہے + تمام موجودات کی خواہش وکلام اوسپر آشکار ہے پس مدد چاہتے ہین اوسنے تمام عوالم علویہ وسفلیہ اور ہمہ کائنات ظاہریہ و باطنیہ مگر ایک جماعتِ ملائکہ عالون اونکا نام ہے + وہ اس مدد سے مستثنا لاکلام ہے پس مدد کرتا ہے جملہ عوالم کی وہ غوثِ زمان + اور عطا کرتا ہے سبکو بقدر ہر لحظہ و ہر آن + کہ جسقدر وہ محتاج ہین جس چیز کے بیگمان + اور اوسنے ہو اونکی صلاحیتِ جسم وجان + اور ایک شخص کو

عطا کرنا دوسرے کی عطا سے باز نہین رکھتا اوسکو زینہار اس عطا مین تقدیم وتاخیر ہرگز نہین ہوتی عند اولی الابصار + بلکہ زیر وبالائے عوالم اوسکے نزدیک ہر دو برابر ہین بلا انکار + جبکہ وہ موصوف ہوا باوصافِ حضرتِ پروردگار اوسکی دید وشنید دانست وگرفت وگفتار ورفتار + عین صفاتِ الٰہی سے ہے جیسا کہ بالا ہوا ہے نگار + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ اپنی ذات کا اوسکو کچھ نہین اختیار + ہمہ حرکات وسکنات اوس ستودہ صفات کے اور سائر کار + ذات وصفات وافعال ازلیہ وابدیہ سے ہوتے ہین آشکار تو کیونکر اومین تقدیم وتاخیر اور مشغولی کی تصویر کا ہو اظہار وللہ درّ ما قیل

هذه الاشعار

من بجانان زنده ام واز جان نیم
من زجان بگذشتم وجانان نیم

چشم وگوش ودست وپایم اوگرفت
من بدر رفتم سرایم اوگرفت

این بصر وین شمع چون آلات اوست
ملک ذرات تنم مرآتِ اوست

چون تجلی افگند بر ذاتِ من
حسنِ خود بیند درین مراتِ من

آئینہ چون صاف وبیرنگ آمدست
باجمالِ دوست ہمرنگ آمدست

تا توانی رنگِ بیرنگی گزین
تا شوی ہمرنگِ آن نور الیقین

ہر کہ در بحرِ ہویت غرق شد
آب اورا ہمقدم ہم فرق شد

خوض کم کن اندرین معنے عمیق
تا نگردی اندرین دریا غریق

نغمہ از نائیت نے از نے بدان
مستی از ساقیست نے از مے بدان

ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم
در گذشتیم از فنا باقی شدیم

پیہر ہوتا ہے وہ غوثِ زمان + مورد مراحم حضرت رحمان یعنے آگاہ فرماتا ہی اوسکو ایزدِ غفار + کہ حقیقت مین کون ذات ہے مددگار کیونکہ یہ مقام امداد صغار وکبار منصب جلیل القدر ہے بسیار تو اوسکو کسیطور ایسا خیال ہو نمودار کہ جسنے اوسپر عتاب رب الارباب ہو نثار + لہذا ایاک نعبد کے بعد ایاک نستعین ہے فرمانِ پروردگار + پس دیکھتا ہے وہ غوث زمان + اپنی امداد کو خازنِ ولایت سے بیگمان کہ اوسنے اوسپر نازل ہوتی ہے متواتر ہر آن + اور وہ خازنِ ولایت اب حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی ہین بالاتفاق + اس امر کا اہلِ ایمان سے ہرگز ہرگز کوئی منکر نہین مگر اہلِ نفاق + اور یہ مسئلہ نجم المبین کے جلد سادس مین مفصلاً مسطور ہے + کتبِ معتبرہ حضرات محققین سے وہان مذکور ہے + کہ تا ظہور حضرت محمد مہدی امامِ آخر الزمان + خزانچیٔ ولایت حضرتِ محبوب سبحانی ہین بالایقان + رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغایۃ الرضوان + اور حضرت محبوب سبحانی پر نازل ہوتی ہے مدد علی الدوام قطب الانبیاء والمرسلین غوث الاولین والآخرین خاتم نبوت ورحمتِ عالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین سے لاکلام + اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر مدد پروردگار + ازل الآزال سے دائم نازل ہوتی ہے لیل ونہار + ہمہ خلائق پر وہی مدد و امداد جاری ہے + اوسی سے دریائے استمداد ساری ہے واللہ المستعان وعلیہ التکلان اے عزیز وافر تمیز جبکہ غوث وقت کی مدد پر ہمہ عوالم کا انتظام ہے + تو لاریب نوح معنوی وہی غوث

زمان کا مقام ہے ✦ اور خازنِ ولایت جملہ غوثوں کا غوث علی الدوام ہے ✦
تو اب اوس ہیکل نورانی سلطان ربانی سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ
سرہ النورانی کے لوح معنوی ہونے مین کیا جائے انکار ہے کیونکہ وہ ذات
قطب دائرہ امدادِ ہمہ غوثان واقطاب آشکار ہے ✦ مظہر ربوبیت قدیمہ
عمیمہ حضرت رحمانیت عند اولی الابصار ہے ✦ پس اصحاب ایمان اور ارباب
عرفان کو امر مذکور کی لابد تصدیق واقرار ہے ✦ اور ارباب طغیان اور صحابِ
خذلان کو امرِ مسطور کی بشک تکذیب وتعویق اور اوس سے فرار ہے ✦ کیونکہ
حقیقت مین وہ منافق منکر نبوتِ حبیبِ پروردگار ہے تو کب وہ تصدیق
منازل سنیہ اور مراحل مرضیہ حضرتِ غوثیہ پر استوار ہے ✦ خسر الدنیا والآخرۃ
ذٰلِکَ ہُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ اوسکی شان مین سزاوار ہے ✦ اے محبِ صادق و
منصفِ حاذق حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب
محمد مصطفا علیہ الصلوۃ والثنا کو اپنے اوصاف حمیدہ اور اسمائے برگزیدہ
سے چند اوصافِ اسنیٰ اور اسمائے اسمیٰ ایسے عطا فرمائے ہین بصد احترام
کہ جامعِ جمیع مقاماتِ محمدیہ اور حاوی ہمہ فتوحاتِ احمدیہ ہین نزدِ علمائے
اعلام ✦ از انجملہ پانچ صفاتِ جلیلہ باسمائے جمیلہ اس آیت پُر ہدایت مین
بطرز سلیم ✦ کہ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ✦
اور سات صفاتِ عظیمہ اور اسمائے فخیمہ اس کلام قدیم واجب التکریم مین
ہین تعظیماً وتوقیرا ✦ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ✦ اور علم وقدرتِ حبیبِ خالق نار

ونور + اور علم وقدرت اونکے وارثو نکا بکثرتِ موفور + ہر دو آیتِ مرقومہ
سے بنہایت اظہرمن الشمس اور بے غایت ابین من الامس ہے بالضرور خصوصاً
علم وقدرتِ سلطان الاولیا برہان الاصفیا حضرتِ محبوب صمدانی سیدنا
عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کہ یہ وارثِ اکمل واجمل ہین
بالتحقیق ولاعبرۃ بمایخرصہ الزندیق + اور کشف وبیانِ حقیقت انوار وسرار
بارہ حروف + جو کلمۂ لاالہ الا اللہ اور کلمہ محمد رسول اللہ مین ہین معروف
اور بسیطِ ادراک حقیقتِ بارہ حرف جو ہرایک نام نامی چار یار گرامی
مین ہین پُر مطالب + کہ سیدنا ابوبکر الصدیق وعمر ابن الخطاب وعثمان
ابن عفان وعلی بن ابی طالب + علیہم رضوان اللہ الملک الغالب ہر دو
آیت پُر عنایت مذکورۂ بالا سے بلا انکار + ازبسکہ پیدا وہویدا ہے عند
اولی الابصار اور بارہ صفات مسطورہ کے مظہر علی الخصوص وہی خازنِ
ممدوح ہین جیسا کہ نجم المبین مین ہے منصوص + سُن اے محبِ صمیم
عاشقِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم + کہ جملہ مراتب محمدیہ اور مآرب
احمدیہ مین دورتبے سب سے اعظم وافخم ہین آشکار + اور اون دونون مین
سب اولیاء اللہ سے مقدم واقدم ہے وہ خازنِ ممدوحِ کردگار اور سب سے
مقرب واقرب ہے نزد جدِ خویش جناب رسول مقبول سیدنا المختار اور ان
دونو رتبونکا خوارج ہندیہ فرقۂ وہابیہ کو دائم ہے انکار ایک تو یہ کہ اوس
حبیب حضرت رحمان + طبیبِ معصیت گنہگاران کو حق تعالیٰ نے معراج
وبلاج کرایا علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان بے نشان مین بلوایا اور اپنے

دیدار قدامت انوار سے ایسا محو بے صحو فرمایا بصد عزّ و وقار کہ از ان حالِ بیچگون یہ مضمون فیض مشحون ترنم گوئے بیچون ہے عند اولی الابصار۔ شعر

نہ عصیان ماند و نے طاعت — شدم محو اندر آن ساعت
چنان گشتم دران حالت — کہ وی من گشت و من ہم وی

اور دوسرا رتبہ یہ کہ خلعتِ شفاعتِ کبریٰ قامت اوس طلعتِ عظمیٰ پر راست وچست آیا کہ جسنے لسان وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ سے ایسا فرمایا

کہ اِذاً لا ارضیٰ و واحدٌ من اُمّتی فی النار

أَلَمْ يُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِي سُورَةِ الضُّحَىٰ — وَحَاشَاكَ أَنْ تَرْضَىٰ وَفِينَا مُعَذَّبُ
جو خلوتنہا سے اوصل بیگمان ہے — وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید — وہ جدِ انبیا ہین اہلِ تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل — ملائک مین جو ہین وہ اہلِ تبجیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار — نہ اوس دربار مین اونکو ہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی — مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزہ از نشانی — کہ سرِّ احدیت سے ہین وہ شانی
وہ میمِ احمدی معدوم اوسجا — محمدؐ بھی محمدؐ سے مبرّا
کہ سرِّ احدیت سے جو احد ہے — وہی قائل وہی سامع صمد ہے
نہ اوسجا کار ساجد اور مسجود — نہ اوسجا نام عابد اور معبود
نہ مین تو کی وہانپر کچھ جدائی — وہی یکتا وہان جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی اوسجا رسائی — نہ جبرائیل کو اوسجا رسائی

توکیا اسکے سوا قولِ بیانی　　وہی سُبحان ربی لامکانی
تواوس خلوت ات ہے مخصوص طٰہٰ　　کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبَرّا
مراتب مین جو رتبہ لبسکہ امجد　　وہ ہے کُلّی شفاعت نزدِ ایزد
علی الاطلاق اوسمین جو مُشفّع　　تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ تُشفّع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین　　طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع واقسام　　تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام
ز آدم تا بعیسےٰ جو اُمم ہین　　بھی اس امت سے جواد ناہم ہین
ہمہ ملکر وہ جاوین پیشِ آدم　　درانروزیکہ باشد فزعِ اعظم
باآہ وسوز ہم باچشم گریان　　کرین معروض یہ باسینہ بریان
کہ ہے امروز جوشِ قہرِ ایزد　　بھی تو زانِ غضب ہے بسکہ بیحد
نہو امروز گر یارِ مددگار　　تو ہم ہووین غضب سے بس تبہ کار
تو ہی ہے بوالبشر مسجودِ لاریب　　تو ہی قلبِ عوالم ہے بلاعیب
نفخت فیہ من روحی جو فرمان　　وہ تیری شان مین نازل بقرآن
کہ ہر دو دستِ قدرت سے تو پیدا　　ہوئے جملہ ملائک تجپہ شیدا
تو ہی ہے مظہرِ صفتِ جلالی　　تو ہی ہے منظرِ وصفِ جمالی
تو ہی ہے حاملِ نورِ خدائی　　نہ خالق اور اوسمین کچھ جدائی
کرو ایسی شفاعت نزدِ غفار　　کہ ہو مسدود اوس سے قہرِ جبار
صفی اللہ کرین پھر عذر بسیار　　کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
خطائے خویش میرے پیش بیاری　　زبان پر وردِ نفسی بسکہ جاری

ہم لرزان چو بید از قہر بسیار — تو کیونکر مین شفاعت کے سزاوار
نجی اللہ جو ہین وہ اہلِ طوفان — تو جاؤ پیش اونکے تم پریشان
کرین گر وہ شفاعت نزدِ غفار — تو ہو مسدود اوسے قہرِ قہار
وہ پیشِ نوح جاوین جبکہ گریان — کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان
کہ توران غضب امروز بسیار — کرو تم اب شفاعت نزدِ غفار
نجی اللہ کرین پھر عذر بسیار — کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
کہ طوفانِ غضب سے مین ہراسان — زبان پر وردِ نفسی ہے کہ ہر آن
کہان وہ کشتیِ امن وامان ہے — کہ جستے در سلامت جسم وجان ہے
وہ لے جاؤ بدربارِ خلیلی — وہ ہون شافع بدرگاہِ جلیلی
کہ ہین وہ قطبِ توحیدِ خداوند — تو شاید اونسے ہووے قہر در بند
وہ جاوین پھر خلیل اللہ کے پیش — غضب سے وہ ہراسان با دلِ ریش
کرین پھر عرض وہ باچشم گریان — کہ ہین امروز ہم باسینہ بریان
نہین ہرگز کوئی مونس مددگار — شفاعت اب کرو نزدیکِ غفار
نہین تیرے سوا اوسجا رسائی — کرو قہرِ خدا سے اب رہائی
خلیل اللہ کرین پھر عذر بسیار — کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
مین اپنے حال مین امروز سرشار — ذبیح اللہ سے ہو نہین دست بردار
زبان پر وردِ نفسی ہر زمان ہے — طلب ایزد سے ہر دم مین امان ہے
کلیم اللہ جو ہین وہ ابنِ عمران — تو جاؤ پاس اونکے تم ہراسان
خدا سے بے توسط وہ مکلم — تجلیِٔ خدا اونپر مسلّم

وہی ہین صاحبِ توراتِ ایزد | وہی یکتا نقیبِ ذاتِ احمد
کرین گر وہ شفاعت نزدِ معبود | تو شاید قہرِ ایزد ہووے مسدود
تو جاوین جملہ پیشِ ابنِ عمران | باہ وسوز از بسکہ پریشان
کرین پھر عرض وہ بانکساری | کہ ثورانِ غضب امروز جاری
کلامِ ایزدی سے آپ ممتاز | بیان تمسے ہوئے ہین راز در راز
بھی اہلِ ناز ہو تم نزدِ یزدان | عطائے رب سے ہو ممتاز ہر آن
کرو گر تم شفاعت نزدِ غفار | تو ہو مسدود اوسنے قہرِ جبار
کلیم اللہ کرین پھر عذر بسیار | کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
جو روح اللہ عیسےٰ ابنِ مریم | ہوا جنپر ختم وہ دورِ آدم
اگر اون پاس جاؤ تم پریشان | کرین گر وہ شفاعت نزدِ رحمان
تو شاید اوسنے ہووے قہر مسدود | رہائی اوسنے بخشے ہمکو معبود
تو جاوین پیشِ روح اللہ گریان | کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان
کہ ہے امروز جوشِ قہر جاری | شفاعت اب کرو نزدیک باری
کہ ہو ہمکو رہائی اوس غضب سے | کرین ہم گفتگو پھر اپنے رب سے
کھلے بابِ شفاعت نزدِ غفار | تو ہون ظاہر جو اوسکے ہین سزاوار
تو روح اللہ کرین پھر عذر بسیار | کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
بتاؤن تمکو مین یکتا وسیلہ | نبیلہ ہے جلیلہ وہ جمیلہ
وہ پیشین و پسین ہے قبلہ عفو | وہی نورِ قدم نورِ علی نور
ربوبیت ہوئی اوسنے ہویدا | دل جملہ خلائق اوسپہ شیدا

نہ وہ محبوب ہوتا گر ہویدا — تو کب ہوتا خدا کے خلق پیدا
نہ ہوتا عشقِ عاشق اور معشوق — نہ ہوتا خلقِ خالق اور مخلوق
نہ ہوتا گر ظہورِ ذاتِ لولاک — تو کب ہوتا ظہورِ نورِ افلاک
تو جاؤ تم ہمہ پیشِ محمد — کہ وہ محمودِ ذاتِ پاک ایزد
وہ نزدیکِ خدا لابد مشفع — کہ ہے اونکا مقالہ جملہ تشفیع
مقام اونکا یقیناً جائے محمود — وہی مخصوص با دیدارِ معبود
وہی لاریب مفتاحِ خزائن — فدا اوپر خدا کے جود فائن
وہی مُلکِ خدا مین نازنین ہے — وہی یٰس طٰہٰ مہ جبین ہے
ہمہ خلقت رضا جوئے خدا ہے — خدا خواہِ رضائے مصطفیٰ ہے
ہمہ کس طالبِ دیدارِ ایزد — خدا ہے طالبِ دیدارِ احمد
جو امروزِ قیامت شافعین ہین — وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
تو اول سب کے سید اولین ہین — یہی آخر سب کے سید آخرین ہین
تو یہ عظمیٰ شفاعت نزدِ غفار — نہ ہو اونکے سوا دیگر سے زنہار
تو جاوین پیشِ احمد جملہ گریان — کرین پھر عرض وہ با سینہ بریان
کہ ہین امروز ہم رنجور بیحد — فامددنا اغثنا یا محمد
نہین تیرے سوا کوئی مددگار — کہ ہو اس بیکسی مین ور لیے غمخوار
رسولو نمین رسل جو مقتدا ہین — صفی اللہ جو مقبولِ خدا ہین
نجی اللہ جو شیخ الانبیا ہین — خلیل اللہ جو پدرِ اصفیا ہین
کلیم اللہ جو ہین وہ ابنِ عمران — وہی ہین صاحبِ توراتِ یزدان

وہ روح اللہ جو عیسیٰ ابنِ مریم ۔ جو ہیں تمثیل میں وہ مثلِ آدم
تو ہر یک نے کیا ہے عذر بسیار ۔ شفاعت سے کیا ہے سب نے انکار
کہ ہم لائق نہ اوس کے آج زنہار ۔ کہ وردِ دامنِ نفسی میں ہیں سرشار
کیا ہر یک نے دیگر پر حوالہ ۔ کہ لستُ ہناک سب کا ہے مقالہ
ہوئے ہم بیکسوں سے دست بردار ۔ ز آدم تا بعیسیٰ جملہ اخیار
تو اب ہم دردمندوں کی دوا کر ۔ دوائے لطف سے ہمکو عطا کر
توئی ہے رحمتِ جملہ عوالم ۔ توئی باران گیہ جملہ اوادم
ز جوشِ قہرِ ایزد چشم گریان ۔ خروشِ نار سے ہے سینہ بریان
تنِ رنجور مثلِ بید لرزان ۔ دلِ مہجور دہشت سے ہراسان
ترحم یا حبیب اللہ ترحم ۔ توئی ہے دستگیرِ جملہ عالم
تو ہر مشکل میں بس مشکلکشا ہے ۔ کہ امدادِ تو امدادِ خدا ہے
تو فرمائیں حبیب اللہ فی الفور ۔ ترحم اور دلداری سے اسطور
نہ غم کھاؤ نہ ہو تم چشم گریان ۔ نہو سوزِ جگر سے سینہ بریان
نہو غمگین خاطر کچھ ہراسان ۔ بفضلِ حق یہ مشکل ہووے آسان
رہو تم مطمئن خاطر ازان کار ۔ کہ ہو مسدود جوشِ قہرِ جبار
کہ ہوں میں اوس شفاعت کے سزاوار ۔ کہ شد مخصوص بہرِ من ہمان کار
نہووے وہ شفاعت آج زنہار ۔ سوا میرے کسی سے نزدِ غفار
چلو اب میں کروں کارِ شفاعت ۔ برائے عاصیان و اہلِ طاعت
کہ تورانِ غضب ہو اوس سے مسدود ۔ کرے جملہ خلائق حمدِ محمود

اٹھیں پھر مصطفیٰ اُسوقت فی الفور / کریں اوس قہر کو مسدود دستور
کہ آدیں اوس مکانمیں جو کہ محمود / بفرمانِ خدائے ذاتِ معبود
کہ وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے / نہ وہ زنہار جائے انبیا ہے
ز آدم تا بعیسےٰ جملہ واصل / نہو ہرگز کوئی اوس جامیں داخل
خلیل اللہ کلیم اللہ سماعیل / جلیل القدر گرچہ اہلِ تبجیل
ولے اونکا نہ ہرگز وہ مکاں ہے / کہ اوسمیں لامکانی کا نشان ہے
وہ دیکھیں دور سے باقلبِ شادان / کہ استادہ ہے اوسمیں حُبِّ رحمان
ولی جو ہیں طفیلیئے محمد / تو یہ اونسے مراتب میں ہیں امجد
جو اِس امت میں خاصانِ خدا ہیں / ولایت میں وہ برتر مقتدا ہیں
جو اہل بیت ذاتِ مصطفا ہیں / جو محبوبِ خدا غوث الورا ہیں
ورا میں یہ ورائے اولیا ہیں / یہ لابد جائے فخرِ اصفیا ہیں
مراتب میں وہ گرچہ ہیں زبرقان / ولے خورشید سے برتر وہ ہر آن
جو ہیں نزدِ خدا اونکے مقامات / ورائے عقل ہیں وہ جملہ ہیہات
کہ باطن احدیت سے ہیں وہ ممتاز / جو سرِّ احمدی ہے راز در راز
ملاحت میں وہ ہیں حسنِ جمالی / فدا جسپر ہوا حسنِ جلالی
جو معشوق ہیں اونکی بس ادا ہے / تو اہلِ عشقِ حق اونپر فدا ہے
نہیں بلکہ جو ذاتِ مصطفا ہے / تو اِنسے وہ ادا بھی دلربا ہے
تو کیونکر وہ نہ معشوقِ خدا ہے / خدا اوسپر فدا بے امترا ہے
عسیٰ اَنْ یَبْعَثَ میں ہوں وہ شامل / کہ ہیں اسرارِ احمد کے وہ حامل

نہین بلکہ وہ جزوِ مصطفا ہین | تو پھر کل سے نہ ہرگز وہ جدا ہین
جو حکم کل وہ جز پر سدا ہے | یہی بس مذہب اہلِ نہیٰ ہے
عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَ رَبُّکَ مقاما | جو ہے محمود جائے پر کراما
تو ہون استادہ اوسمین جبکہ احمد | بھی ہمرہ اونکے ہووے آلِ امجد
تو دیکھین وہ لقائے ذاتِ غفار | لقائے ایزدی سے ہووین سرشار
وہ دیدارِ خدا سے ہووین مسعود | طفیلِ احمدِ مختار محمود
کرین پھر سجدہ بہرِ ذاتِ معبود | کہ اوس سجدے کے لائق ہے وہ مسجود
وہ ہفتہ روزِ دنیا ساجدین ہون | ثنائے ایزدی سے حامدین ہون
ثنا و حمد ایزد کا محمد | کرین الہام سے اسطور بیحد
کہ ویسا اولین و آخرین سے | جو ہین اہلِ سما اہلِ زمین سے
نہین ظاہر ہوا وہ بہرِ غفار | نہوگا مثلِ اوسکے گا ہے زنہار
تو فرمائے خدائے خالقِ جان | کہ اے محبوب میرے جانِ ایمان
اُٹھا سر کو نکر تو اضطراری | فدا تجھپر یہ جملہ ملکت باری
خزائن جملہ میرے جو کہ در غیب | تصدق ہین وہ جملہ تجھپہ لاریب
توئی ملکِ خدا مین یکتا محبوب | نہین تیرے سوا کچھ میرا مطلوب
ہوئے جملہ عوالم جو کہ پیدا | وہ ہین لاریب جملہ تجھپہ شیدا
توئی محبوبِ خلاقِ او ادم | زخاکِ نعل تو جملہ عوالم
اگر مانگین تو مجھسے وہ عوالم | کہ بخشون مین ہمہ جان و او ادم
تو وہ چون خاک پا لابد عطا ہے | کہ وہ از خاکِ نعلِ مصطفا ہے

تو کیا افسوس مجکو اوس عطا سے — کہ ہے وہ گرد نعلِ مصطفا سے
شبِ معراج مین تجکو بلایا — خدا نے جبکہ ای اصلِ عطایا
تو پھر تو لامکان مین جبکہ آیا — تو زیرِ نعل تھی جملہ برایا
تو اوس نعلین کو سر پر اُٹھایا — ہمہ عالم نے تاج اوسکو بنایا
کیا جب قطع تو نے راہِ کونین — تو یہ اوس راہ کی ہے گرد نعلین
تو کب گرد و غبارِ نعل پا سے — کرون افسوس مین اب مصطفا سے
سوا اِسکے خزائن جو کہ در غیب — وہ دیدِ چشم دیگر سے ہین بے عیب
بھی وہ دیدار جو ہے غیب در غیب — کہ جسکی دید سے ہو ریب لاریب
تو وہ نزدیک تیرے یک عطا ہے — بھی یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے
نہین بلکہ جو ہے دیدار تیرا — وہی مطلوب بل محبوب میرا
لقائے ایزدی کے جملہ مشتاق — لقا تیرے کا ہے مشتاق خلاق
تو پھر اب مانگ جو تیری رضا ہے — جو چاہے تو وہی میری عطا ہے
شفاعت کر تو ہی یکتا مشفع — تو ہی مقبول تیرا قول سمیع
دھان غنچہ سے گل خندان ہو یکبار — لبِ شیرین سے کر اظہار گفتار
ہین ہون مشتاق تیری گفتگو پر — کہ صد رحمت یہ تیری جستجو پر
جو اس نون و قلم سے جملہ اظہار — وہی مالیسطرون ہے مجکو درکار
تو ہو تیری زبان سے جو ہویدا — دلِ عشّاق جملہ اوسپہ شیدا
کرو نہین وہ کہ جو تیری رضا ہے — رضا تیری رضائے کبریا ہے
رضائے ایزدی کے جملہ طلاب — رضائے احمدی مطلوبِ وہّاب

تو اب غنچہ دہانسے مانگ ای جان / رضا تیری مجھے درکار ہر آن
کرین پھر عرض باصد انکساری / محمد مصطفیٰ معشوقِ باری
کہ ای دانائے اسرارِ نہانی / نہان تجپر عیان جملہ تو دانی
جو ہووے راز ہر یک دلمین پیدا / تو ادّل اوستے وہ تجپر ہویدا
جو حال خستہ دل تجپر عیان ہی / عیان تجپر جو کچھ رازِ نہان ہے
کرون کیا مین بیانِ دردِ حالی / کہ ہے عِلْمُکَ حَسْبِی عَنْ سُؤالی
وسے تو نے کیا جو امر اظہار / تو یہ معروض پیشِ ذاتِ غفّار
کہ توران غضب امروز جاری / تو ہے خلقت کو اوستے بیقراری
کوئی با دردِ آہ و سوز گریان / کوئی سوزِ جگر سے سینہ بریان
کوئی چون بید لرزان ہر زمان ہے / کسی کا وردِ نفسی بر زبان ہے
وہ خاصانِ خدا جو انبیا ہین / رُسُل اونسے جو برتر اتقیا ہین
وہ جوشِ قہر سے ازبس پریشان / بہ سوزِ جان و دل ازبس ہراسان
توکب راحت مین ہون جو اہلِ عصیان / نہ بل وہ چشم گریان سینہ بریان
غرض ہر ایک ہے با دردِ سوزان / تو کیون یہ دل نہو اوستے پریشان
کہ یہ فرمانِ قرآنِ مبین ہے / محمد رحمۃٌ للعالمین ہے
تو رحمت کے نہ ہرگز یہ سزاوار / کہ دیکھون اونکو مین غمگین دل افگار
وہ ہون سوزِ جگر سے جبکہ رنجور / تو میرا دل نہو زنہار مسرور
وہ توران غضب سے جبکہ گریان / تو کیون اوستے نہو مین سینہ بریان
دلِ خستہ زبان بستہ خلائق / شکستہ سِلکِ اُمیدِ حقائق

خدا وندا خدائے جملہ عالم — ہمہ خلقت پہ تیرا لطف ہردم
جہان مین جو کہ غنچہ ہے نہفتہ — وہ ہو بادِ عنایت سے شگفتہ
تو ہون وہ اوس گُلِ خندان سے خندان — دلِ گریان جو ہین وہ دردمندان
تو کر اِس قہر کو مسدود امروز — کہ ہووے دور خلقت سے ہمہ سوز
کرین پھر گفتگو باہم خلائق — کرین امداد جو اہلِ دقائق
کھلے بابِ شفاعت نزدِ غفّار — کرین ظاہر شفاعت جملہ اخیار
غضب کو تب کرے مسدود ایزد — تو ہو مسرور خلقت اوس سے بیحد
کرین جملہ خلائق شادمانی — کہ دیکھین فیض احمد جاودانی
کہ وہ قہرِ خدائے ذاتِ معبود — ہوا بہرِ محمدؐ جملہ مسدود
ہوا خاتم سے وہ لاریب مختوم — ختم اونپر ہمہ اسرارِ قیوم
وہی ہین خاتمِ جملہ مقامات — وہی ہین فاتحِ کنزِ خفیات
وہ اول آخر و ظاہر وہ باطن — وہی محمود فی کل المواطن
تو جملہ اہلِ محشر جن و انسان — ملائک اور دیگر جو کہ حیوان
وہ حمدِ احمدی سے حامدین ہون — وہ مدحِ مصطفےٰ سے مادحین ہون
ثنا اونکی سے وہ رطب اللسان ہون — عطا اونکی سے وہ عذب البیان ہون
وہ یادِ احمدی سے ہووین شادان — وہ ہون ہم پیشہ خلاقِ یزدان
خدا امداحِ ذاتِ مصطفےٰ ہے — تو وہ محمودِ ابدی برملا ہے
تو آلِ احمدی بھی غوث مسعود — تو تبعاً جملہ اُسجا ہووین محمود
تو پھر بابِ شفاعت نزدِ یزدان — کھلے بہرِ شفاعت اہلِ عصیان

تو اول سب سے ہوں شافع محمد
کریں ہر ایک عاصی کی شفاعت
کریں سلہ بار پھر وہ شاہِ طاعت
حدیثِ مصطفا جو دربخاری
بھی دیگر جو شفاعتِ مصطفا ہے
شفاعت پھر کریں اہلِ شفاعت

وہ مقبول الشفاعت نزدِ ایزد
جو ہو مومن ولے اہلِ شفاعت
یہی سجدہ اور امت کی شفاعت
تو اُسمین ہے وہی ارشاد ساری
تو وہ نجم المبین مین باصفا ہے
جو ہین اقسام باقی اہلِ طاعت

خیوری بھی طفیلِ ذاتِ احمد
شفاعت سے خدایا ہووے امجد

تو لی مشفوع و شافع درحقیقت
یہی ہے مذہبِ اہلِ طریقت

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر النحاریر کالفیوضات المحمدیّہ والفتوحات الاحمدیّہ والمنھل الصفا فی خصائص المصطفا علیہ الصلوٰۃ والثناان المقام المحمود والمقام المشھود من خصائصہ العظیمہ ومن نفائسہ الفخیمہ ویدخل فیہ معہ الہ الاطھار حضرات ورثتہ الکبار تبعاً لہ عنداولی الابصار کسیدنا الحسن والحسین وسیدنا غوث الثقلین شیخنا عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہم بلطف الربانی لان الجزء یتبع الکل + والفرع یرجع الی اصلہ الاجل + والمقام المحمود مقام یعود الیہ جمیع المقامات + وینظر الیہ کل الاسماء والصفات + ولاریب فی ان المحمود ھو اللہ المعبود + فذلک المقام یشیر الی قیامہ بالاحدیہ + لا بنفسہ النفیسۃ الزکیۃ + علیہ اطیب الصلوۃ والتحیہ + ولھذا عبر فی الحدیث بالشفاعہ + لاھل الذنوب والطاعہ + لان اللہ تعالت اسماؤہ + وتوالت نعماؤہ + قال

ازالة لحزنه + من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه + ای لا یشفع احد عند الحضرة
الالهیه + الا من کان قائماً بالاحدیة + مظهر مظاهر الواحدیه + صاحب الوحدة
الذاتیه + لانه اصل وجود الموجودات + قطب دائرة المهمات + والرحمة لجمیع المخلوقات
فانه ماذون فی انجاح الحاجات لجمیع المکونات + اهل الارضین والسماوات + وتفخیم
ذلک المقام + جلی من التنکیر عند الفهام + لانه مظهر رویة رب العالمین + مرجع محامد الاولین
والاخرین + منبع ظهور الشرف للمقربین + ومبدئ فتح شفاعة الشافعین + ومصدر
انجاح مرام المذنبین + ووسیلة التقرب للواصلین + فکیف یکون آله العظام
محروماً من شرف ذلک المقام + او کیف یمهل الکل + جزئه الاجل فی ذلک المحل +
صلی الله علیه وسلم + وعلی آله ذوی الحکم + وقد قال الله عز برهانه تبارک وتعالی شانه
فی کتابه المبین + والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم
وما التناهم من عملهم من شیئ کل امری بما کسب رهین + والمعنی واتبعتهم ذریتهم
بایمان فی الجملة قاصرین عن رتبة ایمان الاباء واعتبار هذا القید للایذان
بثبوت الحکم فی الایمان الکامل اصالة لا الحاقا والمراد من الالحاق الحاق اولادهم
هم الصغار والکبار فی درجة ابائهم وامهاتهم کما قال علیه الصلوة والسلام
وعلی آله واصحابه الکرام ان الله تعالی یرفع ذریة المومن فی درجته وان کانوا دونه
لتقر بهم عینه ای لیتم نوره ویکمل سروره ثم تلا الآیة المذکورة فالحاصل
ان الذریة اذا قامت علی الفطرة الاولی وان کانوا دون الاباء والامهات
المقربین + فی الایمان واعمالهم واحوالهم الواصلین + یوصلهم رب السماوات
والارضین + فی درجاتهم العالیه + ومراتبهم المخصوصة الغالیه + اذ هنالک

تتم الروحانیہ + وتصفی قوتہا الفکریہ + وتقوی العقول والنورانیہ + و
انوار القلوب والاسرار العرفانیہ + عند کشف المشاھدۃ العظیمہ + و بروز
جمال الحق والمواصلۃ الفخیمہ + وکذالک حال المریدین عند العارفین فانھم
یبلغون الی درجات کبرائہم الکرام + وشیوخہم البررۃ العظام + ما آمنوا باقوالہم
واحوالہم وقد اتفق اصحاب الطریقہ + واجتمع ارباب الحقیقہ + علی ان من
آمن بکلامنا من وراء سبعین حجاب + فھو من اھلنا باللہ بغیر الارتیاب +
کما قال علیہ الصلوۃ والسلام + وعلی آلہ واصحابہ الکرام + ان سلمان من اھلنا
وایضا قال من احب قوما فھو منھم وقد قال اللہ عز برھانہ تبارک وتعالی
شانہ فی کتابہ قولا انیقا ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ
علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
فکیف لا وان اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ معطیھم اعلی الدرجات
والمفیض علیھم الخیر والبرکات + فاذا کانوا فی منازل الوحشۃ الدنیہ + یبلغھم
الی الدرجات العلیہ + فکیف لا یصلون الی مقام الوصلۃ السنیہ انتھی وھکذا
معنی آیۃ الحقنا بھم ذریتھم فی اکثر التفاسیر مسطور کما فی عرائس البیان و
فتح الرحمان ودرۃ التاویل واسرار التنزیل مذکور واللہ الھادی وعلیہ
اعتمادی یعنے تفسیر تجبیر مین سطور ہے + اور دیگر کتب مین بھی مذکور ہے +
چنانچہ فتوحات محمدیہ اور فیوضات احمدیہ اور منہل الصفا فی خصائص المصطفا
علیہ الصلوۃ والثنا مین پرنور ہے + کہ دخول رسول مقبول مقام محمود حمد عالمیان
مین + اور وصول دیدرب ودود بچشم سر برصعود لامکان مین + خصائص

عظیمۂ محمدیہ اور نفائس فخیمۂ احمدیہ سے بالضرور ہے + اور ہمراہ جناب رسول مختار مقام محمود مین روز شمار + داخل ہوگی اونکی آل اطہار + اور حقیقت مین وہی ہے وارثان کبار + اور وہ دخول آل ذوی الافتخار + از روئے تبع ہے عند اولی الابصار + اور یہ مانع خصائص نہین ہے ای ہوشیار + جیساکہ صلوۃ خصائص نبوت سے ہے بالیقین اور تبعًا اوسمین داخل ہے آل طیبین + اور صحابہ کرام وسائر مومنین + چنانچہ امام حسن وحسین + اور سیدنا غوث الثقلین اور دیگر ائمۂ عظام + ہمراہ سید الانام + علیہم اطیب الصلوۃ والسلام + مقام محمود مین داخل ہونگے لاکلام + کیونکہ جزو تابع کل کے ہوتی ہے علی الدوام + اور مقام محمود ازبسکہ مرجع جمیع مقامات ہے + اور منظر ہمہ اسمائے الٰہیہ وصفات ہے + اور صفت مقام جو محمود ہے + تو لاریب وہ خدائے معبود ہے + پس اوس مقام مین اشارہ ہے بغیر مریہ + طرف قیام رسول مقبول بالاحدیہ + جو مظہر مظاہر واحدیہ ہین + بیشک صاحب وحدت ذاتیہ ہین + نہ قائم بنفس نفسیۂ زکیہ ہین + اور اسلیئے وہ مقام حدیث مین معتبر ہے ساتھ شفاعت کے + واسطے اہل ذنوب وارباب طاعت کے + اور حبیب خدا کے لیئے بطور فرمان ایزد منان ہے اِنَّهٗ لَحْرِیَّۃٌ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یعنے نہ شفاعت کریگا زینہار + کوئی شخص نزد پروردگار + مگر وہ ذات جو قائم بالاحدیہ ہے + مظہر مظاہر واحدیہ ہے + صاحب وحدت ذاتیہ ہے + کیونکہ وہ اصل وجود موجودات ہے + قطب دائرہ مہمات ہے + رحمت جمیع مخلوقات ہے + پس وہی ذات ستودہ صفات ماذون رب البریات

ہے + انجاح مقاصد خلائق مین جو اہل رضین وسماوات ہے + ہر وجہ سے مرخص وشافع بالبینات ہے + وسیلۂ وصولِ ہمہ خیر و برکات ہے + مفتاحِ خزائن خالق مکوّنات ہے + کیونکہ وہ ہر طور مربّیئے ہمہ ذوات ہے + ایجاد وبقامین وہی واسطہ حصول عطا و نجات ہے + بغیر اوس ذات کے غیر ممکن وصول فیوضات ہے + کہ وہی مرکزِ ربوبیت قاضی الحاجات ہے + اوسکی رضا مطلوب رفیع الدرجات ہے + اور اوسیکا لقا محبوب کافی المہمات ہے + پس وہی مقصود دافع البلیات ہے + وہی محمود حلاّل مشکلات ہے + وہی منظرِ ودود معطیِ عطیات ہے + وہی مظہر سعود فرشیات وعرشیات ہے + وہی شاہد ومشہودِ جمیع مقامات و درجات ہے + وہی روحِ ارواحِ جملۂ کائنات ہے + اوسیکے سریان سے سب مین حرکات وسکنات ہے + اوسی حیّ کے فیض سے ہمہ خلقت کی حیات ہے + ہر ایک اوسکا محتاج وہی مستغنی ذات ہے + یہ دلِ دیوانہ اوس شمع کا پروانہ غیوری صفات ہے + اور عظمت اوس مقام کی از بسکہ ہویدا ہے + تنکیر مقام سے پیدا ہے + کیونکہ وہ مظہرِ دیدارِ خدائے رب العالمین ہے + مرجع محامد اولین وآخرین ہے + چشمۂ ظہورِ شرف حضراتِ مقربین ہے + اوسی جائے سے فتح بابِ شفاعتِ شافعین ہے + اور جائے حصولِ مرادِ عبادِ مذنبین ہے + وسیلۂ جمیلۂ حضراتِ واصلین ہے + موجب نجاتِ بندگانِ نزد ارحم الراحمین ہے + پس کیونکر اوس مقام کی شرافت و انعام سے محروم ہوا آل طیبین + کچھ کیونکر بیکار چھوڑے کُل اپنی جزءِ اجل

کو اوس محل سے یوم دین + صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین + اور تحقیق سطور ہے فرمانِ ملکِ منان از بسکہ مبین + وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے خدا پر باصدق والیقان + اور اونکی اولاد بھی اونکے تابع ہوئی ایمان مین فی الجملہ بگمان + یعنے اولاد کا ایمان قوی نہو اول مادر و پدران + تو پیوستہ کرینگے ہم اوس اولاد کو اونکے آباؤ امہات کے ہمراہ عالی درجات مین + یعنے اولاد ناقصین کو طفیل پدر و مادر کاملین کے داخل کرینگے اونکے عالی مقامات مین + اور نہ کم کرینگے ہم پدر و مادر کے درجے سے کوئی چیز زنہار + مادر و پدر کو اونکے عمل کا پورا ثواب عطا فرمائیگا پروردگار اور اونکی اولاد بھی اونکے طفیل اونکے ہی درجے مین ہوگی باقرار + اور ہر آدمی اپنے عملو نمین گرو ہے بلا انکار + پس اولاد ناقصین کو اعلی درجات پدران + اور انکے ثواب و درجے سے عدم نقصان + محض فضل الٰہی ہے نزدِ حضرات محققان۔

شعر

در فضلِ خدا ببند دلِ خویش مدام		تا فضل نباشد نبود کار تمام

اور حدیث شریف مین بھی ایسا ہی آیا ہے + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ یرفع ذریۃ المومن فی درجتہ وان کانوا دونہ لتقر بھم عینہ یعنے تحقیق خدائے رب العالمین + اولادِ مومن کامل کو بلند کریگا اوسکے درجے مین بالیقین + اگرچہ اولاد ایمان و عمل مین باپ سے ہون ناقصین + تاکہ والدین کی آنکھ سرد پر نور ہو + اور اونکو حصول

کمال سرور ہو + سپھر پڑھا جناب رسولِ کریم نے آیتِ مذکورہ + علیہ الصلوۃ والتسلیمات
الموفورہ + پس ملخص کلام فی ہذا المرام + یہ کہ جب اولاد صغار و کبار مومنین کرام
قائم رہین وہ بر فطرتِ اسلام + اور ایمان و اعمال مین ناقص ہون بہ نسبتِ
آبائے عظام + تو وہ اولاد صغار و کبار + بمقتضائے فضل پروردگار + ہمراہ
امہات و آبائے اخیار + داخل ہونگے اون درجات عالیہ مین بصد وقار +
جو اونکے آبا و اُمہات کے لیئے مخصوصہ ہین نزدِ کردگار + اور وصولِ درجاتِ
عالیہ سے عند اولی الابصار + کامل ہوگی روحانیتِ اولاد صغار و کبار + اور
صافی و وافی ہونگے اونکے افکار + اور حاصل ہوگی اونکو قوتِ عقولِ اخیار +
اور اونکے دلون کے انوار اور اونکی معرفت کے اسرار + نورانیت و تقویت
مین ہونگے تامہ بسیار + نزدیک حصولِ مشاہدۂ خالقِ نور و نار + اور نزدِ
وصولِ انوار جلال و جمال + اور وقتِ وصالِ حضرت ذوالجلال + اور
ایسیطور مُریدانِ صادقین نزدِ حضراتِ عارفین داخل ہونگے اپنے مشائخ
کرام کے درجاتِ علیہ مین + اور واصل ہونگے اپنے مرشدانِ عظام کے
مراتب سنیہ مین + جب تک کہ صدق الیقان سے معتقدین ہون اونکے
اقوال پر + اور حق الایمان سے موقنین ہون اونکے احوال پر + کیونکہ
اِس امر پر تحقیق متفق ہوئے ہین اصحابِ طریقت + اور مجتمع ہوئے
ہین اربابِ حقیقت + کہ جو شخص صدق دل سے مانے اونکے کلام کو
بلا ارتیاب + اگرچہ ہو وہ شخص من ورائے ستر حجاب + تو وہ بھی اونکا
اہل ہے لاکلام + جیسا کہ فرمایا جناب سید الانام + علیہ ازکی الصلوۃ والسلام +

کہ بیشک سلمان فارسی ہمارے اہل سے ہے ایہا الفہام + اور بھی فرمایا جناب
رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے یہ کلام اتم + مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ +
یعنے جو شخص دوست رکھتا ہے کسی قوم کو بادل وجان + تو لاریب وہ شخص
اوسی قوم سے ہے نزد اہل عرفان + اور بیشک فرمایا ہے حق تعالی نے قرآن حمید
فرقان مجید مین سطور بیانًا حقیقًا + وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا + یعنے جو اشخاص کہ مطیعانِ خدا و مصطفا ہین + جان و مال سے
جبیبِ خدا پر فدا ہین + تو وہ ہونگے ہمراہ چار گروہ کے بلا انکار + کہ جنپر انعام
کیا ہے حضرتِ پروردگار + اور وہ حضراتِ انبیا وصدیقین ہین + اور
حضرات شہدا وصالحین ہین + پس کیا خوب ہین وہ اصحاب تصدیق +
اور کیا خوب ہین اونکے وہ حضرات رفیق + یہ جملہ درجاتِ سنیّہ مین رویت
الہیّہ سے مشرف ہونگے علی التحقیق + پس اب کیونکر داخل نہو آلِ اطہار + مقام
محمودہ مین ہمراہ سیّد مختار + اور کیونکر داخل نہون فرزندانِ مومنین ابرار +
درجاتِ عالیہ آبا و امہات مین باوقار + اور کیونکر واصل نہون مریدان
رشیدان صدق شعار + علوّ درجاتِ مُرشدین مین روزِ شمار + حالانکہ
حق جلّ جلالہٗ + وعلی العالمین عمّ نوالہ + معطیٔ اعلی الدرجات ہے + اور
اوپر مُفیضِ خیر و برکات ہے + اور جب ہووین زمرہ مذکورین منازل
وحشتِ دنیّہ مین + تو داخل فرماوے اونکو حق تعالی درجاتِ علیہ مین +
تو کیونکر واصل نہون وہ مقام الوصلۃ السنیہ مین + انتہی اور ایسا ہی معنے

آیت الحقنا بہم کا دیگر تفاسیر میں بھی مسطور ہے چنانچہ عرائس البیان اور فتح الرحمان وغیرہا میں ویسا ہی مذکور ہے واللہ الہادی و علیہ اعتمادی

ای شاہِ رسل و ے سیّدِ کل کیتے تجھے رب کے سوا جانا	
	و ے اصلِ اجل محمود محل اِس بندے کو در پہ بٹھا جانا
از روئے ادب بستہ ہے یہ لب ظاہر ہوا ب اوس غم کا سبب	
	ای بادِ طرب از ملکِ عرب کچھ تجکو خبر تو بتا جانا
ہر شاہ و گدا در ہر دو سرا تیرے فیض و عطا سے ہمہ بر پا	
	ای نورِ خدا اٹھا ہائے نقاب مجھے خواب میں جلوہ دکھا جانا
ای شمسِ ضحیٰ در روزِ جزا ہمہ اہلِ ثنا تجپر ہون فدا	
	ای شاہِ بقا و ے میرے خدا اِس قیدِ فنا سے چھڑا جانا
ای کنزِ قدم تجپر ہے ختم ایزد کی قسم باخاکِ قدم	
	ای محیِ عظم من مردہ دلم اِس مردہ دل کو جلا جانا
از فرقتِ غم من خستہ دلم تو ابرِ کرم ساقیئے اُمم	
	معطیئے نعم من تشنہ لبم مجھے شربت وصل پلا جانا
ای صاحبِ جاہ و ے پشت و پناہ ہمہ خلقِ الٰہ پر تیری نگاہ	
	من اہلِ گناہ با نالہ و آہ مجھے نالہ و آہ سے بچا جانا
ای عونِ درا در روزِ جزا از قہرِ خدا تو شافعِ ما	
	کر دست ہوا مقہور مرا اس قہرِ ہوا کو مٹا جانا
از پاک رہم جائے نہ رقم ہمہ کارِ اُمم کر دی تو بہم	

من خستہ دلم بیکار و ہیچم میری بگڑی بات بنا جانا

از بہرِ شفا روئے تو دوا مُردہ کا لقا بس تیرا لقا

از ہجرِ شہا زخمی ہمہ جا کچھ مرہم دل پہ لگا جانا

از خالقِ جان جائے نہ مکان ہمہ راز نہان شد بر تو عیان

من ہیچ مدان مشتاق بجان کچھ مجکو بھی مژدہ سنا جانا

ای نورِ بصر روئے رشکِ قمر از سوزِ جگر سوزان ہی سقر

از لطف نظر کر مجھپہ گذر اوس نارِ جگر کو بجھا جانا

ای سیدِ جان از جائے زمان جائے نہ مکان سیرِ تو بیان

من خستہ جنان از سیرِ جہان مجھپہ بھی گذر فرما جانا

تو نوحِ خدا دل ناوِ وفا از موجِ خطا گردابِ جفا

ڈوبے ہے شہا اب ہے یہ دعا اس ناؤ کو پار لگا جانا

تو شمعِ قدم پروانہ دلم پروانہ کنم دیوانہ شیم

ای نون و قلم منجئ امم پروانہ خدا سے دلا جانا

آن آلِ عبا وان غوثِ ورا در جائے لقا مجھکو عطا

با تو ای شہا در دیدِ خدا اوس غوثِ ورا پہ فدا جانا

ای صمدیِ ولا مقطوعِ قضا مسموع دعا از بہرِ خدا

خذ دست مرا من ہدفِ بلا اوس تیرِ بلا کو ہٹا جانا

ای قطبِ علا وے بدرِ خدا بنمائے لقا خلّاق ادا

چون لیلِ دجا این قلبِ سیا ترے نور سے لیل چھپا جانا

	ای مُرشدِ ما در دارِ بقا برخوانِ لقا تو اہلِ صلا
میں بندہ گدا جیبانِ رضا اُس خوانِ لقا پہ بُلا جانا	
	ای جانِ ورا قرآں لقا تو شانِ خدا شانِ تو بقا
کس سے ہو ادا کچھ تیری ثنا مدحِ تو خدائے ورا جانا	
	صلواتِ صفا مقبولِ خدا بر تو اے شہا با اہلِ ہدا
پڑھتا ہے سدا وہ اہلِ نُہیٰ صلوات کا جنسے مزا جانا	
	ای شاہِ شہاں یہ عرضِ جناں پیشِ تو عیاں کچھ دردِ نہاں
مجھسے ہو بیاں گر ہو فرماں اک بار حضوری تو آجانا	

الفائدة الجليلة والعائدة الجميلة من الجزء الخامس من كتابي الرصين نجم المبين لرجم الشياطين في بعض لطائف الشفاعة الكبرى من اسرار الشفيع العظيم

قال الامام النووي في شرح مسلم رحمه الله المولى المكرم معزيا الى القاضي عياض رحمه الله الفياض تحت قوله صلى الله عليه وسلم ان كل واحد من الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم يوم الجزاء يقول لست هناكم ولست لها معناه لست اهلا لذلك وفيه اشارة من كل واحد منهم الى ان هذه الشفاعة وهذا المقام ليس له بل لغيره وكل واحد يدل على الآخر حتى ينتهي الامر الى صاحبه ولانهم علموا ان صاحبها سيدنا الكل محمد صلى الله عليه وسلم معين لها وفي احالة كل احد منهم على الآخر تقديم ذوي الاسنان والآباء على الابناء في الامور التي لها بال واما مبادرة النبي صلى الله عليه وسلم لذلك واجابته لرغبتهم فلتحققه صلى الله عليه وسلم وتيقنه ان هذه الكرامة والمقام له صلى الله عليه وسلم خاصة انتهى وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب للعلام القسطلاني

عليهما الرضوان الصمداني وانما الخمسة بالمجيء اليهم دون باقي الانبياء لانهم مشاهير الرسل
واصحاب شرائع عمل بها مدة طويلة مع ان آدم والد الجميع ونوح الاب الثاني وابراهيم مجمع
على الثناء عليه عند جميع اهل الاديان وهو ابو الانبياء بعده وموسى اكثر الانبياء اتباعا
بعد المصطفى وعيسى عليهم السلام لانه ليس بينه وبينه نبي ولانه من امته صلى الله
عليه وسلم ولم يلهموا المجيء اليه من اول وهلة لاظهار فضله وشرفه قال الحافظ ولا شك
ان في السائلين يومئذ من سمع هذا الحديث في الدنيا وعرف ان ذلك خاص به ومع
ذلك فلا يستحضره كيف لا وان الله عز برهانه وتعالى شانه انساهم ذلك للحكمة المذكورة انتهى
وقال العلامة والحبر الفهامة في التحبير هذا التعبير والحكمة في ان الله تعالى الهمهم سؤال
من آدم ومن بعده صلوات الله وسلامه عليهم في الابتداء ولم يلهموا سؤال نبينا
محمد صلى الله عليه وسلم اولا هي والله اعلم اظهار الفضيلة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم
فانهم لو سالوه ابتداء لكان يحتمل ان غيره يقدر على هذا او يحصله واما اذا سالوا
غيره من رسل الله تعالى واصفيائه فامتنعوا ثم سالوه فاجاب وحصل غرضهم
وهو النهاية في ارتفاع المنزلة وكمال القرب وعظيم الادلال والانس وفيه
تفضيله صلى الله عليه وسلم على جميع المخلوقين من الرسل والآدميين والملائكة
فان هذا الامر العظيم وهي الشفاعة العظمى لا يقدر على الاقدام عليه غيره صلى الله
عليه وسلم وعليهم اجمعين انتهى وقال العارف الرباني سيدي عبد الوهاب
الشعراني قدس الله سره النوراني في اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الاكابر
تحت قوله عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام انا سيد ولد آدم
يوم القيامة واول شافع واول مشفع ولا فخر قال العلماء وانما خص يوم القيامة

بالسیادۃ لانہ یوم ظہورہا لکل احد کقولہ تعالیٰ لمن الملک الیوم بخلاف شرفہ فی الدنیا وسیادۃ فانہا لاتخلو من منازع یعنے ذکرِ شفاعت کبریٰ جو نظم میں بالا نگار ہے تو اوسکا بیان کتاب نجم المبین کی پانچوین جلد مین مفصلاً آشکار ہے لطائف حدیث شفاعت کبریٰ طول وبسط سے وہان مذکور ہین اور اوسکی حکمتہاے شریف اور اسرار عظیمے مشروحاً وہان مسطور ہین ازانجملہ یہ مشتے نمونہ خروارے ہے اندک سے حقیقت انبار کی منکشف عند اولی الابصار ہے کہ حضرت امام نووی شرح صحیح مسلم مین ایسا فرماتے ہین بسندِ علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض تحریر مین لاتے ہین کہ جب روزِ پُرسوز قیامت مین امم اولین وآخرین کو مصائب وشدائد تو انِ غضب الٰہی چہرا دکھلاوین تو سب اُمتین اوس غضب الٰہی سے رہائی کے لیئے پانچ پیغمبرون کی خدمت فیضدرجت مین جاوین اول حضرت آدم صفی اللہ دوسرے حضرت نوح نجی اللہ تیسرے حضرت ابراہیم خلیل اللہ چوتھے حضرت موسیٰ کلیم اللہ پانچوین حضرت عیسیٰ روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ التام علی نبینا وعلیہم علی الدوام پس وہ پانچون نبی جناب الٰہی مین شفاعت کرنے سے عذر ومعذرت اظہار مین لاوین اور یہ کلمہ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اپنی زبان فیض عنوان سے فرماوین کہ لَستُ ھُنَاکُم وَلَستُ لَھَا معنا اسکا یہ ہے نزدِ علماے کرام کہ مین نہ اہل اس شفاعت کا ہین اور نہ میرے لائق ہے یہ مقام اور اس جواب باصواب مین ہیا شارت ہے لا کلام ہر ایک پانچون انبیاے کرام سے علیہم السلام کہ میرے سوا میرے ہوگی یہ شفاعت عند اللہ العلام کہ وہ اہل اس شفاعت کا ہے اور اوسیکے نازو ہے یہ مقام پس آدم علیہ السلام سے ایک دوسرے پر حوالہ کرینگے بالاہتمام ہر ایک اون پانچون انبیاے عظام سے اقرار کریگا کہ ہرگز میرا نہین یہ کام یہان تک کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ سے یہ امر منتہی ہوگا طرف صاحب مقام کے بالاہتمام کیونکہ اونکو اس امر

کا علم ہوگا بالضرور + کہ یہ شفاعتِ کبریٰ مقام سیّد الانبیا ہے بے فتور
اونکے لیئے ہی یہ رتبۂ شفاعت مخصوص ہے + اونکے سوا غیر کے لیئے یہ ہرگز نہین
منصوص ہے + اور حوالہ کرنا حضرت آدم صفی اللہ کا طرف حضرت نوح نجی اللہ کے +
اور حوالہ حضرت نوح کا طرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے + اور حوالہ انکا طرف موسےٰ
کلیم اللہ اور انکا طرف حضرت عیسےٰ روح اللہ کے + اسلیے ہے کہ ذوی الاسنان
و آبا مقدم ہون ابنا پر بالاحترام + اون امور مین کہ جنکے لیئے شرافت و عظمت
ہے نزدِ خواص و عوام + اور جب سب اولین و آخرین + اون پانچ انبیائے کرام سے
مایوس ہوکر بادلِ غمگین + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت
فیضدرجت مین آئینگے + تو آپ ساتھ نہایت شفقت و دلداری اور غایت
مرحمت و غمگساری کے انا لھا انا لھا فرمائینگے + یعنے اس شفاعتِ کبریٰ کا
اِذن خاص میرے لیئے ہی کیا ہے پروردگار + میرے سوا کسی کو مقربانِ
الٰہی سے اس رتبہ مین دخل نہین زینہار + یہ شفاعتِ عظمیٰ عند اللہ امروز
میرے لیئے ہے سزاوار + امروز حقًا یقینًا میری ہی وجاہت سے اس غضب کو
مسدود کریگا ایزدِ غفار + ازل سے ابد تک یہ رتبہ میرے لیئے ہی مشہور
ہے نزدِ کبار و صغار + پس جبکہ جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لیئے وہ رتبہ متحقق ہے نزدِ کردگار + تو شادان و فرحان باصد سرور
دل و جان اوس شفاعت کے لیئے مبادرت فرمائینگے بلاانکار + اور شرح
مواہب لدنیہ مین مذکور ہے + اور یہ شرح علامہ زرقانی کی ہشتم جلد مین
مسطور ہے + کہ پانچ حضرات انبیائے موصوفین کی خدمت مین اُمم اولین

وآخرین کا جانا + اور امداد و شفاعت کے لئیے اونکو ہی مخصوص ٹھرانا + اور سائر انبیائے کرام کی طرف جانیکو التفات مین نہ لانا + یہ اسلیئے کہ وہ پانچون حمدوحین مشاہیر رسلِ عظام ہین + اور پیشوائے جماہیر حضراتِ انبیائے فخام ہین + زمرۂ انبیا علیہم الثنا مین اولوالعزم انکی شان + ہر ایک مظہرِ کثرتِ بلا منظر و فورِ محن و ابتلا سلیم الجنان ہے + ہر ایک صاحبِ شریعتِ سدیدہ ہے + شریعت انکی معمولِ مدتِ مدیدہ ہے + اور باوجود اسکے حضرت آدم صفی اللہ ابوالبشر ہین + اور حضرت نوح نجی اللہ آدمِ ثانی بے خطر ہین + اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ مجمعِ ثنائے اہلِ ہمہ ادیان ہے + اور بعد حضرت نوح ابوالانبیا قطبِ توحید عظیم الشان ہے + اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ متبوعِ اکثر انبیا بعد سید انس وجان ہے + اور شریعت حضرت عیسیٰ روح اللہ اور شریعتِ سیدنا حبیب اللہ مین نہایت اتصال ہے + اور ان دونو حضرات مین کسی دوسرے نبی سے ہرگز نہین انفصال ہے + اور حضرت عیسیٰ روح اللہ ظاہرا ابھی امتِ محمد رسول اللہ سے بے قیل و قال ہے + کہ بعد ظہورِ دجال حضرت عیسیٰ دوسرے آسمان سے دنیا مین تشریف لائینگے + اور مثل علما اس امت کے اسی شریعتِ محمدیہ پر حکم فرمائینگے + اور اس امتی ہونے مین کسی نبی کی دعا قبولیتِ الٰہی مین نہ آئی ایک انکی ہی دعا کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ حق تعالیٰ نے قبول فرمائی اور زرقانی شرح مواہب اور تفسیر عزیزی مین نگارش ہے + اور انکے سوا دیگر کتب معتبرہ سے بھی آشکارا ہے + کہ حق تعالیٰ نے کسلیئے ہمہ امم اولین و آخرین کے دلمین یہ الہام کیا + کہ

اور ان سب نے شفاعتِ کبریٰ کے لیئے حضرت آدم سے اولاً سوال بالاہتمام کیا +
یعنے قیامت کے روز پُرسوز مین سب امم اولین وآخرین اس امر پر اتفاق لائینگے
کہ شفاعتِ کبریٰ کے لیئے حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین جائینگے + حالانکہ
رتبہ شفاعتِ کبریٰ جناب سید الانام کے لیئے مخصوص ہے + انکے سوا کسی
دیگر نبی کے لیئے وہ ہرگز نہین منصوص ہے اور آدم علیہ السلام سے پانچون
انبیائے کرام ایک دوسرے پر حوالہ فرمائینگے + اور اقرار لستُ لہا اور عذر و
معذرت درپیش لائینگے + حالانکہ یہ علم اونکے نزدیک متحقق بالیقین ہے +
کہ رتبہ شفاعتِ کبریٰ مخصوص عنداللہ بہر سید المرسلین ہے + خصوصاً
اکثر افراد اس اُمتِ مرحومہ کے نزدیک یہ علم ثابت بلاانکار ہے + کہ روز
قیامت مین صاحبِ رتبہ شفاعتِ کبریٰ حبیبِ پروردگار ہے + پس
باوجودِ خصوصیتِ شفاعتِ کبریٰ بہر سید الانام + اور باوجودِ ثبوتِ
علم خصوصیتِ مذکورہ نزدِ حضراتِ انبیائے کرام + اور عموماً ماہر ہونا
بعض اُممِ ماضیہ کا خاصہ مذکورہ سے لاکلام + اور خصوصاً ماہر ہونا
اُمتِ مرحومہ کا خاصہ مسطورہ سے علی الدوام + ہمہ اُمم اولین وآخرین
بہر شفاعتِ کبریٰ نزدِ رب العالمین + کسلیئے نہ جائینگے اولاً پیش سید المرسلین
اور حضرت آدم صفی اللہ کسلیئے ہمہ اُمم کو اولاً نہ بھیجینگے پیشِ محمد رسول اللہ
اور اسیطور حضرت نوح نجی اللہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ
نہ روانہ کرینگے ہمہ امم کو طرف جناب حبیب اللہ + علی نبینا صاحب المقام
المحمود المنیر + وعلیہم صلوات اللہ وسلامہ الوفیر + پس ایسا ہین یہ تقضائے حکمت

آیتیہ ہے + اور سرِ اسرارِ قدرتِ ازلیہ ہے + کہ اوس یوم یوم وکرامت مین روزِ پر سوزِ قیامت مین جو مجمعِ ہمہ حضراتِ انبیائے مرسلین ہے + اور مرجع ہمہ اُممِ اولین وآخرین ہے + رتبہ عظیمہ سرِ باطنِ احدیتہ + اور مرتبہ فخیمہ سِرِ وحدتِ ذاتیہ + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اظہار فرمائے + اور عروسہ علم الیقین منصہ عین الیقین پر چہرہ حق الیقین دکھلائے + اور معنائے حدیثِ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ متحقق ہوجائے + شعر

شنیدہ کے بود مانند دیدہ	ترا دیدہ ویوسف را شنیدہ

یعنی ہمہ اُممِ اولین وآخرین مین جن اشخاص پر یہ امر آشکار ہے + کہ اوس روزِ پُر سوز مین شفاعتِ کبریٰ خاصہ جناب سید مختار ہے + تو حق تعالےٰ یہ علم اونکے دلون سے نسیًا منسیا فرمائیگا + اور سب کے دلونمین یہی رائے مقرر ٹھہرائیگا + کہ حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرضِ شفاعتِ کبریٰ ہم بجا لاوین + تاکہ اس تو رانِ غضبِ الٰہی سے فورًا نجات پاوین + جب یہ سب آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرضِ شفاعتِ کبریٰ بجالائین + تب حضرت آدم علیہ السلام خواہشِ ایزدی سے فورًا ماہر ہوجائین + کہ امروز اظہار شرافتِ عظیٰ اور فضیلت فخیمہ جناب رسولِ مقبول کی حق تعالیٰ کو منظور ہے + اور ہر وجہ سے اوس شرافت وفضیلت کو بے ریب اور بے عیب ظاہر کرنا بالضرور ہے + پس حسبِ خواہشِ الٰہی شفاعتِ کبریٰ کی عدم اہلیت کا اقرار فرمایا + جیسا کہ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلَسْتُ لَھَا بالا تحریر مین آیا + اور سید لوریہ ایک اون چہار اصفیائے موصوفین سے سنت آدم صفی اللہ کو عمل مین لایا + اور اگر

ہمہ ائمہ اولین وآخرین ابتداءً جناب سید المرسلین کی خدمت مین جاوین
اور جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شفاعت کبریٰ کی اظہار مین لاوین
تو بہت اشخاص کے دلون مین باقی رہے یہ اشتباہ واحتمال + کہ اگر اون
پانچ حضرات کی خدمت مین عرض کرتے ہم شکستہ حال + تو ممکن کہ اونسے بھی شفاعت
کبریٰ ظہور مین آتی بے قیل وقال + پس رفع اشتباہ مذکورہ کے لیئے اکثر ائمہ
پر نسیان طاری ہو + اور پانچون انبیائے کرام کی زبان فیض عنوان سے
اقرار عدم اہلیت جاری ہو + اور جب اون پانچ مشاہیر انبیائے عظام سے
عدم اہلیت اوس شفاعت کا اقرار ہو + تو سائر انبیائے کرام کی عدم اہلیت
اوس شفاعت مین بطریق اولیٰ آشکار ہو + اور اس شفاعت کے لیئے فرشتونکی
عدم اہلیت کا بھی بوجہ احسن اظہار ہو + کیونکہ خاصان بنی آدم خاص فرشتون سے
مراتب مین افضل واکرم ہین نزد پروردگار + اور عوام مومنان بنی آدم عوام
ملائکہ سے مناصب مین اکمل واعظم ہین عند اللہ الغفار + اور جبکہ خاصان آدمیین
اور ملائکہ معصومین + ادائے شفاعت کبریٰ سے ہوئے عاجزین + اور وردِ نفسی
نفسی مین ہوئے مشغولین + اور اوس وقت سخت مین سب کے لیئے شفاعت فرماوے
جناب سید المرسلین + اور ثوران غضب الٰہی پر مہر لگاوین حضرت خاتم النبیین
دروازہ فرحت وسرور موفور کا کشادہ ہو + ہر ایک شخص غم والم سے شکستہ پا
استادہ ہو + ابواب اقسام سائر شفاعت مفتوح ہون + اصحاب کرام ارباب
اتمام نعمت ومغفرت سے ممنوح ہون + تو اسمین نہایت مدارج محمدیہ اور قرب ومنزلت
الٰہیہ نمودار ہون + اور غایت معارج احمدیہ اور انس ومحبت حضرت صمدیہ آشکار

ہوں + ہمہ خزائنِ نازبرداری بر فرقِ حبیبِ حضرتِ باری بصد اعزاز و دلداری تصدق و نثار ہوں + اوسوقت وہی ایک ذاتِ محمود ہمہ حامدین ہوں + وہی ایک عالی صفات مسجود سب مثلِ پروانہ اوس شمع پر والہین ہوں ۔ شعر

یا رب صل علی عین العنایات ۔ ذخر الخلائق فی کل المقامات
قطب لکل نبی ذی الرسالات ۔ وھو المفیض لھم فی کل اوقات
فکیف لا وھم نواب حضرتہ ۔ بسیدی المصطفی حازوا الکرامات
ذاک الرسول الذی ما مثلہ بشر ۔ من الخلائق فی الماضی والآتی
ازکی النبیین انسابا واکرمھم ۔ رب الکمال وسلطان الرعایات
نور الوجود ودیوان الشھود ویا ۔ اوفی العھود ویا قطب السیادات
انت المقدم فی الحضرات اجمعھا ۔ یا رحمۃ اللہ من رب السماوات
باب الالہ ومفتاح لحضرتہ ۔ سر المھیمن میزاب الفیوضات
یا سیدی یا رسول اللہ یا املی ۔ یا عدتی سندی فی کل حالات
حقق ظنون خجور نیک یا ذخری ۔ انت المراد لنا فی کل ساعات
صلی علیک الذی اولاک منزلۃ ۔ علیاء فی ھذہ الدنیا وجنات
والآل والصحب الکرام جمیعھم ۔ الاصفیاء وارباب الکمالات

اور کتاب الیواقیت والجواہر میں نگار ہے + اور یہ کتاب عارفِ ربانی امام شعرانی کی بلا انکار ہے + کہ اسطور جو حدیث شریف میں آیا ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ میں سردارِ ہمہ اولادِ آدم ہوں روز شمار + اور اول شفاعت کرنے والا ہوں نزدیک پروردگار + اور اول میری تی

شفاعت مقبول ہوگی نزدِ ایزدِ غفار + اور یہ بیان فخر و تفاخر نفسی سے نہین زینہار + یعنی ہمہ اولین و آخرین کیا اہلِ سماوات و عرشِ برین + کیا ہمہ مخلوقات فرشِ زمین + سب ادنیٰ ہے حبیبِ خدا سے بالیقین + آپکے فیوضات و برکات سے سبکا وجود ہے + آپکے صدقات و خیرات سے سبکا جود ہے + وہی ذات اصلِ اصیل باقی ہمہ اوسکی فرعِ دلربا ہے + وہی یکتا مطلوبِ ازلی و ابدی باقی ہمہ اوسکی خاکپا ہے +

شعر

اے گذشتہ از برائے تو کون و مکان پدید	ازعرش تا بفرش ز نورِ تو آفرید
فانیست پیشِ نورِ تو انوارِ آفتاب	در نورِ آفتاب بود ذرہ ناپدید
ذرات کون پرتوِ نورِ ظہورِ تست	واندر ظہورِ خویش ز نورِ تو مستفید

اور یہ امر معہود ہے بین الناس + بغیر الشبہۃ و لا التباس + کہ ادنیٰ فخر اعلیٰ سے کرتا ہے آشکار + نہ اعلیٰ ادنیٰ سے فخر کا کرتا ہے اظہار + پس جبکہ جناب رسولِ مقبول ہمہ خلائق سے اعلیٰ ہین بلا انکار + پس کیونکر کہین فخر سے کہ مین ہون اولادِ آدم کا سردار + بلکہ آدم اور بنی آدم کو اونسے فخر ہے عند اولی الابصار اور اونکو فخر ہے اپنے اصلِ اصیل سے جو احدیتِ پروردگار + اور حدیث مرقوم الصدر مین تخصیصِ سیادت بروزِ قیامت اسلیئے ہے مذکور + کہ اوس روز پر سوز مین سیادتِ مطلقہ رسولِ اکرم کا نہایت و غایت ہوگا ظہور + کہ ہر فردِ افرادِ خواص و عوام ہمہ طوائفِ انام پر اسکا جلوہ ہوگا بے فتور + کیونکہ وہ مطلقہ بے قید و قیود ہے + اور اوسکے نہایت ظہور کا وہی روز موعود ہے + دیکھو سیدنا آدم صفی اللہ اور اونسے افضل حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ہمہ ملائک

معصومین اور سائر خلق اللہ حبیب رب العباد کی امداد کے محتاج ہون + ہر ایک
مُقرب کا نفسی نفسی ورد ہو ہر ایک معصوم نالہ و آہ سے پُر درد ہو دفع ثوران
غضب الٰہی سے لاعلاج ہون + چہ جائیکہ اوسوقت کوئی مقرب کہے کہ مین سردار
ہون + پیشوائی کسی کی رہائی کے لئے عنداللہ سزاوار ہون + لہذا فرماوے
وہ ذات کہ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ + اسطور کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ + یعنے
فرمائیگا حضرت پروردگار + کہ کون مالک ملک ہے آج روز شمار + جو اشخاص
دعویٰ سرداری کا کرتے تھے آشکار + ظاہر کرین وہ اپنی سرداری اور
افتخار + پس اسکا جواب کوئی نہ دیگا زینہار + خود خدا ہی فرمائیگا کہ
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ + بخلاف سیادت دنیویہ + کہ باتنازع ہے بلا مریہ + کہ
حسب مراتب دنیا مین دعویٰ کرتے ہین کہ ہم سردار ہین + خواہش نفوس جبلی
یہ ہے کہ ہم ریاست و تقدم کے سزاوار ہین + بخلاف سیادت مطلقہ روز شمار
کہ سوائے جناب رسول مقبول دیگر کے لئے نہین سزاوار + لہذا مخصوص ہوئے
اس تخصیص سے صاحب الشفاعۃ التامہ + کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور تخصیص سیادت کی ساتھ اولاد آدم کے اسلئے مذکور ہے + کہ حسن تعبیر
اور ادب کی حفاظت رکھنا ضرور ہے + یعنی حضرت آدم رسول مقبول کے ظاہر
مین والد جسمانی آشکار ہین + اگرچہ باطن مین وہ آپکے فرزند روحانی بلا
انکار ہین + اور حضرت آدم سے اولاد آدم مین بعض فرد افضل موجود ہے
جیسا کہ سیدنا ابراہیم بالاتفاق اونسے افضل معہود ہے + پس جبکہ جناب رسول مقبول
اولاد آدم کے ہوئے سردار + تو پس بطریق اولیٰ آدم صفی اللہ کے سردار ہوئے عند اولی الابصار

اور یہ بھی پُر ظاہر کہ اسی سردار کے فیوضِ انوار سے ہمہ اہلِ نور و نار کا ہوا اظہار + لہذا ہمہ عوالم اور ہمہ اولادِ اوادم میں یہی سردار ہیں بلا انکار + کیونکہ اصل اپنے فروع پہ دائم مقدم ہے عند ذوی الافکار + لاریب ذات اپنی صفات پر مقدم ہے نزد علمائے کبار + پس سیدنا آدم اور اونکی اولاد اوسی ذات کے زیر سایہ ہونگے روزِ شمار + اور یہ مضمون فیض مشحون اس حدیثِ میمون سے ہویدا ہے کالشمس علی نصف النہار + کہ انا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر ولواء الحمد بیدی ولا فخر آدم ومن دونہ تحت لوائی ولا فخر وانا اول من یقرع باب الجنۃ ولا فخر یعنی اوس روز قبر سے اول میرا ہی حشر ہوگا بالغرور + اور لوار الحمد میرے ہی قبضۂ اقتدار میں ہوگا بے فتور + اور آدم اور اونکے سوا ہمہ میرے ہی لوار الحمد کے زیر سایہ ہونگے باسرور + اور سب سے اول میں ہی جنت میں داخل ہونگا با صد عز موفور + اور ان ہمہ اولیات میں مجھے کچھ فخر نہیں زنہار + کہ اول خلق اللہ نور نبیک من نورہ بسے جابر انصاری

آنجا کہ قدر تست فلک را مدار نیست	آنجا کہ قدر تست زمین را قرار نیست
نی انبیائے مرسل و نے جبرائیل را	در پردہائے خلوتِ خاصِ تو بار نیست
آنجا کہ کرد شرع تو انفاذ تیغ حکم	عقلِ برہنہ را سپر اختیار نیست
تا تہمتِ جنون نہد کفر ہرزہ گوئے	انگشت مہ شگاف تو بر نی سوار نیست
گرچہ شمارِ خلق جہان از عطائے تست	در عالمِ عطائے تو رسمِ شمار نیست
ہرچہ آمدت بدست بدادی تو پیش ازآن	وین جود آنکس است کش از فقر عار نیست
تو مفتخر بفقر و ہمہ نسلِ آدمت	در سایۂ لوا و بذات افتخار نیست
اے انبیا بسایۂ تو کردہ التجا	آن کیست کش بسایۂ جاہِ تو کار نیست
دریائے مدحتِ تو زپہناوری کہ ہست	در وے شناورانِ سخن را گذار نیست

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صد ہزاران شکر ہر دم بہرِ ربّ العالمین | جسنے اپنے لطف سے بخشا ہمیں حفظ المتین
تا لصوص الدین سے ہو اعتقادِ مومنان | دائما محفوظ در قلبِ ہمہ اہلِ یقین
اعتقادِ قدرتِ خیر الوریٰ پہ مستقیم | قدرتِ محبوبِ یزدان سے وہ ہووین فائزین
رتبۂ خیر الوریٰ مین سب سے افضل ہین دو چیز | وہ عروجِ لامکان دیگر شفاعتِ یومِ دین
جو ولیدی نسل ہین اعدائے آلِ مصطفا | اُن مراتبِ سابقہ کے دائما وہ منکرین
اِسلیئے ہین وہ لصوص الدین اولادِ حرام | وہ زنیمی اسپہ ناطق نصِّ قرآنِ مبین
وہ عدوِّ مصطفا ہین آل کے بھی دشمنان | گرچہ ظاہر مین ہوئے توحید کے وہ قائلین
حضرتِ محبوب سے اونکو ہے حسد و عناد | آپکو سمجھیں موحّد کلمہ گو وہ کافرین
منّہ سے ہے نسبت وہ کرین سو عباد اللہ عیان | درحقیقت عبدِ شیطان ہین وہ جملہ کاذبین
یا الٰہی بہرِ ذاتِ شافعِ ہر دوسرا | بہرِ زہرا ہم علی و بہرِ آلِ طاہرین
منکرونکو دے ہدایت تاکہ ہوون وہ معتقد | اس رسالہ پر جو ہے وہ اعتقادِ واصلین
جو خطا اونسے ہوئی ہے در زمانۂ سابقہ | بخشدے بہرِ عمر جو قاتلِ اربابِ کین
مطبعِ ہادی المطابع سے ہوا جب عیان | جان و دل سے اسپہ شیدا تب ہوئے پھر عاشقین
یا الٰہی اس عقیدے پر رہین بس مستقیم | عاشقانِ مصطفا اسکے جو دائم ناظرین
دیدِ ایزد دیدِ احمدؐ سے وہ ہووین سرفراز | وہ غمِ دارین سے ہرگز نہووین ماہرین

یہ خیوری بس لقائے مصطفا پر جان نثار
ہے وہی سبحان ربّی حافظِ کون و مکین

گوہرِ صلواتِ ایزد فرقِ احمدؐ پر مدام | ہو تصدق ہم بفرقِ آلِ طاہر طیبین

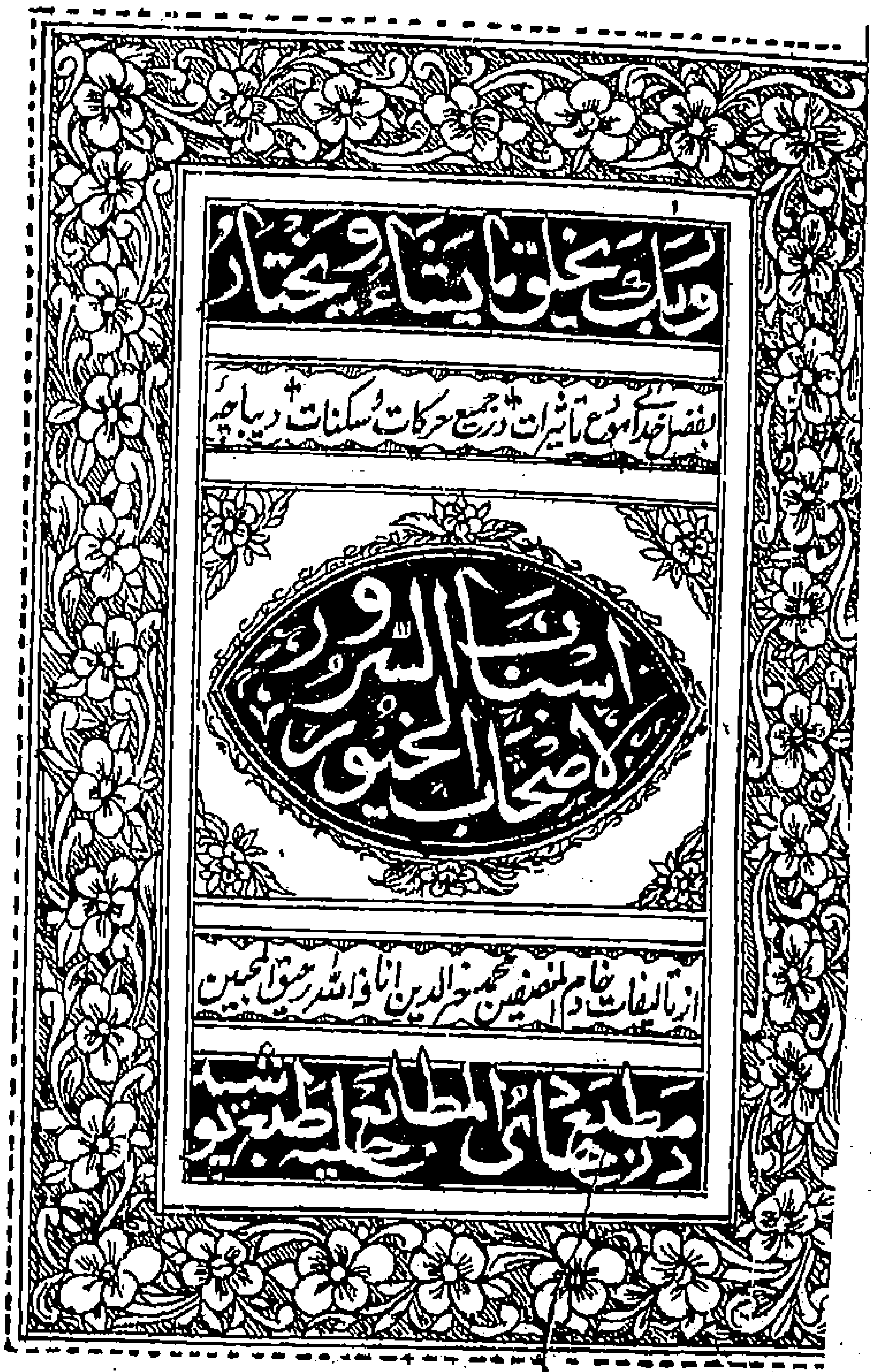
اعلان خوش بربان

مرآتِ خاطر خطیر اور آئینۂ ضمیر منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور پرنور ہو + اور گوش ہوش تجار اور ہر ایک اہل مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب باہر و مسرور رہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ رسالۂ مسمّٰی بہ حفظ المتین عن لصوص الدین مطبع ھادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا + ہر سن روڈ نمبر مکان انچاس کتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالک مطبع مذکور منشی محمد ہدایت اللہ سلّمہ اللہ مشہور ہے + بنان خوش عنوان مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ عجالہ مسطور ہے۔ اور یہ رسالہ موافق قانون سرکار نامدار دفتر رجسٹری گورمنٹ مین مندرج حسب دستور ہے + پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ حفظ المتین عن لصوص الدین کا ہرگز نہ فرماوے + والا بجائے حصول نفع بار نقصان و مضرت اٹھاوے + ع چہ را کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوق رسالہ مرقومۃ الصدر اس مؤلف مسکین کے لیئے محفوظ ہین + بطور استمرار دائمی بالخیر کے لیئے وہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمت رسالہ مذکورہ (عہ) آشکار ہے + یہ درج دُرر فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے۔ شعر قیمتِ دُرِ فرائد جوہری سے پوچھیئے + کیا قدر اس کی بے بصر جانے گا نادان

وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمسیر المشتھر مؤلف مسکین حمیدخان الدین

عصمہ اللہ من شر الحاسدین

۱۳۱۵ ہجری



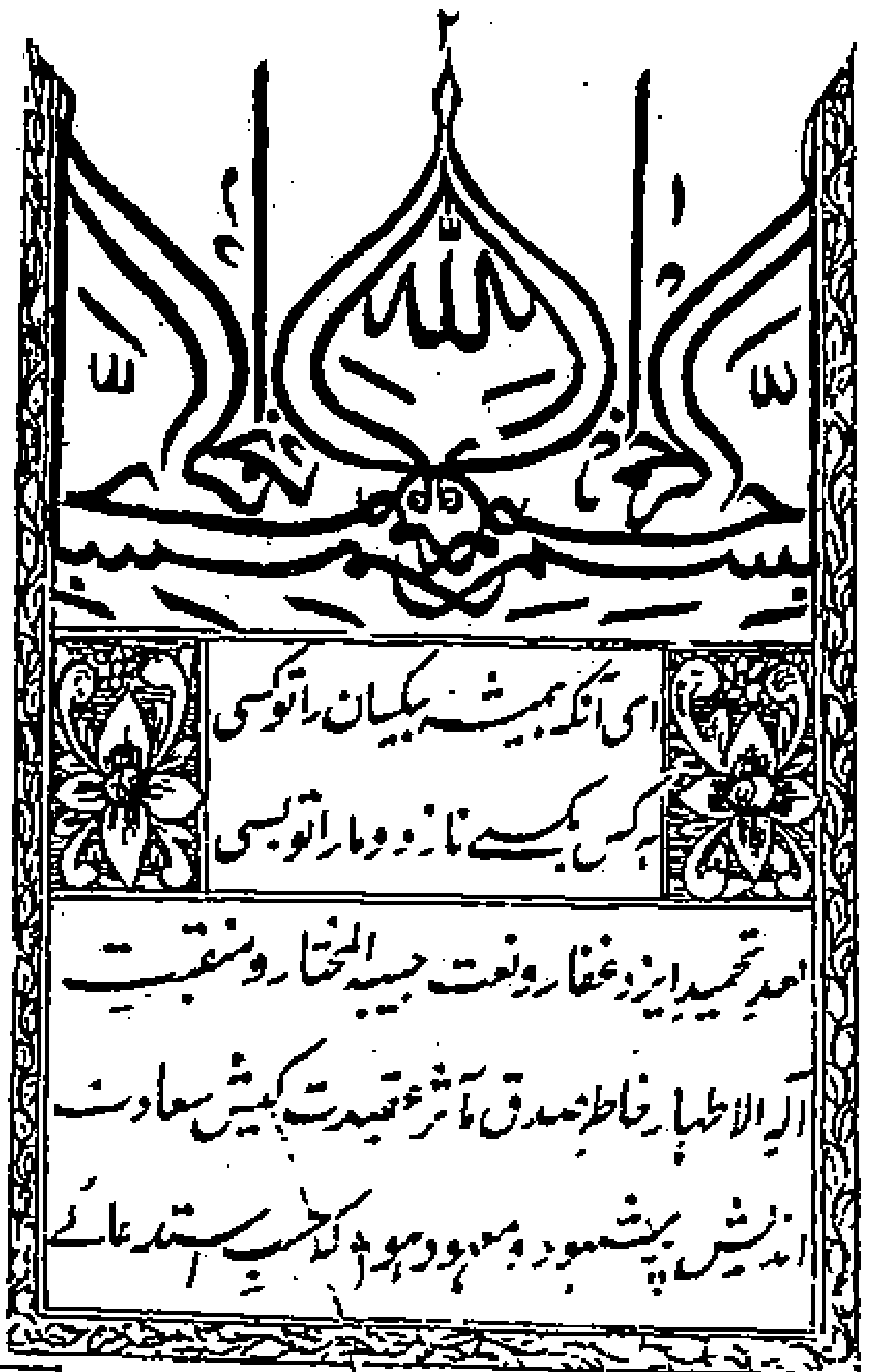
وربك يخلق ما يشاء ويختار

بفضل خداے موسوع تاثیرات در جمیع حرکات و سکنات دیباچه

اسباب السرور لاصحاب الخیور

از التفات خادم المصنفین محمد خیرالدین انار اللہ عروق المحبین

در مطبع دائی المطالع طبع شد



۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای آنکہ ہمیشہ بیکسان راتوکسی
ہر کس بکسے نازد و ما راتو بسی

بعد تحمید ایزد غفار و نعت حبیب المختار و منقبت
آلہ الاطہار خاطر صدق مآثر عقیدت کیش سعادت
اندیش پر مشہود و معہود ہو کہ حسب استدعائے

۳

زبدۂ صادقین سالکان طریق الیقین بعض امور کہ موجب
نسیان و ہم و غم و فقر عند اولی الابصار ہیں ۔ اور
باعث تنگی رزق و افلاس اور سبب کوتاہی عمر و اعلال ہیں
بلا انکار ہیں ۔ زبر جہرۂ فخام کتب ائمہ عظام سے
بحذف اسناد و بطور تعداد ان اوراق میں نگاریں ۔
اور اس اختصار و شمار سے لاریب یہ مرام ۔
کہ ادعیہ دافعہ نسیان و فقر و الم اور رافعہ قصر عمر و ہم و غم
جو اوراد خیوریہ میں مذکور ہیں لا کلام ۔ وہ بمنزلہ دوا
ہیں اور یہ امور بمنزلہ احتما ہیں عند الفہام ۔ اور دوا

بدونِ احتما بیکار ہے نزدِ حکمائے کرام ✦ پس مُریدانِ
قرۃ العینین طالبانِ عافیت دارین کو لازم والزم ہے
علی الدوام ✦ کہ دوامِ الاحتما استعمال مین لاوین بصد
اہتمام ✦ تا کہ مرضِ سمِ ظلمتِ جان اور کوتاہیِ عمر ونسیان
اور تنگیِ رزق وافلاسِ دوجہان سے شفا پاوین
بفضلِ ملکِ علام ✦ اور چونکہ معتقدینِ عاملین کو دیگر
دلیل وسند درکار نہین ✦ لہذا تحریرِ اسنادِ میر وتطویل
تسوید وتحریر سزاوار نہین ✦ واللہ الهادی وعلیہ
اعتمادی ثم اعلم ایہا المرید السعید والسالک

علی المسالک السدید شرح اللہ صدرہٗ باسرارہ و
نوّر فکرہٗ بانوارہ کہ قدرتِ کاملۂ الٰہیہ اور حکمتِ شاملۂ
ربانیہ سے ہر ایک فعل ودوا اور قول واحتما اور ہر ایک
حرکت وسکون اور ہر ایک نظرِ عیون اور ایسا ہی سائر
خلقِ ماکان ومایکون مین ایکنوع قوتِ فعلیہ وانفعالیہ
کی تاثیر ہے ✦ کیونکہ ہر ایک خلقِ خلائقِ عرشیات و
فرشیات مع الحرکات وسکنات واستواء واعوجاج
وہیئات واقوال وافعالِ مذمومہ وممدوحات باہم
تاثیرات خبیثہ وطیّبات سے مظہرِ سرِ ظاہر و ناظر ہر ایک صفت

واسمِ ربِّ قدیر ہے + اور جو اعتقادِ عدمِ ظہورِ تاثیر
مذکور ہے + وہ مُبطلِ مظہرِ صفت و اسمِ الٰہی از بسکہ پُر
شرور ہے + اور جو اسرارِ کاریِ پروردگار ہیں + وہ
لاریب جنابِ سیّدِ مختار پر آشکار ہیں + اُنپر درود
نامعدود و بیوِ در و دِ لیل و نہار ہیں + اور جو اسرارِ
فعل و قول حبیبِ کردگار ہیں + اُنسے ماہرآلِ اطہار
و علمائے کبار ہیں + کہ العلماء ورثۃ الانبیاء و ارثانِ
ورثۂ نبوت بلا انکار ہیں + اور جو شخص مقامِ ورثۂ
عرفانِ نبوت سے بعید ہے + بیشک سِرِّ قول و فعلِ نبی

اُسپر ناپدید ہے + اگرچہ وہ ظاہر میں صورتِ علمائے
امانت اُنمیں سیرتِ عرفان و رثا ہے + اگرچہ وہ اہلِ
فضیلت و خیر ہے + اما فضلِ ادراکِ سرِّ امر و نہی غیر ہے
پس دو صد و یک امور جو انشاء اللہ الغفور + عنقریب
ہونگے مذکور + جو شخص اُنمیں قوتِ عقل سے فکر و تامل
فرماوے + اور سرِّ منعِ بعض امور اُسکے ادراکِ ذہن
میں نہ آوے + تو لازم کہ صراطِ ما ادری پر مستقیم ہو +
اور صراطِ فوقِ کُلِّ ذی علمٍ علیم پر مستقیم ہو + اور حدیث
فاتقوا ما تعقلون داخل الادار + جو دفعِ عینِ گمان

کے لیئے مسلم مین ہے نگار + اور اخبار تفاؤل و تسویۂ
تخلیقِ پروردگار + اور قصۂ ناخن تراشیئے ابن حاجب
علامۂ روزگار + روز چہارشنبہ جو ثابت ہے عذاولی الابصار
اور شنبہ و چہارشنبہ کو ممانعت نکالنے خون کی جو حدیثو
سے ہے آشکار + اور حدیث حضرت حسن بصری علیہ
رضوان اللہ الغفار + کہ کنتُ الفناءِ وعقلُ الاِبناءِ
محلیبُ الغناءِ جو احوذی مین ہے بلا انکار + ان سب
احادیثِ موصوفہ کو یاد فرماوے + قلبِ منقلب اور
خاطرِ مضطرب کو تسکین مین لاوے + کہ ہر نقل

نہ مطابقِ عقل ہے + تو ہر نقل مین نہ عقل کو دخل ہے +
بسا جائے پر عقل پیشِ نقل بیکار ہی + ہر نقل مین دخلِ عقل
سے کفر سزاوار ہے + ۵

نصوصِ شریعت سے ہے یہ کلام
کہ شرعِ نبی دینِ اسلام ہی
کوئی نقل مین دخل دی عقل کو
نہ ہر جائی مرکب تو ان تاختن

ندو عقل کو دخل تم ای فہام
نہ ہر جائے پر عقل کا کام ہی
تو لا ریب گمراہ وہ زشت خو
کہ جا ہا سپر باید انداختن

واخرج مسلم من حدیث ابن عباس مرفوعا ان العین
حق ولو کان شیئ سابق القدر سبقتہ العین و اذا

استعملتم فاغسلوا ای وجوبا وهو الاصح قال
ابن الاثير فی النهاية رحمه الله بغاية العناية
كان من عادتهم ان الانسان اذا اصابته العين
من احد جاء الى العائن بقدح فيه ماء فيدخل
كفه فيه فيتمضمض ثم يمجه فی القدح ثم ياخذ
منه ماء يغسل وجهه فی القدح مرة واحدة ثم
يدخل يده اليسرى فی القدح فيصب على يده
اليمنى صبة واحدة ثم يدخل يده اليمنى
فيصب على يده اليسرى واحدة ثم يدخل

يده اليسرى فيصب على مرفقه الايمن واحدة ثم
يدخل يده اليمنى فيصب على مرفقه الايسر صبة
واحدة ثم يدخل يده اليسرى فيصب على
قدمه اليمنى واحدة ثم يدخل يده اليمنى فيصب
على قدمه اليسرى صبة واحدة ثم يدخل يده اليسرى
فيصب على ركبته اليمنى ثم يدخل يده اليمنى فيصب
على ركبته اليسرى صبة واحدة فيهما ثم يغسل
داخلة ازاره ولا يوضع القدح بالارض حتى
يفرغ ثم يصب ذلك الماء المستعمل على راس المصاب

بالعين من خلف صبة واحدة فيبرأ باذن الله تعالى
انتهى كلام النهاية قال العلامة المازري في شرح
مسلم رحمه الله تعالى وهذا المعنى مما لا يمكن تعليله
ومعرفة وجهه من جهة العقل فلا يرد لكونه لا يعقل
معناه وليس في قوة العقل الاطلاع على اسرار
جميع المعلومات قال ابن العربي رحمه الله الولي
ان توقف في مثل هذا متشرع قلنا الله ورسوله
اعلم لانه من الاحكام التعبدية وقد عضدته
التجربة وصدقته المعاينة فوجب قبوله وان

لم يعقل معناه والرد على المتفلسفي اظهر لان عنده
ان الادوية تفعل بقواها بالخاصية فيها فليكن
ذلك على قوله مثله قال العلامة ابن القيم رحمه الله الاكرم
لا ينتفع بذلك من انكره ولا ممن سخر به ولا من
شك فيه او فعله مجربا غير معتقد واذا كان
في الطبيعة خواص لا يعرف الاطباء عللها
بل هي عندهم خارجة عن القياس وانما تفعل
بالخاصية فما الذي للجهلة ينكرون الخواص الشرعية
هذا ملتقط من كتاب نجوم المبين لرجوم الشياطين

یعنے صحیح مسلم مین ایسا مسطور ہے + حدیث مرفوع عبداللہ
بن عباس سے مذکور ہے + کہ تاثیر چشم بد کی ثابت ہے
بالضرور + اگر کوئی چیز قضا و قدر پر غالب ہوتی بے قوت
تو نظر بد اوسپر غالب ہوتی است ذی شعور + پس جیسا کہ شخص
نظر بد کیلئے اعضاؤن کو دھوتے ہو تم علی الدوام + ویسا ہی
دھواو یہ عمل بجالاو از روئے وجوب لا کلام اور ترکیب
اوس عمل کی نہایہ ابن الاثیر مین مسطور ہے نگار + کہ جبکی
رخصت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمائی
آشکار + کہ جبکو کسی شخص کی نظر لگے کسی طور + پس وہ نظر

لگانے والے کے پاس جاوے فی الفور + اور ایک پیالہ پانی
کا بھر کر اوسکے آگے لیجاوے + اور نظر لگانے والا اوس پیالہ
سے ایک چلو پانی کا اوٹھاوے + اور اوسسے کلی کر کے
اوسی پیالہ مین گراوے پھر عائن اوس پیالہ کے پانی سے
مُنہ دھوئے ایکبار + اور مُنہ کا پانی پیالہ مین گراوے
بلا انکار + پھر بائین ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر پانی
ڈالے بلا تکرار + پھر سیدھے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر
پانی ڈالے اے ہوشیار + پھر بائین ہاتھ سے
سیدھی کہنی پر پانی ڈالے بالضرور + پھر سیدھے ہاتھ سے

پانی ڈالے بائین کہنی پر با سرور + پھر بائین ہاتھ
سے پانی ڈالے سیدھے قدم پر بلا فتور + پھر سیدھے
ہاتھ سے پانی ڈالے بائین قدم پر اے ذی شعور +
پھر بائین ہاتھ سے پانی ڈالے سیدھے گھٹنے پر بالیقین +
پھر سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالے بائین گھٹنے پر اے
امین + پھر عائن دھو وے داخلِ ازار + اور عمل
مذکور مین پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے زینہار + پھر
وہ آب مستعملِ پیالہ بالتمام + معیون کے سر پر پس پشت
سے ڈالا جاوے اے فہام پس انشاء اللہ الرحمان +

اُسی وقت وہ نظر سے شفا پاوے بیگمان + پھر اسکے بعد
شرح مسلم مین مذکور ہے + اور وہ شرح علامہ مازری رح
کی مشہور ہے + کہ دریافت کرنا علت اس عمل کی غیر ممکن
ہے عند ذوی العقول + اور معرفت اوسکے دلائل
کی ممنوع ہے نزدِ فحول + پس عملِ مذکور سے نہ کیا
جائے انکار + بہ سبب عدم ادراکِ عقلِ عقلائے
نامدار + کیونکہ قوتِ عقل مین نہین ہے ادراکِ جمیع
اسرار + جو ہمہ مخلوقاتؐ کے حرکات و سکنات مین
ہین لیل و نہار + تاثیراتِ ہمہ افعال و اقوال سے

خوب ماہر ہے وہی پروردگار + فلہذا علامہ ابن عربی
رحمہ اللہ الولی سے اسطور ہے نگار + کہ اگر متوقف ہو عمل
مذکور میں کوئی دیندار + یا مثل اسکے جو عقل میں آوے
کوئی دیگر کار + تو اوسکا جواب باصواب یہ ہے
عند اولی الالباب + کہ یہ عمل احکام تعبدیہ سے ہے عقل
کو اوسمیں دخل نہیں زینہار + اللہ تعالیٰ اور اوسکا
رسول مقبول ہے دانائے اسرار + اور تحقیق اس عمل کا
تجربہ ہے مددگار + اور صداقت اس عمل کی مشاہدہ
میں آئی ہے بار بار + یعنے وہ عمل صدہا شخص کے لئے

موجب شفا ہوا ہے بلا انکار + پس واجب ہوا اوس عمل
کو قبول کرنا نزد دانائے کبار + اگرچہ حقیقت اوسکی عقل عقلا
نہ ہو آشکار + اور اگر منکر شریعت فلسفی ظاہر کرے انکار
تو اوسکا رد یہ ہے اے ہوشیار + کہ ادویہ اپنی
قوت خاصہ سے ظاہر کرتی ہیں آثار + اور تاثیر ادویہ
کا وہ منکر قائل ہے بعد اقرار + پس عمل مذکور مثل ادویہ
موثر ہے بعد اعتبار + اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ الاکرم نے
ایسا فرمایا ہے + لاریب تحقیق نزد اہل تحقیق اظہار میں
آیا ہے + کہ جو شخص منکر عمل مذکور ہے + یا اوسپر تمسخری کرتا اوسکا

دستور ہے + یا وہ عمل مشکوک نزدِ اہل زور ہے + یا از روئے
تجربہ کسی سے اوسکا ظہور ہے + یہ چار شخص اوس عمل کے
فائدہ سے محروم ہین + بہ سبب انکار و شک بسیار وہ مُضر
ہین + اور جبکہ طبیعت مین اسطور خواص ہین بلا امترا + کہ
انکی علتین نہین پہچانتے حاذقین اطبا + بلکہ وہ نزدیک انکا
خارج ہین قیاس سے علی الدوام + اور حال یہ کہ تحقیق
وہ بالخاصہ عمل کرتے ہین عند الفہام + پس کیونکر منکر
ہوتے ہین جاہلین مضلین + اون خواص امور شریعت
کے جو ثابت ہین بالیقین + یہ مضمون مجمل نجم المبین سے

مذکور ہے + اور کتب معتبرہ سے مفصلاً وہان مسطور ہے +
اور تاثیر قیود عملیات کو بھی دیکھنا سزاوار ہے + جو
عمل حیدری تفسیر عزیزی اور دیگر قید قول الجمیل مین بلا
انکار ہے + اور روح البیان مین ایسا انکار ہے مفصلاً
نجم المبین مین آشکار ہے کہ ان الملائکۃ اذا افصلت
وخسطت فی وقت ردی اتصل بہا خواص ردیئۃ
وکذا الامر فی باب الماکل والمشارب وکذلک ما
ورد التنبیہ علیہ فی الشریعۃ من شوم المرأۃ
والفرس والدار وتہدت بصحۃ التجارب المکررۃ

فان الجميع هذه فی بواطن اکثر الناس بل وفی
ظواهرهم ایضا خواص مضرة متعدیة من بدن
المعتدی والمباشر والمصاحب الی نفسه واخلاقه
وصفاته فتحدث بسببها للقلوب والارواح
تلوینات هی من اقسام النجاسات وقد نبهت الشریعة
علی کراهتها ملخص مرام اس کلام سے یہ ہے کہ جو
کپڑے قطع کیئے یا سیئے جاوین منحوس اوقات مین + اور
ایسا ہی امر نحوست ہے ماکولات ومشروبات مین +
اور نحوست عورت وگھوڑے اور مکانات مین +

اور نحوست انکی متحقق ہوئی بارہا تجربات مین + تو یہ ب
چیزین نہایت خاصیت رکھتی ہین مضرات مین + کہ
اُس کپڑے کے پہرنے غذا کو کھانے عورت کو نکاح کرنے
اور گھوڑے کو خریدنے اور گھر منحوس مین رہنے والے
کے ظاہر وباطن واخلاق وصفات مین + پیدا ہوتی
ہے بسبب انکے ایسی آلودگی دل اور روح کی ذات مین
کہ شمار کیا ہے اُسکو شرع نے نجاسات ومکروہات مین
پس معتقد عاقل کے لیئے یہ اندک تمثیل بسیار ہے + اور
غافل کے نزدیک دفتر دلیل بھی بیکار ہے + واللہ المستعان وعلیہ التکلان

ای عزیز وا فرتمیز اس مقام مین لبا شبہات کرتے ہین منکرین
اور اس مرام مین بہت اعتراضات لاتے ہین معترضین + کہ
ہمہ روز وساعات + اور تمام شہور واوقات + اور سائر اشیا
وانسان + اور جملہ اطراف زمین و آسمان + مخلوقہ پروردگار ہین
فضیلت مین برابر بلا انکار ہین + نہ وہ ہرگز مظاہر اسرار ہین +
نہ مناظر انوار کردگار ہین + تاثیر مین برابر بجمیع اطوار
ہین + نہ وہ محال سعد و نحس زینہار ہین + پس کسی کار
کیلیے تخصیص وقت دریافت کرنا بیکار ہے + اور
کسی وقت کو کسی کار کیلیے نحس و سعد سمجھنا ہرگز

نہین سزاوار ہے + عورت گھر گھوڑا اور سائر جانوران +
نہ موجب نحوست وسعادت ہین نہ سبب نفع و زیان +
عقد نکاح کیلیے ہمہ شہور وایام وساعات برابر ہین یکسان +
اور اسیطرح سائر امور کیلیے مساوی ہے ہر ایک زمان +
نہ سفر کیلیے طلب تخصیص زمان درکار ہے + نہ قطع برید
و پوشش جامہ نو کیلیے طلب تخصیص وقت سزاوار ہے +
شنبہ وجمعہ سب کار کیلیے برابر ہین علی الدوام +
شنبہ و دوشنبہ ہر کار کیلیے فضیلت مین یکسان
ہین لاکلام + پس طلب تخصیص وقت علماے ماہرین

سے بہر آغاز امور+لاریب پیشہ ہنود مشرکین
ہے نزد اہل شعور+وہ پنڈتون اور برہمنون سے
پوچھتے ہین باسرور+اور یہ کلمہ گو مولوی ملا کو پنڈت
برہمن بناتے ہین بالضرور یہ سعد و نحس کے پوچھنے والے
اور وہ مولوی ملا بتانے والے سب شرک مین گرفتار
ہین+انکو خدا پر توکل نہین یہ مشرکین شرک مین مبتلا
لیل ونہار ہین+اسیطرح بہت ہزیانات وخرافات
ظاہر کرتے ہین وہ مخالفین+اور عوام کالانعام کو وسواس
اندازی اور جعلسازی سے بیشک بناتی ہین ضالین+

پس اسکا جواب باصواب کتاب نجم المبین
لرجم الشیاطین مین مذکور ہے+اوسکے
آٹھوین جلد اڑتالیسوین باب مین مفصلاً مسطور ہے+
اور لب کتاب فی ہذا الباب یہ ہے عند اولی الالباب
کہ حق تعالی کے پیدا کرنے سے ہمہ عوالم کو عند اولی الابصار
ہر چیز کی تاثیر مساوی ہونا لازم نہین آتا زینہار+اور
سعادت ونحوست مین برابر ہونا نزد ذوی الافکار
پس فضیلت مین ہمہ چیز ہرگز برابر نہوگی تا روز شمار+
کسی چیز کو حق تعالی نے بزرگی سے سرفراز کیا+اور کسی

چیزکو مجبرگی سے لابد پا انداز کیا + سنکھیا مین ہلاکت کی
تاثیر ہے + اور شہد مین شفائے بے نظیر ہے + شکم نحل
بجائے شہد شیرین ہے + اور شکم زنبور بجائے زہر
اگین ہے + حالانکہ غذا دونو کی ایک ہی بالیقین ہے +
کستوری اور زعفران مین خوشبو اور قوتِ تام ہے +
اجوائن اور بادیان باد بُرلا کلام ہے + اجوین اور بادیان
کی جائے پر کستوری استعمال کرنا کارِ جاہلین ہے + او
ہر چیز کو اپنی جائے پر استعمال کرنا پیشۂ اطبائے حاذقین
ہے + سم الفار مین شہد کی تاثیر تصور کرنا کارِ جہلائے

مضلین ہے + آگ مین پانی کی تاثیر خیال کرنا کارِ
حمقائے مجانین ہے + جو چیز ماکولات و مشروبات
آدمی کھانے پینے مین لاتا ہے + تو حق تعالی اوسے
طرح طرح کی چیزین مع اختلاف تاثیر اظہار فرماتا ہے
مثلاً آنکھون مین آنسو ناک مین رینٹ منہ مین تھوک
پستان مین دودھ شیرین + اسیطرح بدن مین پسینہ معدہ
اور مثانہ مین بول و براز بالیقین + اور ہر ایک چیز
کی ان اشیائے مذکورہ سے تاثیر و حکم جدا جدا ہے
آشکار + اور لاریب یہ اوسکی قدرتِ کاملہ اور حکمت

شاملہ کا دائم ہے اظہار + کہ ایک طاہر چیز سے پاک و پلید
چیزیں ظاہر کرتا ہے بلا انکار + پس سب اشیاء سے ستو
کو تاثیر و حکم میں نزدِ علمائے نامدار + مساوی تصور
کرنا جہالت و ضلالت ہے بے شمار + قال العلامۃ
ابن النقیب رحمہ اللہ المجیب باسنادہ الجید المنیر
فی تفسیرہ المسمّٰی بالتحبیر + وایضا قال فی
روح البیان + وغیرھما من زبراھل الاتقان + قد
سئل النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام + وعلی آلہ
واصحابہ البررۃ الکرام + عن یوم السبت فقال

یوم مکر وخدیعۃ وان قریشا مکرت فیہ
دار الندوۃ ولا یقطع الباس یوم السبت والاحد
والثلاثاء وسئل عن یوم الاحد فقال یوم
غرس وعمارۃ لان اللہ تعالی ابتدأ فیہ خلق الدنیا
وعمارتھا وبنیت الجنۃ فیہ وغرست وسئل
عن یوم الاثنین فقال یوم سفر وتجارۃ وان
فیہ سافر شعیب فربح فی تجارتہ وسئل عن
یوم الثلاثاء فقال یوم دم وان فیہ حاضت
حوا وقتل ابن آدم اخاہ وقتل فیہ جرجیس

وزكريا ويحيى ولده عليهم الصلوة والسلام وبحرة
فرعون وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون ومن
ذبحت البقرة لاجله في بني اسرائيل ونهى النبي
عليه الصلوة والسلام عن الحجامة يوم الثلاثاء
والاربعاء اشد النهي وقال فيهما ساعة لا يرقاء
فيها الدم اي لا ينقطع اذا احتجم او فصد وربما
يهلك الانسان بعد انقطاع الدم وفيه نزل
ابليس الى الارض وفيه خلقت جهنم وفيه
سلط الله ملك الموت على ارواح بني آدم وفيه

ابتلي ايوب عليه السلام وقال بعضهم ابتلي في
يوم الاربعاء وسئل عن يوم الاربعاء فقال يوم
نحس وان فيه اغرق فرعون وقومه واهلك
فيه عاد وثمود وقوم صالح ونهى فيه قص الاظفار
لانه يورث البرص وكرهت عيادة المريض يوم الاربعاء
وعن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعًا الاربعاء الآخر
في كل شهر يوم نحس مستمر وسئل عن يوم الخميس
فقال يوم قضاء الحوائج والدخول على السلطان
وان فيه دخل ابراهيم الخليل عليه الصلوة

والسلام على ملك مصر فقضى حاجته واهدى
اليه هاجر وسئل عن يوم الجمعة فقال يوم نكاح
نكح فيه ادم حوا ويوسف زليخا وموسى بنت
شعيب وسليمان بلقيس ونكح عليه الصلوة
والسلام خديجه وعائشة رضى الله عنهما وعن
ابن مسعود رضى الله عنه من قلم اظفاره يوم الجمعة
اخرج الله منه داء وادخل فيه الشفاء قال العلماء
ان الله تعالى خلق اجزاء الزمان والمكان على
تفاوت وكذا سائر الموجودات كما لا يخفى نعم

قال حضرة الشيخ صدر الدين قدس الله سره المبين
فى شرح الاربعين حديثا وللازمنة والامكنة
فى محو السيئات وتغليب طرف الحسنات وامداده
والتكفير والتضعيف مدخل عظيم وقد وردت
الاحاديث الدالة على فضيلة شهر رمضان وعشر
ذى الحجة وليلة النصف من شعبان وان الصلاة
فى المسجد الحرام بمائة الف وفى مسجد النبى عليه الصلوة
والسلام بالف وفى مسجد الاقصى بخمسمائة و
كل ما دل على شرف الازمنة والامكنة وفضل الله

الاشہر والایام والاوقات بعضھا علی بعض
کما فضل الرسل والانبیاء والامم بعضھا علی
بعض لتبادر النفوس وتسارع القلوب الی احترامھا
ھذا ملتقط من کتاب نجم المبین لرجم الشیاطین
یعنے محدث ابن النقیب کتاب تحبیر مین اپنی سند
صحیح سے روایت کرتے ہین یہ حدیث مختار + اور تفسیر
روح البیان وغیرہ کتب اہل الیقان مین بھی یہ حدیث
ہے نگار + کہ تاثیر روز شنبہ کی پوچھی گئی جناب
رسول کریم سے علیہ صلوٰۃ اللہ الغفار + تو فرمایا آپنے

کہ وہ روز مکر و فریب کا ہے کیئے جاتے ہین اوسمین
مکروہ کار + اور مکان دار الندوہ مین اوسی روز
مشرکان اشرار + مشورت کیا کرتے تھے بہر اذیت
حبیب کردگار + اور نہ قطع کیا جائے لباس روز شنبہ
و یکشنبہ و سہ شنبہ مین زینہار + اور پوچھا سائل نے آپ
سے یکشنبہ کی تاثیر + تو فرمایا کہ وہ روز درخت لگانے
اور عمارت بنانے کا ہے اے قبیر + کیونکہ حق تعالیٰ نے
عمارت دنیا کی اوس روز کیا آغاز + اور اوسی روز
جنت کو پیدا کیا اور درختون سے اوسکو کیا سرفراز +

اور تاثیرِ روزِ دوشنبہ کی پوچھی سائل نے بصد
انکسار + تو فرمایا آپنے کہ وہ روز سفر و تجارت کا ہے
بمشیتِ پروردگار + اور شعیب علیہ السلام نے
اوسی روز سفر کیا اختیار + تو اونکو تجارت مین حاصل
ہوا نفع بسیار + اور پوچھا سائل نے روزِ سہ شنبہ
کی تاثیر کیا ہے اے حبیب غفور + تو فرمایا آپنے
کہ اوس روز خون جوش مارتا ہے بالضرور +
لہذا اوسی روز حضرت حوّا کو خونِ حیض ہوا نمودار +
اور اوسی روز قابیل سے قتل ہابیل دنیا مین ظاہر

ہوا اوّل بار + اور اوسی روز قتل کیا گیا جرجیس و
زکریا و یحیائے نامدار + اور حضرت بی بی آسیہ
اور جادوگرانِ فرعون ستر ہزار + اور شب سہ شنبہ
کو بنی اسرائیل مین قتل کیا گیا وہ دیندار + کہ جسکی
خاطر زرد گائے ذبح کی گئی اور یہ قصہ قرآن مین ہے
آشکار + اور بہایت منع فرمایا جناب رسول کریم نے
علیہ الصلوۃ والسلام + خون نکالنے سے روز سہ شنبہ
و چہار شنبہ مین اسے فہام + اور فرمایا کہ اون
دونون مین ایک ایسی ساعت ہے بالیقین + اکہ اوسمین

خون ہرگز بند نہین ہوتا اسے دور ہین + اور لیسا
وقت ہلاک ہوتا ہے آدمی بعد انقطاع خونِ مذکور
اور اوسی روز آسمان سے زمین پر نازل ہوا ابلیس
اہلِ غرور + اور اوسی روز پیدا کی گئی جہنم مرجع اہلِ
شرور + اور اوسی روز حق تعالیٰ نے مسلط کیا
ملک الموت کو بالضرور + قبضِ ارواحِ بنی آدم
پر بلا فتور + اور اوسی روز صدماتِ سماویہ مین مبتلا
ہوئے ایوب علیہ السّلام + اور بعض روایات مین
روزِ چہار شنبہ کو مبتلا ہوئے لاکلام + اور پوچھا

سائل نے کہ کیا ہے تاثیر چہار شنبہ اسے سید الانام
تو فرمایا آپ نے کہ وہ روزِ نحوست ہے مبدا نحسِ تام +
اور اوسی روز غرق ہوا فرعون بے عون باہمہ اقوام +
اور ہلاک ہوا عاد و ثمود اور قوم حضرتِ صالح علیہ السّلام
اور روز چہار شنبہ مین ناخن تراشی سے منع فرمایا بالاہتمام
کہ تحقیق اوس سے پیدا ہوتی ہے مرضِ برص اور جذام +
اوس روز اور اوسکی شب کو ممنوع ہے بیمار پرسی اے
نیکنام + اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوع
ساری ہے + کہ روزِ چہار شنبہ آخرِ ہر ماہ مین نحوست

استمراری ہے + اور پوچھا سائل نے روز پنجشنبہ
کی تاثیر + تو فرمایا آپ نے کہ روز قضائے حوائج ہے
بلا تقریر + اور وہ روز ملاقاتِ سلاطین ہے +
موجبِ حصولِ مرادات بالیقین ہے + اور تحقیق
اوسی روز بادشاہ مصر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کیا ملاقات + تو اوسنے آپ کو بی بی ہاجرا ہدیہ
دیا اور برآئی ہمہ مرادات + پھر روز جمعہ کی تاثیر سے
سائل نے کیا سوال + تو فرمایا آپ نے کہ وہ روز نکاح
و شادی ہے بحمد اللہ المتعال + اور اوسی روز

آدم علیہ السلام کا حضرت حوا سے نکاح ہوا بے قیل و
قال + اور حضرت یوسف کا بی بی زلیخا سے اور حضرت
موسیٰ کا بی بی صفورا سے اے خوشخصال + اور حضرت
سلیمان کا بلقیس سے اور حبیب خدا کا بی بی خدیجہ و عائشہ
سے علیہم الصلوٰۃ فی کل حال + اور حضرت ابن مسعود سے
اسطور حدیث ہے مذکور + کہ جو شخص بعد نماز جمعہ ناخن
تراشے باسرور + تو بیماری کو اوسنے خارج کرے ایزد غفار
اور داخل کرے اوسمیں صحت و شفائے بسیار + پس حدیث
مذکور سے ہویدا ہوا + سائر تحریر سے از بسکہ پیدا ہوا

کہ تحقیق حق تعالیٰ نے بالطف واحسان + پیدا کیا ہے
اجزائے زمان + اور تمام قطعاتِ مکان + تاثیر مین متفاوت و
ہین بگمان + اور ایسا ہی پیدا کیا سائرِ مخلوقات کو اے
نیکدان + تاثیر و مراتب مین متفاوت بالبرہان +
اور یہ امر ہرگز پوشیدہ نہین نزدِ اہلِ عرفان + اور
شرحِ احادیثِ اربعین مین ایسا مسطور ہے +
اور یہ شرح حضرت صدر الدین قدس اللہ سرہ المبین
یعنے قونوی کی مشہور ہے + کہ زمان و مکان کو محسوسیات مین مدخل
عظیم ہے + اور مزید ثوابِ حسنات مین امدادِ فخیم ہے +

جیسا کہ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ سے ثابت ہے
فضیلتِ شہرِ رمضان + اور فضیلتِ عشرۂ ذی الحجہ اور شب
برات نصف شعبان + اور شبِ قدر افضل و اجل ہے
الف شہر سے بانص حضرتِ قرآن + اور زمین حرم مکہ
معظمہ مین ایک نیکی کا ثواب ہے صد ہزار + اور مدینہ
منورہ مین ایک نیکی کا ثواب ایک ہزار ہے از روئے
شمار + اگرچہ یہ ہزار اور س لاکھ سے نہایت افضل و اکمل
ہے عند اولی الابصار + اور بیت المقدس مین ایک
حسنہ کا ثواب پانسو نیکی ہے بلا انکار + اور تفاوت

مذکور سے فضیلت و شرافتِ مکان و زمان ہے آشکار
کیونکہ حق تعالیٰ نے بعض مہینوں اور دنوں اور وقتوں
اور مکانوں کو اے فہام + فضیلت دیا ہے بعض
مہینوں اور دنوں اور وقتوں اور مکانوں پر لا کلام + جیسا
کہ بعض رسولوں اور نبیوں اور اُمتوں کو علیہم الصلوٰۃ والسلام
بعض رسولوں اور نبیوں اور اُمتوں پر فضیلت دیا ہے باجماع
ائمہ عظام + اور یہ تفاوتِ زمان و مکان اسلیئے ہویدا ہوئی بلطفِ
ایزدِ منان کہ نہایت رغبت کریں نفوسِ خواص و عوام + اور
جلدی مائل ہوں قلوبِ عباد اللہ العلام + طرفِ نیک زمان

و مکان کے علی الدوام + واسطے بجالانے نیک کار کے
باشوقِ ذوقِ تمام + تاکہ وہ نیک کار نیک اوقات
و مکانات میں باحسنِ وجہ انجام پائے + اور یہ بندۂ آبر
نیک کار سے بخیر و خوبی حظ و لذّا و ٹھائے + اور مقربان
جنابِ الٰہی میں داخل ہو جائے + رضائے الٰہی اور
خشنودیئے سیّدِ نا ہی حصول میں لائے + اور وہ
زمانِ سعید اور مکانِ حمید اوس فعل سدید سے شرافت
و فضیلت پائے + اور وہ نیکو کار سعادت شعار نحوست
مکانِ زمان سے محفوظ ہو + اور دائم عینِ عنایت

خدا اور زینِ حمایتِ مصطفا سے ملحوظ ہو + کتاب
نجم المبین سے یہ چیدہ بیان ہے + رجم الشیاطین کیلیے
یہ کافی و وافی بیگمان ہے + اے محبِّ صادق و
صدّیقِ حاذق ہر ایک زمان و مکان اور نام + ہر ایک
فعل سے مناسبت رکھتا ہے لاکلام + اور اوس مناسبت
سے ماہر ہین عارفانِ خدائے قدیم + اور یہ مناسبت
قرآن و احادیث سے ثابت ہے بطرز سلیم + نام
کو کام مین ازبسکہ دخل بسیار ہے + محبت و طاعت
و بغض و شناعت کا نام پر مدار ہے + نام کی تاثیر مثلِ

مقناطیس بلا استرا ہے + خیر و برکت اوسپر موقوف
بے چون و چرا ہے + لہذا شریعت نے تسمیۂ نیک حقِ
اولاد + والدین پر لازم کیا ہے نزدِ اہلِ سداد
اور شارع نے بسا نام کو متغیر فرمایا آشکار + کہ تاثیر
نام سے مسمٰی فائز ہوتا ہے بلا انکار + چنانچہ یہ حدیث
مؤطائے امام محمد رحمہ اللہ مین مرقوم ہے + لطافت
اوسکی نزدِ اہلِ قلبِ سلیم ازبسکہ معلوم ہے + کہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال للحقۃ عندہ من یحلب ھذہ
فقام رجل فقال لہ ما اسمک فقال مرۃ قال اجلس

ثم قال من يحلب هذه الناقة فقام رجل فقال
ما اسمك قال حرب قال اجلس ثم قال من يحلب
هذه الناقة فقام آخر فقال ما اسمك قال
يعيش قال احلب انتهی + یعنے ایک روز حاضران
مجلس کو فرمایا جناب رسولِ مقبول نے علیہ الصلوٰۃ
والسلام + کہ کون اس اونٹنی کا دودہ دوہیگا تو ستادہ
ہوا ایک شخص بالاہتمام + پس اوسکو فرمایا آپ نے
کہ کیا ہے تیرا نام + تو اوسنے عرض کیا کہ میرا نام مُرّہ
مشہور ہے بین الانام + تو فرمایا آپنے کہ بیٹھ تو ہرگز

نہیں یہ تیرا کام + پھر فرمایا آپنے کہ کون اس ناقہ کا دودہ
دوہیگا اے فہام + پس استادہ ہوا دوسرا شخص کہ
اوسکا نام حرب تھا آشکار + پس فرمایا آپنے کہ بیٹھ تو
تیرے لائق نہیں یہ کار + پھر استادہ ہوا یعیش نام
ایک نیکو کار + تو اوسکو فرمایا آپنے کہ یہ خدمت تیرے
لیئے ہے سزاوار + پس یعیش وہ خدمت باشوق و
ذوق بجالایا + اور اوسکی عظمت حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
سے پایا + اے لبیب نیکو کار وے اریب
سعادت شعار + مُرّہ کا معنے تلخی ہے اور حرب کا

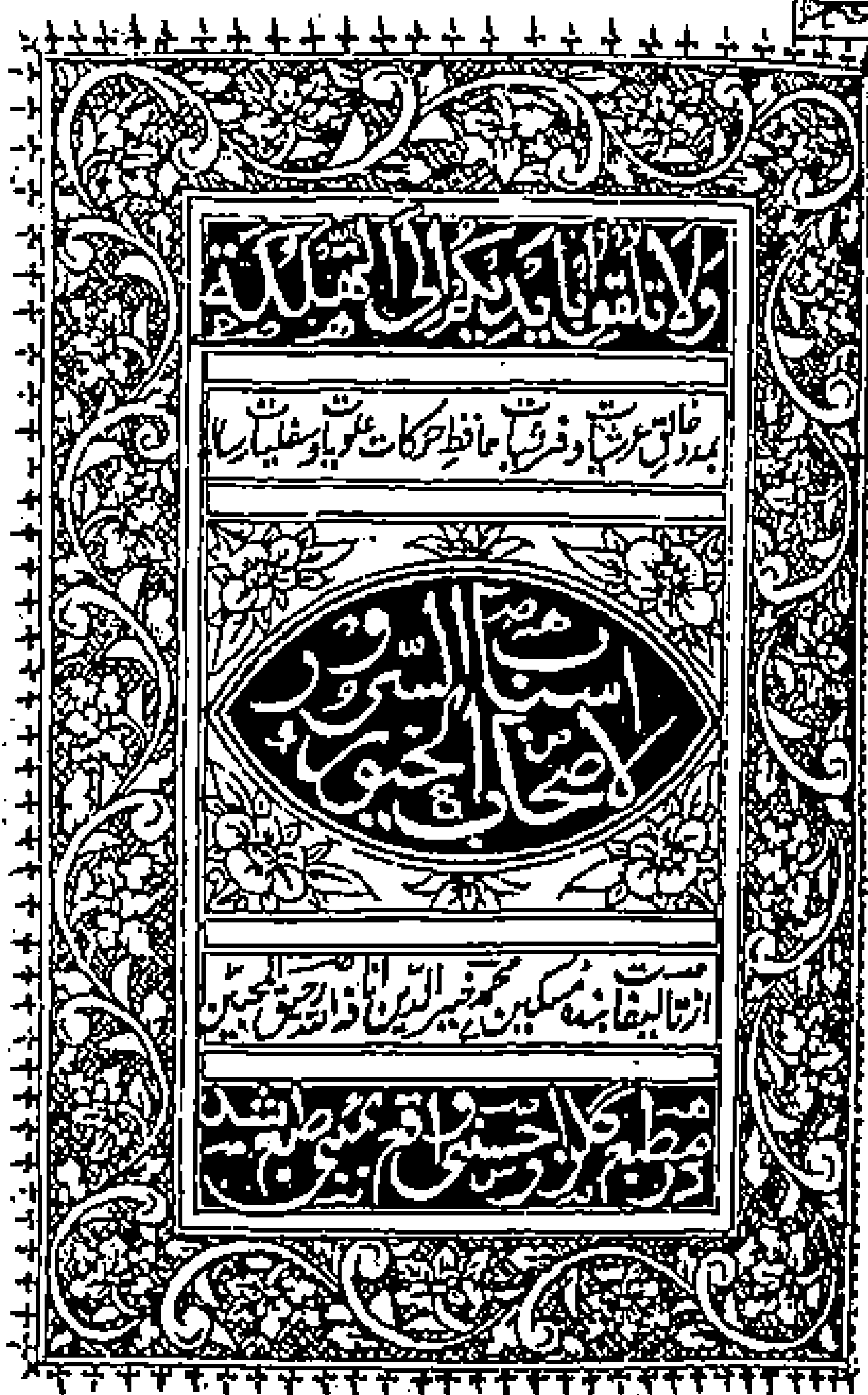
یعنی لڑائی ہے بلا انکار + اور تحصیل شیر کار شیرین ہے
عند اولی الابصار + اور کار شیرین سے تلخی اور لڑائی
کو کچھ مناسبت نہیں زنہار + لہذا جناب رسول
مقبول نے اوپر درود نامعدود پروردگار + مرہ
اور حرب کو اوس کار سے منع فرمایا با تاکید بسیار +
اور یعیش کا معنی خوشی و خرمی سے زندگانی کرنا ہی
لا کلام + لہذا فرمایا آپ نے کہ اے یعیش بجا لا تو یہ کام
بالاحترام + اور جب شارع کو دودھ دوہنے میں بھی
منظور ہے مناسبت نام + تو پھر کیونکر امور عظیمہ کی

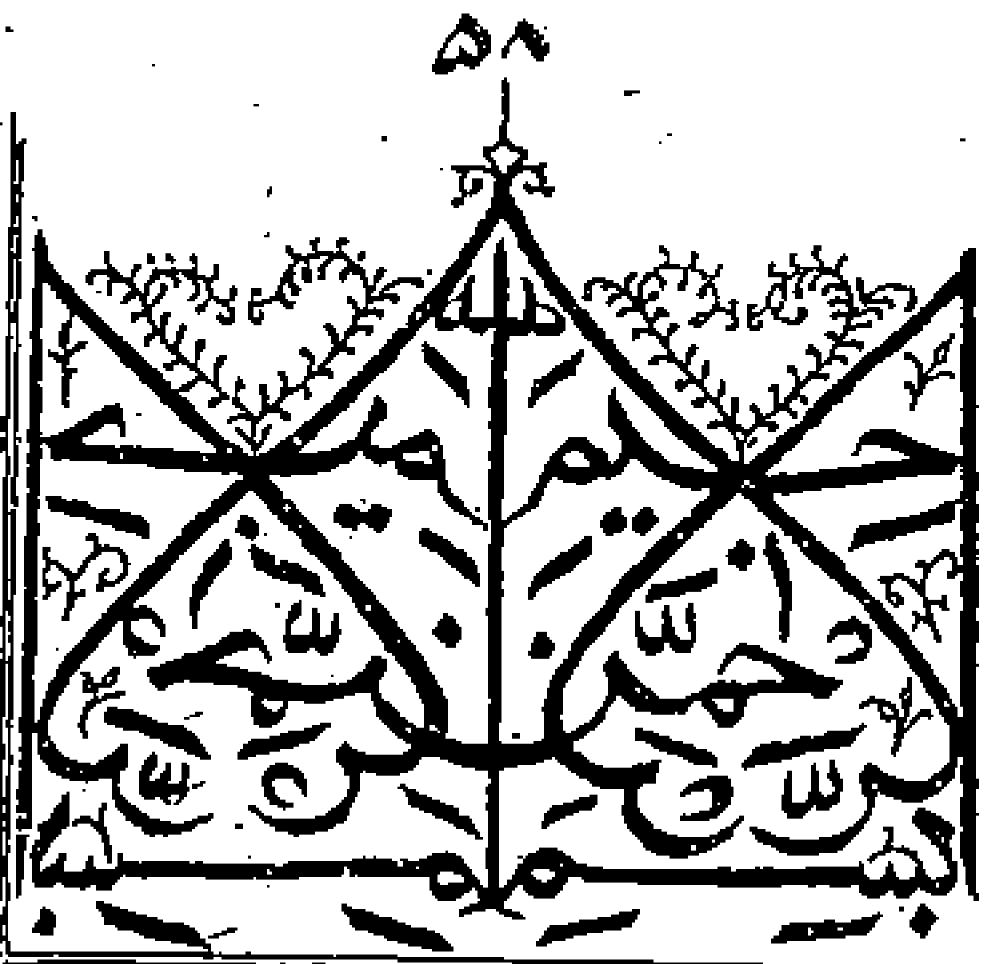
مناسبت کا انکار کرتے ہیں وہ لئام + مثل شادیے
عقد نکاح اور بنائے دار + اور سفر بحر و بر اور ختنائے
فرزند نور الابصار + اور قطع و پوشش جامہ نو اور
آغاز دوا و قص اظفار + اور فصد و حجامت اور
خون براری لبائر اطوار + اور قضائے حوائج
کے لیئے جانا نزد حکام و روسائے نامدار + اور ابتدا
قرأت و کتابت اولاد صغار و کبار + اور صحبت یا
منکوحہ اور تسمیہ اولاد سعادت شعار + اور کان
رنگ چھیدنے اور ختنہ اولاد پُر انوار + اور تلاش

معاش باہمہ وجوہ روزگار + اور کشت کاری اور
ابتدائے تجارت وغرسِ اشجار + اور مانند انکے
سائرِ امور + افضلِ عبادات ہین بلافتور + پس انکے
لیئے دریافتِ تخصیصِ فضلِ زمان ومکان اور نسبتِ
نام ہے ضرور + اور یہ نصوصِ قرآنیہ اور احادیثِ
صحیحۂ لاثانیہ سے ثابت ہے بامسرور + پس جو شخص
کسی کو نسبتِ شرک وکفر کرے بہ سببِ دریافت
تخصیصِ مذکور + تو لاریب وہ خود کافر مرتد ہوا نزد
علمائے ذوی الشعور + اور شرح منح الروض الازہر مین

یہ اصلِ اصیل ہے نگار + اور کتاب نجم المبین مین کتب
معتبرہ سے مفصلاً ہے آشکار + کہ نکفر من یکفرنا ومن
لا فلا + یعنے بہتر فرقۂ ناریہ سے جو فرقہ ہماری کرے
تکفیر اوسکو ہم بھی نسبت کفر کی کرتے ہین بلا تقریر +
اور جو فرقہ ہماری طرف نسبتِ کفر نہ کرے اے
ہوشیار + تو اوسکو ہم اہلِ سنت وجماعت بھی کافر
نہین کہتے زینہار + اللھم اعصمنا من وساوس
ھفوات الملحدین والاباطیل + واحفظنا من
ھواجسِ ھذیانات المرتدین والحمد عبیلہ


بجاہ نبینا وشفیعنا صاحب الرؤیۃ
بالتبجیل وصلی وسلم علیہ وآلہ
واصحابہ ذوی القدر
الجلیل


ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
بمدد خالق عرشیات و فرشیات حافظ حرکات علویات و سفلیات
اسباب السرور
لاصحاب الحبور
بندہ مسکین محمد خیر الدین
در مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی طبع شد



بیانِ خوش تبیان تعداد دو صد و یک امور
کہ موجبِ ہم و غم و افلاس و دین ہین بالضرور
اور باعثِ نسیان و خسران ہین نزد اہلِ شعور
اور بعض امور مورثِ قساوتِ قلب ہین بے فتور

حمد اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ علی حبیبہ مع التسلیم

ا بغیر بسم اللہ آغاز کرنا کارِ خیر ممنوع اور ابتر
ہے موجبِ ضیر جیسا کہ بسم اللہ نہ پڑھنا ابتدائے
پانی شربت دودھ پینے اور طعام کھانے مین
دوا کھانے لگانے بچے کو دودھ پلانے مین
کپڑا پہرنے وضو کرنے بازار کو جانے مین
مسجد مین داخل ہونے اور پھر باہر آنے مین
اور بچے کو گود مین لینے اور گھر سے باہر لیجانے مین
کنگھی کرنے سر مین تیل ڈالنے آنکھ مین سرمہ

لگانے مین + دوکان کھولنے بند کرنے علی الترتیب
مال رکھنے رکھانے مین چلنی سے آٹا چھانے
اور گوندھنے اور ہنڈیہ پکانے مین لکھنے پڑھنے
قلم بنانے اور مشق لکھوانے مین گاڑی گھوڑے کشتی
پر سوار ہونے اور سوار کرانے مین گھر سے کسی کام کے
لیے باہر جانے اور پھر گھر آنے مین + عورت کا
مرد کو کپڑا پہنانے چارپائی فرش بچھانے مین
اور جب عورت کا شوہر گھر مین آئے تو عورت
بسم اللہ پڑھے اور اوسکی تعظیم بجالاوے

پس جو عورت اوسوقت بسم اللہ نہ پڑھے
تو نہایت مضرت اٹھائے اور قبل جماع
بسم اللہ نہ پڑھنا اسے امین + موجب دخل ابلیس
ہے بالیقین +

الفائدۃ الجلیلۃ العائدۃ الجمیلہ

کتاب منن کبریٰ تصنیف سیدی عبدالوہاب
شعرانی مین مذکور ہے + اور تفسیر روح البیان
وغیرہ کتب دینیہ مین بھی مسطور ہے + کہ شوہر
زوجہ قبل جماع تمام گناہون سے توبہ و استغفار

کرین بالضرور + اور تجدید ایمان اور تجدید
نکاح یعنے ایجاب قبول آپس مین بجا لائین
با سرور + تا کہ پیدا ہو اولاد سعادت شعار
عصیان اور نسیان سے دائم ہو بیزار + کیونکہ
نظافت وکثافتِ والدین + اور طاعت و
معصیتِ ابوین + اولاد مین لاریب مؤثر
ہوتی ہے علی الدوام + اخبار و آثار سے
یہ امر ثابت ہے نزد علمائے اعلام + اور مبادا
غفلت وجہالت سے کوئی کلام مُبطِلِ نکاح

شوہر یا زوجہ کے زبان سے نکلا ہو تو اوسکی اصلاح
عقدِ جدید سے ملحوظ ہو + اور اوسکی مضرت
سے اولاد محفوظ ہو + اور ہر دو بالکل برہنہ
بدن نہون زینہار + ایک چادر سے لابد اپنا
بدن ڈھانکین وہ نیکوکار + یا صدریہ وغیرہ
پارچہ پر اکتفا کرین وہ دیندار + حاصل یہ کہ
اوسوقت برہنہ نہون مثلِ بہائم اے ہوشیار
کہ اوسمین مضرت عظیم ہے عند اولی الابصار + اور
اسطور تسمیہ پڑہین با قلب سلیم کہ بسم اللہ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً
بِلُطْفِكَ الْعَمِیْمِ+ پہر سورۂ اخلاص اِکیس بر ورد زبان
ہر طور یاد الٰہی حرز جان ہو+ پہر اپنے کار مین
مشغول ہو+ اما نیک نیت سے یہ کار معمول ہو
یعنے اس کار سے کثرت امت محمدیہ مقصود ہو
باعث فخر سرور عالم محمود ہو+ اور بعد فراغت
دو نو ایک کپڑے سے بدن مخصوص کو نکرین صاف
و پاک+ کہ یہ موجب عداوت وجدائی ہے اسلئے
ہون وہ غمناک+ پس شوہر کا رسندیل اس کار کیلئے

غیر ہو+ اور اسیطرح عورتکا غیر اسی مین خیر ہو
اور اسکے بعد سینہ سے سینہ لگا کر استراحت
بجا لائین+ اور پیٹھ سے پیٹھ لگا کر نہ لیٹین
کہ اسمین لابد مضرت پائین+ اور قبل جماع ملاعبت
مسنونہ بھی بجا لانا سزاوار ہے+ اور تفصیل اسکی نزد
علمائے ربانیین آشکار ہے+ اگر دوسری مرتبہ
جماع کرنا درکار ہو+ تو اوسوقت دو فرض غسل ادا
کرنا مختار ہو+ یعنے کلی مع غرغرہ کرین لاکلام+
اور ناک اندر سے دہوئین بالاہتمام+ اور تیسرے

فرض کے عوض مین تیمم کرین وہ نیکنام ۞ اور تسبیح
مذکورہ پڑہین بلا انکار ۞ اور سورہ اخلاص پڑہین
زینہار ۞ اور جن راتون مین جماع ممنوع ہی
نزد علمائے کبار ۞ تو اونمین صحبت نکرین کہ
موجب مضرت ہے بسیار ۞ واللہ الہادی
وعلیہ اعتمادی اور طعام کہانے کے پہلے
اسطور بسم اللہ پڑہے با قلب سلیم ۞ کہ
بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور وضو کرنیکے پہلے یہ بسم اللہ پڑہے اے فہیم ۞ کہ
بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ
اور مسجد مین داخل ہوتے وقت یہ بسم اللہ پڑہنا
لازم ہے بلا استرا ۞ کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا اور مسجد سے نکلتے وقت
بہی یہی بسم اللہ پڑہے بالضرور ۞ مگر بجائے
رحمتک لفظ فضلک پڑہے اے سرور ۞ اور کشتی
پر سوار ہوتے وقت یہ بسم اللہ پڑہے بفضل کریم

کہ بسم اللہ مجرٖیھا و مرسٰھا ان ربی لغفور
الرحیم

۲ شانہ یعنے کنگھی شکستہ استعمال مین لانا

۳ شانہ مشترک ریش یا سر مین پہرانا

۴ شانہ غیر کا عاریۃً استعمال کرنا اے عزیز

۵ مکروہ وقت مین شانہ کرنا مورث قرض ہے نزد
اہل تمیز

۶ خشک بالو مین خشک شانہ استعمال کرنا لیل
و نہار ۞ یعنے وہ بال روکہے کہ جنمین چکناہٹ

نہ ہو آشکار ۞ اونمین خشک کنگھی پہرانا پانی سے
تر نکرنا زینہار

۷ حجام کا شانہ استعمال کرنا علی الدوام

۸ کنگھی کرنا درحالتِ قیام و خرام

۹ کنگھی پہرانے اور تیل لگانے مین اسقدر تاخیر
کرین مردان و زنان کہ بال خشک الجھے رہین درپریشان
اور بدت استعمال شانہ مردونکو لیئے یہ ہے عند اولی
الابصار ۞ کہ بعد ایک روز کے یا ہر روز کنگھی کرین
بلا انکار ۞ اور اگر دفع قصر و دین اور ہم و غم شین

اورظفرونصرتِ دارین کی نیت سے ڈارھی مین
ہرشب کومابین وتر ونفل کے شانہ کرین تونہایت
مؤثروخوب ہے ؛ اوراگرہروضوکےبعد قبل
تحیۃ الوضونیت مذکورسے ڈارھی مین شانہ کرین تو
بھی مرغوب ہے ؛ اورچونکہ عورتونکواکثارزیب
وزینت روا ہے ؛ توانکوہرروزجسقدرشانہ
کرین جائزبیچون وچرا ہے ؛ بشرطِ عدم مانع
والاممنوع بلاامترا ہے ؛

۱۰ حجام کاآئینہ دیکھنا علے الاطلاق

۱۱ راتکوآئینہ دیکھنا منع ہے بالاتفاق
۱۲ بیٹھکرپگڑی باندھنا بلافتور
۱۳ کھڑے ہوکرازارپہرنا منع ہے بالضرور
۱۴ راہ مین پیشاب کرنانہایت محظورہے
۱۵ اوراستادہ پیشاب کرناموجبِ شرورہے
۱۶ پیشاب کے اوپرسے گذرناروانہین لاکلام
۱۷ اوربیت الخلا مین برہنہ سرجاناممنوع ہے علی الدوام
۱۸ برہنہ پشت وسرپیشاب کرناموجبِ شرہے
اے عزیز ؛ خصوصًا شبِ شنبہ کوبنزولِ تمیز

۱۹	اور آب استادہ مین پیشاب کرنا نارواہے ٭
	ہان آب جاری مین جائز ہے چون وچرا ہے ٭
۲۰	تالاب مین غسل کرنا عریان ٭ اگرچہ موجود نہون فلان
۲۱	گرہ دار قلم سے تحریر کرنا
۲۲	اور جس قلم سے کچھ لکھا ہو اوسکی توقیر نہ کرنا ٭ مثلاً
	اوسکو پھینکنا یا جلانا یا اوسپر قط لگانا
۲۳	اور شبکو ازسرِ نو قلم بنانا ٭ یا قلمِ مستعل کو توڑ لگانا
۲۴	اور خورد قلم سے تحریر کرنا لیل ونہار ٭ اور اندازہ
	خورد کا تخمیناً ہشت انگشت سے کم اے ہوشیار

۲۵	اور قلم دورویہ بنانا عند اولی الابصار
۲۶	گھر مین یا اپنے ہمراہ تصویر رکھنا ذی روح ٭
	اور روپیہ پیسا اس حکم مین داخل نہین ای اہل فتوح ٭
۲۷	اور ناخن دراز رکھنا بلا عذرِ مقبول ٭ اور بعد
	ناخن تراشی انگشتانِ دست کو نہ دہونا مثل
	جہول ٭
۲۸	چھری اور چاقو یا دانت سے اوسکو کاٹنا منع ہی
	عند الفحول
۲۹	اولٹا کپڑا پہرنا یا پھروانا

۳۰	بدن پر کپڑا ابھرے ہوئے اوسکو سینا یا سلوانا
۳۱	راتکے وقت جھاڑو دینا ممنوع ہے ؛ اور بعد عصر بھی اسی حکم مین ممنوع ہے ؛
۳۲	بجائے جاروب کپڑے سے جھاڑو دینا ؛ اور جائز ہے کپڑے سے بستر وغیرہ جھاڑ لینا ؛
۳۳	جائے پیشاب پر وضو یا غسل کرنا اے دیندار ؛ اور جائے وضو پر پیشاب کرنا بالاختیار
۳۴	جائے براز پر پانی سے استنجائے مردمان
۳۵	اور وقت استنجا کشادہ رکھنا انگشتان

۳۶	اور گذرنا مرد کا درمیان دو زنان
۳۷	اور گذرنا مرد وعورت کا درمیان بزان ؛ و دیگر بہائم مثل گاؤ شتران ؛ اگر اتفاقاً گذر ہو انکے درمیان ؛ تو اوسوقت سورۂ کوثر کو پڑھنا باصدق جنان
۳۸	اور گھر سے دور نہ کرنا جالائے عنکبوت
۳۹	اور کچرا گھر مین جمع کرنا یا علے باب البیوت
۴۰	بلا عذر طعام کہانا چارپائی یا سریر پہ
۴۱	اور طعام کہاتے وقت بیٹھنا برہنہ سر

۴۲ دونو ہاتھ پہنچون تک نہ دہونا اول و آخر اکل طعام
۴۳ دانتو نسے روٹی کا ٹکرا کاٹنا بلا عذرا ے فہام
۴۴ اور طعام کی تعظیم نکرنا علے الدوام جیسا کہ انگشت
آلودہ شوربا روٹی سے پوچھنا اور اس فعل کو
روٹی کی تحقیر نہ سوچنا اور روٹی پہینکنا یا دیگر
طعام یا اوسکے اوپر سے گذرنا حقارت ہے
لاکلام یا کہانے کی چیز اسطور ننگی رکہنا بجیع
مقام کہ اوس پر مگس و مچھر ہر طرف سے لائین ہجوم عام
یا روٹی وغیرہ ماکولات کا ریزہ آئے تحتِ اقدام

یعنے اونکو اسطور بے احتیاطی سے کہائے
کہ اونکا ریزہ پاؤن کے نیچے آئے یا انگلیان
چاٹنے کو امر خفیف ٹھرانا یا بے چاٹے ہاتھ
پانی سے دہونا یا دہلوانا یا طعام کہانا بہ نشستِ متکبرین
یا بلا عذر نشست مسنونہ کو ترک کرے ای دو زانو
یا روٹی کو ایک ہاتھ سے توڑ کر کہائے یا چہری
سے کاٹے یا کانٹے سے منہہ مین لیجائے یا نہ چاٹنا
برتن ادام بعد فراغتِ اکل ای نیکنام یا پہونکسے
سرد کرنا گرم طعام

۴۵ اور پانی مین پہونکنا بغیر پڑہے متبرک کلام ٭

۴۶ اور بعد کہانے پینے کے نہ کرنا شکر خدائے رب
العالمین ٭ اسطور سے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا
وَاسْقَانَا وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

۴۷ اور بعد فراغتِ طعام اسکے اہلِ انصاف ٭ نہ
پڑھنا سورۂ اخلاص کو اور سورۂ لایلاف

۴۸ اور بعد اکل و شرب نعمت خدائے ذی انعام
کے ٭ نہ دعائے خیر کرنا واسطے صاحبِ خانہ
اہلِ طعام کے

الفائدۃ السدیدہ والعائدۃ الحمیدہ

اکل طعام مین چار فرض ہین بے فتور ٭ ہر ایک
اہلِ اسلام اوسے ماہر ہو بالضرورۃ ایک تو یہ کہ
دلمین اعتقاد رکہنا بصد اعتبار ٭ کہ رازق روزیکا
ایک وہی ہے پروردگار ٭ اپنی قوت اور ہنر
و عقل پر اعتماد نکرنا زینہار ٭ دوسرا یہ کہ طلب
کرنا روزی سیئے حلال باکوشش بسیار ٭ تیسرا جو
کچھہ نان و نمک موجود ہو اوسپر راضی ہونا نہان
و آشکار ٭ چوتہا اوس طعام کی قوت طاعت

اُلٹی مین صرف کرنا لیل ونہار ✤ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

۴۹ کہڑے ہوکر پانی پینا باعثِ اضطرار ہے ✤ مگر شش آب استادہ پینا موجب اجر بیشمار ہے ✤ آبِ زمزم بقیہ وضو اور پس نوشیدۂ والدین ✤ اور اُستاذ اور عالم ربانی اور مرشد نور العین ✤ اور وہ بقیہ آب کہ جسے ہاتھ دہوئین مرد و زنان ✤ اوسکو ہرگز ہرگز نہ پیین ای نیکدان ✤

۵۰ جس برتن مین کہاے کوئی طعام ✤ اوسی برتن مین

ہاتھ دہونا اسے فہام

۵۱ اور بائین ہاتھ سے بلا عذر کہانا جمیع ماکولات اور پانی پینا اور شانہ کرنا اور سائر امورِ خیرات جیساکہ مسواک کرنا آنکھ مین سرمہ لگانا ✤ اور جوابِ سلام کا اشارہ بجالانا ✤ اور پکڑنا قرآن شریف اور دیگر کتاب منیف ✤ اور سر پر اوسکے ٹوپی پگڑی رکھنا اسے فہام ✤ اور وضو مین اوسے کرنا سیدہے ہاتھ کا کام ✤ اور بائین ہاتھ کا کام سیدہے ہاتھ سے کرنا بلا عذر تمام ✤ جیساکہ

استنجا وغیرہ خدمت اجسام ✢ اور اسیطرح
ہر کار توقیر و تزئین ✢ بائین طرفسی شروع کرنا ائی مثل
جیسا کہ ناخن اوتروانا بال موچھہ کتروانا ✢ بغل
و سر منڈوانا آنکھہ مین سرمہ لگانا ✢ مسواک کرنا
شانہ بالونمین پہرانا ✢ اور پہرنا ازار و صدریہ و آستین
ہاتھہ پاؤن دہونا اور جوتی پہرنا اسے دو مین
اول بائین آستین چہڑانا وقت وضو ✢ اور
قبل قضاے حاجت سیدہی آستین چہڑانا
اسے نیکٹو ✢ اور مجلس مین کوئی چیز کرنا تقسیم ✢ اور

اہل مجلس کے ہاتھہ دہلانا اور اونکے آگے کہنا
رکھنا بائین طرفسے فہیم ✢ فائدہ مسجد
مین داخل ہوتے وقت سیدہا پاؤن رکھنا
لازم ہے بلا انکار ✢ اور مسجد سے نکلتے وقت
بایان پاؤن جوتی پر رکھنا اسے ہوشیار ✢ پہر
سیدہے پاؤمین جوتی پہر کر بائین پاؤن مین
جوتی پہرنا بلا اضطرار ✢ تاکہ سیدہی طرفسے
جوتی پہرنا آغاز ہو حسب فرمودہ سید مختار ✢
حیاۃ الحیوان مین مسطور ہے ✢ وغیرہ کتب

مین بھی مذکور ہے ÷ علامہ ابن جوزی سے شہور
ہے کہ ان من واظب علی البدایۃ فی لبس
النعل بالیمین والخلع بالیسار امن من وجع
الطحال باذن اللہ المتعال یعنے جو شخص دائم
پہنے جوتی مین سیدھی طرف اور اوتارنے مین
بائین طرفکو ملحوظ رکھے ÷ تو حق تعالی اوسکو عارضۂ
درد سپرز یعنے تلی سے محفوظ رکھے ÷ اور سیطرح
ہر ایک آغاز راست مین اسرار ہین ÷ اونسے ماہر
والنان کبار ہین ÷

٥٢ اور مسجد مین داخل ہوتے وقت پہلے سیدہا
پاؤن نہ رکھنا اسے امین ÷ اور نکلتے وقت
پہلے بایان پاؤن نہ نکالنا مثل غافلین ÷
٥٣ اور بیت الخلا مین داخل ہوتے وقت پہلے
بایان پاؤن نہ رکھنا ز تیہار ÷ اور نکلتے وقت
پہلے سیدہا پاؤن نہ رکھنا اسے دیندار
٥٤ شکستہ برتن مین کہانا کوئی چیز اور طعام
٥٥ شکستہ ظرف مین پانی وغیرہ چیز پینا الی نیکنام
٥٦ تاریکی مین طعام وغیرہ چیز کہانا بلا عذر تام

٥٧ دسترخوان پر وقت اکل طعام اے خبیر
جو ریزہ گرے اوسکو اوسی وقت نہ کہانا از روئے
تحقیر

٥٨ اور اوس ریزہ کو بعد فراغتِ اکلِ طعام کہانا
بسبب توقیر

٥٩ جو طعام دانتو نسے نکالا جائے وقتِ خلال
اوسکو پہر کہانا اسے ذی کمال

٦٠ شکو جن برتنوں مین کہانے پکائے اونکو دہو
تا صبح زینہار اور دنکو جن برتنوں مین کہائے اونکو رات

چھوڑنا تا آخر نہار

٦١ مٹکا سراحی وغیرہ ظروفِ آب ✤ برہنہ رکھنا ای
سعادت مآب

٦٢ مٹی سے ہاتھ دہونا نزد اہلِ تمیز

٦٣ ہر ایک تنکے یا قلم سے خلال کرنا اے عزیز

٦٤ جنابت کی حالت مین کوئی چیز کہانا بلا عذر اے
ذیکمال

٦٥ بلا اذن کسی دعوت مین طعام کہانے کو جانا شانِ جہال

٦٦ فقیرو نسے روٹی و غلہ وغیرہ خرید کرنا اے

ہوشیار

٦٧ باوجود آسودگی کے مفلسی کرنا آشکار

٦٨ اپنی عورت سے برہنہ پشت وطی کرنا مثل حمار

٦٩ اور اوسوقت کسی جانور کا روبرو ہونا موجب ضرر بسیار

٧٠ اور شبکو اوسوقت چراغ شمع وغیرہ کا افروختہ ہونا بے انوار

٧١ اور شوہر کا عورت کے اندام نہانی کو دیکھنا بلا عذر آشکار

٧٢ اور اوسوقت اونکے قرب مین اطفال کا ہونا بیدار

٧٣ اور نہایت ممنوع ہے صحبت کرنا تحت اشجار

٧٤ اور اوسوقت مرد وعورت کا پرشکم ہونا ممنوع بے شمار

٧٥ عورت حرہ کو سر برہنہ کرنا لیل ونہار

٧٦ ازار کو سر کے نیچے رکھنا عند المنام

٧٧ اور پگڑی کی تعظیم نکرنا اے فہام + جبکہ اوسکو پاؤن کے نیچے رکھے کوئی نادان + یا پاؤن پر اوڑھے یا زمین پر پھینکے مثل احمقان + یا کھولتے وقت پیچ پیچ نہ کھولے اور توڑ سے ایکبار یا پرانی پگڑی کا فتیلہ بنا کر اوسے افروختہ کرنا

یا اوسّے جاۓ بول و براز پوچھے کوئی حمار؛

یا اوسکو فروخت کرے کوئی حریص درم و دینار

۷۸ دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھنا ہمہ اطوار؛ اور ایسا ہی

جوتی پر بیٹھنا بلا اضطرار

۷۹ دروازے کے ایک پاٹ کو بلا عذرِ آشکار؛

پیٹھ لگا کر بیٹھنا لیل و نہار؛

۸۰ ناک کے بال کو موچنے سے نکالنا موجبِ

ضررِ بسیار ہے؛ اور مقراض سے کترنا سنت

حضراتِ ابرار ہے؛

۸۱ اور مقراض سے کترنا موئے زیرِ ناف

۸۲ اور عورتونکو اُسترا استعمال کرنا بلا خلاف

۸۳ مُنہ کے پھونک سے چراغ کو بجھانا بہرحال

۸۴ جوتی کے تلے کو دیکھنا بعدِ استعمال

۸۵ جون کو زندہ پھینکنا زمین پر یا فی النار یا اوسکو

زندہ پانی مین ڈالنا مثل بعض کفار؛

۸۶ اکثر اوقات مسخرے پن کرنا کلام؛ اور گاہے

گاہے خوش طبعی جائز ہے در بعض مقام

۸۷ کسی ظرف مین پیشاب کرنا بلا عذرِ ضعف

۹۲

بیماری + یا دیر تک اوسکو قرب مین رکھنا
بالامر اختیاری

۸۸ اگر کوئی شخص دے بلا طلب و سوال + کوئی چیز
بعنایت ایزدِ متعال + تو بلا عذر شرعی قبول
نکرنا وہ نوال + شعر
چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خدا ست
آنرا تو رد مکن کہ فرستادہ خدا ست
خَیْرُ النَّوَالِ + مَا وَصَلَ قَبْلَ السُّؤَالِ

۸۹ آستین یا دلبن سے ہاتھ منہ پونچھنا بجای رومال

۹۳

۹۰ ایک دوسرے کے مندیل سے ہاتھ منہ
پونچھنا بے قیل و قال

۹۱ پاؤں اور منہ کیلیئے ایک ہی مندیل کرنا استعمال

۹۲ میت کے نزدیک اکل طعام + اور قبر کے نزدیک
بلا عذر تام

۹۳ اور قبرستان مین مسخری اور خندہ سی کرنا کلام

۹۴ جھوٹی قسم کھانا در ہر کار + اور عادتِ کثرت
قسم لیل و نہار

۹۵ ٹھلیا صراحی نل سے منہ لگا کر پانی پینا بلا عذر جبار

اور عند الضرورت بغیر توسط کپڑے کے نہ پینا زینہار
۹۶ امانت مین خیانت کرنا آشکار ÷ اور خیانت ممنوع
ہے بجمیع اطوار ÷ جیسا کہ بلا اذن مبلغ امانت کا
صرف کرنا در کاروبار ÷ اور ظروف امانت کو
استعمال کرنا بلا اضطرار ÷ اور سطور پارچہ و کتب وغیرہ کو استعمال
۹۷ سایل کو جھڑکنا اور اوسے کرنا درشت گفتار
۹۸ جو اپنے سے بڑا ہو اوسپر سبقت کرنا در ہر کار ÷
راہ مین چلنے اور مجلس مین بیٹھنے اور بات کرنے
مین اے دیندار ÷ اور سائر امور مین کہ جسکی تفصیل

ہے بسیار ÷
۹۹ تدبیر نہ کرنا خرچ و اخراجات مین ÷ صرف عیال
و اطفال اور خرچہ ذات مین
۱۰۰ بعد ادائے نماز فجر قبل طلوع آفتاب
۱۰۱ بعد ادائے نماز ظہر قبل عصر بلا ارتیاب
۱۰۲ اور درمیان عصر و مغرب عند اولی الالباب
۱۰۳ اور بعد نماز مغرب قبل ادائے عشا بلا عذر
خوش مآب ہر چہار وقت مسطور مین خواب
ممنوع ہے اے کامیاب

۱۰۴ اور شبکو بہت دیر ہنر لیات و خرافات مین خوار ہونا

۱۰۵ صبح کو بعد طلوع آفتاب خواب سے بیدار ہونا

۱۰۶ اور گھر مین شراب رکھنا اسے فتنا + بلا عذر استعمال
دوا + اور گھر مین مزامیر لاہی سے رکھنا کوئی
چیز + جیسا کہ بانسلی بین سرنا ہی مرچنگ اسے
غزیر + ڈھولک طبلا سارنگی دف جھانجھ دار
چکارا دوتارا انگریزی باجا طنبور ستار + وغیرہ
آلات سازہائے ہر دیار

۱۰۷ بلا وضو مس قرآن شریف اگرچہ اوسکی جلد ہو چولیدار

ہان خریطہ جزودان کے اوپر سے مس کرنا جائز ہے
بلا انکار

۱۰۸ وضو کرتے وقت کرنا دنیا کی کلام

۱۰۹ مسجد مین دنیا کی باتین کرنا صبح و شام

۱۱۰ کپڑے لیسے دانتونکو مسلنا بجائے مسواک + اور
مسواک مسنونکو چھوڑنا ہے باک

۱۱۱ بعد وضو کپڑے لیسے اعضا کو پونچھنا بلا عذر انکار
مثل حضرت سرمایا بیماری عند اولی الابصار

۱۱۲ اولے نماز پنجگانہ مین سستی کرنا + چہ جائیکہ

تمام عمر نماز نہ پڑھنا یا اسطور سے ادا کرنا کہ آٹھ
کی کاٹھ کی تین سو ساٹھ کی شیطان نہ بسبب
ترک کے فی ایک سجدہ کے ملعون ہے + بے
نمازی سہو نزک چونسٹھ سجدہ فرض و سنت
سے نہ کیونکر مغبون ہے

۱۱۳ ہر ایک رکن نماز کو ادا نہ کرنا با قرار + سستی اور
جلدی سے اوسکو کرنا بے وقار + یعنے قیام
و قرأت اور رکوع و سجود + قومہ و جلسہ و سلام اور
قعود + حسب شرع ادا نہ کرنا زینہار + حدود

طمانیت سے کرنا فرار

۱۱۴ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بلا فرحت و سرور + چہ جائیکہ خود
زکوٰۃ نہ دینا بہر خدائے غفور + بلکہ بجائے ادائے
زکوٰۃ سود لینا علے الدوام + اور طرفہ تر یہ ماجرا
ہے عند الفہام + کہ بہ نسبت کفار زیادہ سود
لیتے ہیں اہل اسلام + مارواڑی اگر ایک روپیہ
سیکڑا سود کہتا ہے + تو حاجی صاحب دو روپیہ
سیکڑا سود پر روپیہ چلاتا ہے + اور اگر ذی عزت
کو حاجتمند پاتا ہے + تو اوسے تین روپیہ سیکڑا

مقرر ٹھرا تا ہے اور مسلمان اونہین ایسے ہین بعض
حضرات چوکہ بہ سبب اپنی عزت وآبرو کے بارہ آنہ
سیکڑا پر سودی لیتے ہین مبلغات اور لکھو
روپیہ سیکڑے پر سودی چلاتے ہین بالعنایات
اور اسپر وہ اپنی چالاکی اور دانشمندی کا فخر
کرتے ہین بے چون وچگون انا للہ وانا الیہ
راجعون قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحٰبہ
البررۃ الکرام الرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَیْسَرُهَا اَنْ یَّنْکِحَ
الرَّجُلُ اُمَّهٗ یعنے سود خوریکا ستر حصہ عذاب

ہے بالضرور اونمین سے ادنیٰ عذاب یہ کہ
کوئی مسلمان زنا کرے اپنی مان سے بلا فتور
اللھم اھد اھل الایمان واحفظھم عن وساوس
الشیطان

۱۱۵ سر اور کمر پر ہاتھ رکھکر استادہ ہونا اے نیک
اطوار اور بلند جاے پر بیٹھکر پاؤنکو ہلانا بار بار
۱۱۶ مہمان آنیسے کرنا ملال اوسکی خاطرداری مین ہونا خوشحال

الفائدۃ المسنونہ والعائدۃ المیمونہ

جب چند اشخاص ایک جگہ پر طعام وغیرہ چیز

تناول فرمائیں ✤ تو قبل فراغت سبکے ہاتھ
دُہلانے کیلیئے سلفچی آفتابہ وہان نہ لیجائیں ✤ جبکہ
بعض شخص کہانا کہا چکے اور بعض کہانے مین
مشغول ہے ✤ تو فارغ کے ہاتھ دُہلانے
کیلیئے سلفچی لیجانا ممنوع غیر معمول ہے ✤
پس اگر ایک شخص بہی اونمین سے وہان کہانا
کہائے ✤ تو فارغ کیلیئے ہرگز سلفچی حاضر نہ کیجائے
اور وقت اکلِ طعام ناک سے سیل نکالنا لے
فہام ✤ اور دوسرے کے نوالے کو تکانا ای نیکنا

اور بطور عیب جوئی و تحقیر ✤ طعام
و ادام کو سونگہنا اے بصیر ✤ جب
کوئی شخص کسی کے ہمراہ ایک برتن
مین کہائے طعام ✤ تو اپنی طرف چہوڑکر
اونکے آگے سے کہانا چون لئام
۱۱۷ اپنے والدین طینی یا دینی کا بلا ضرورت
لینا نام ✤ یعنے مان باپ استاذ
مرشد کا نام لینا بلا عذرِ تام ✤ کہ بلا ضرورت
اونکا نام لینا موجبِ تنگیئے رزق ہے عند الفہام

۱۱۸ اپنی اولاد کو لعنت کرنا علی الدوام
۱۱۹ اور والدین طینی و دینی کا نہ کرنا اکرام
۱۲۰ صلۂ رحمی نہ کرنا با خویشان ذوی الارحام ؛ چہ
جائیکہ اونسے بدی کرنا ہر صبح و شام
۱۲۱ سب سے پہلے دوکان کھولنا وقت نماز
پگاہ ؛ اور سب کے پیچھے بند کرے کوئی مرد اللہ
۱۲۲ مسجد سے جلدی جانا بعد و علائے امام ؛
چہ جائیکہ قبیل دعا مسجد سے جانا بالاہتمام
۱۲۳ آیت سجدہ کو نپڑھنا وقت تلاوتِ قرآن ؛

کہ سجدۂ تلاوت اوسے لازم ہوگا بالبرہان ؛
۱۲۴ راگ سننا اکثر اوقات
۱۲۵ شوق و ذوقِ فسق فجور دن رات
۱۲۶ دانتوں سے کاٹنا ڈاڑھی کا بال ؛ اور ریش کھنا
موجبِ وبال ؛ یعنے ڈاڑھی مورپائی رانیانی
خرمانی وغیرہ کتروانا ؛ اور مونچھونکو نہایت
خوب بڑھانا ؛ ہاں ڈاڑھی دراز کو بیچ انگشت
چھوڑکر کترواناروا ہے ؛ کیونکہ درازیٔ ریش
اکثر علامت حمق ہے چون و چرا ہے ؛

۱۳۹	روز و شب مین سونا بسیار
۱۴۰	بلا ضرورت ہمنشینئے زنان + اور الیساہی جنہ
	یا کودکان
۱۴۱	کار خیر مین تاخیر کرنا اور فتور + کار بد کو جلدی
	کرنا یا چالاکیئے موفور
۱۴۲	مجلس اہلِ علم اور محفل وعظ و حکم اور صحبتِ فقرائے
	صالحین اور قرب فقہائے دین سے دوری
	کرنا اختیار + اور اون مجالس و قرب کا نہ
	کرنا عزو وقار

۱۴۳	اپنے یا غیر کے ستر عورتکو دیکھنا بلا ضرورات
۱۴۴	حسن خُلق سے دپیش نہ آنا باہمہ مخلوقات
	اور بدپیشہ ورشتی عمل مین لانا اکثر اوقات
۱۴۵	اولادکو والدین طینی و دینی کے لیئے علے الدوام
	اور عورتکو اپنے شوہر کیلیئے اسے نیکنام + دعا کی
	خیر اور دفع ضیر نہ کرنا نزد اہلِ علم
۱۴۶	باوجود ثروت و قدرت کے تنگیئے نفقۂ عیال و
	اطفال + اور سائر اخراجات مین مد نظر بخل ہر
	بہمہ حال

١٤٧ بلاضرورت پڑھنا کتبۂ قبور

١٤٨ سولی دیئے ہوئے کو دیکھنا اے ذیشعور

١٤٩ سینے سے استعمال کرنیکی چیز کو الٹا کرنا استعمال
تفصیل اس بیان کی یہ ہے بطرز اجمال ✤ جیساکہ
محراب جائے نماز کو کرنا تحت پا ✤ اور پاؤں کے
طرف کو کرنا سجدہ کی جا ✤ اور اسیطرح مصلائی
بے محراب کا بیان ✤ کہ اوسمین پاؤں اور سجدہ
کیطرف کا لحاظ رکھنا ہر زمان ✤ اور اسیطرح چارپائی
پر الٹا سونا لیل و نہار ✤ کہ پاؤں کیطرف سر کرنا

اور سر کیطرف پاؤں کرنا بالاختیار اسیطرح چار
پائی کو الٹا کھڑا کرنا اے عزیز ✤ کہ سرانا نیچے کرے
اور پیتانا اوپر کرے کوئی بے تمیز ✤ اور اسیطرح
چرخیکو الٹا کھڑا کرنا بلاضرورت ✤ اور جھاڑو
کو الٹا یا سیدھا کھڑا کرنا اگرچہ از روئے غفلت
اور اسیطرح قرآن شریف یا کتاب کو الٹا رکھی
یا کھڑا کرے اہل حماقت ✤ اسیطرح سائر اشیا کو
الٹا رکھنا یا الٹا کھڑا کرنا بسبب جہالت ✤
جیساکہ جوتی کو اوندھا رکھے کوئی ناداں ✤ یعنے

کفش مستعمل کا تلا ہو سوئے آسمان

۱۵۰ اُلٹی تسبیح پھرانا عندالاوراد + سیدھی تسبیح نہ پڑھنا مثل اہلِ سداد

۱۵۱ خواب کرنا عریاں + اگرچہ مچھردانی کے اندر ہو لے جوان +

۱۵۲ بول و براز کرتے وقت بات کرنا کثیر و قلیل

۱۵۳ اور اسیطرح برہنہ غسل کرتے وقت اے خلیل

۱۵۴ اور جماع کرتے وقت بلاضرورت کرنا گفتار +

اور اول شب مین جماع کرنا موجب ضرر بسیار

۱۵۵ اور کلوخ ذکر سے استنجا کرنا اے دیندار + یعنے کلوخ کو زمین پر نہ ٹھوکنا زنہار + اور دل سے نہ کہنا اُسکتُ مِن ذِکرِ اللّٰہِ الغفّار

۱۵۶ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کیطرف رخ و پشت کرنا وقت بول و براز

۱۵۷ اور وقت ضرورت دستور طلب نہ کرنا ای خوش انداز

۱۵۸ اور دونو حرمین شریفین کیطرف حالتِ نوم و بیداری مین کرنا پادراز + اور اسیطرح طرف قرآن

شریف اور کُتب حدیث منیف اور کتاب
ہائے ائمہ دین او مزار حضرات صالحین پاؤن
دراز کرنا ادب اہلِ دانہ + اور اگر ہر چہار طرف
ہون اہلِ تعظیم + تو بلا طلبِ اذن پادراز کرنا اے
فہیم + اور اگر کسی ولی کی قبر سے اونچا ہونے کا
پڑے کار + مثلا مرمتِ قبہ وغیرہ جدار + تو
اوسوقت اوس ولی سے اذن طلب کرے بعد
انکسار + جیسا کہ یون کہے دستور فی ھذہ المرمت
یا ولی الغفار + اور بزبان مین طلب دستور

جائز ہے بلا انکار + جس کام کیلیے اونچا ہو اوسی
کو وسیے کرے اظہار +

۱۵۹ اطراف مذکورہ کیطرف لے سے شجاع + منہ پاؤن
کرنا وقت جماع

۱۶۰ اطراف مسطورہ کیطرف تھوکنا آب دہان

۱۶۱ بول و براز کیوقت دیکھنا سوئے آسمان ج

۱۶۲ مابین سنت وفرض فجر لئے امین + اور درمیان
سنت وفرض نماز پیشین + کلام دنیاوی کرنا
بلا عذر مبین +

۱۶۳ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب + دنیا کی باتیں کرنا
بلا ارتیاب
۱۶۴ تلاوت قرآن شریف اور قرأت حدیث شریف
مین دنیا کی باتین کرنا بر ملا
۱۶۵ اور وقت ضرورت بلا طلب اذن بات کرنا بلا
استترا + اور طریق طلب اذن یہ ہے آشکار کہ وقت
تلاوت قرآن شریف کے یہ کہے با انکسار کہ دستور
دستور + یا اللہ یا رحمان + اِنّی اَتَکَلَّمُ لِضَرُوْرَةٍ
فِی ھٰذَا الزَّمَان + اور وقت درس تدریس

حدیث رسول کریم علیہ الصّلوٰة والتسلیم +
اور وقت ورد درود + اور قرأت مولود
وغیرہ نعت محمود + اسطرح عرض کرے
با صدق جنان + دستور دستور یا سیّد الانس
والجان + اِنّی اَتَکَلَّمُ لِضَرُوْرَةٍ فِی ھٰذَا الزَّمَان
اور وقت پڑھنے کتب صوفیائے کرام کے
اور ذکر حضرات اولیائے عظام کے + اسطور
عرض کرے با دل و جان + دستور دستور یا
سیّدی و سندی شیخ الاکوان اِنّی اَتَکَلَّمُ لِضَرُوْرَةٍ

فی ھٰذَا الزَّمَان ؛ قَدَّسَ اللہُ سِرَّہٗ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا
بِرَّہٗ اور اسیطرح حضراتِ مجتہدین رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین ؛ سے اذن کلام طلب کرے
بالیقین ؛ حاصل کلام اس مقام مین یہ ہے کہ
جس بزرگ کی کتاب وکلام ہو مذکور ؛ اوسسے
طلب کرے دستور ؛ جنان سے لسان سے
اگرچہ ہو کسی زبان سے

۱۶۶ سیدھی طرف تہوکنا حالت رفتار وقرار مین
بلا عذر کوئی چیز کہانا کوچہ وبازار مین ؛

۱۶۷ نوالہ بناتے وقت انگشت شہادت کو دوسری
انگلیون سے رکھنا جدا ؛ اور منہ مین لیجاتے
وقت بھی اوسکو جدا رکھنا اسے فنا

۱۶۸ مسواک کو بعد استعمال بغیر دہوئے رکھنا ای
ذو کمال

۱۶۹ مسواک کو بعد استعمال ؛ زمین پر لٹا کر رکھنا
فی الحال ؛ اوسکو کسی چیز کے بازو مین زینہار
استادہ نہ رکھنا اسے ہوشیار ؛

۱۷۰ مسواک ایک ہاتھ سے دراز نہو ؛ اور ساتھہ

انگشت سے کم اندازنہو * موٹاپن انگوٹھے سے
موٹی نہو * اور پتلے پن مین چھٹ انگلی سے چھوٹی
نہو * مسواک تلخ درخت کی ہونا درکار ہے *
شیرین درخت سے ہونا ناسزاوار ہے۔

۱۷۱ قرآن مبین اور کتب حدیث متین * اور زبر کل
ائمہ دین پر رکھنا کچھ اسباب * ٹوپی عمامہ وغیرہ
کپڑا اور کتب تب و آلات کے عند اولی الا
لباب * پس لازم کہ کتب تب اور علوم آلات
پر رکھے کتب فقہا اور اوسپر تفسیر کلام رب العلا

اور اوسپر کتب حدیث جناب خیر الورا علیہ
الصلوۃ والثنا * اور اوسپر قرآن شریف رب
الما والثنا یہدی بہ الا تقیا۔

۱۷۱ قرآن شریف تفسیر منیف حدیث لطیف فقہ
حصیف وسائر کتب دینیہ اور زبر عرفانیہ کو
مثل تکیہ رکھنا زیر سر * اور خواب کرنا بے خوف
وخطر ہان اگر خوف دزدان ور ہزنان ہے * تو
وہ تکیہ بنا کر سونا جائز بیگمان ہے * اور بسطح
نشیب بچھن کتب پر بیٹھنا لگانا * اور ٹیکہ لگا کر

بیٹھنے مین اونکو تکیہ ٹھرانا ÷ اور اونکے اوپر سے
گذر جانا ÷ اور چلنے پھرنے کے فرش پر اونکو
رکھنا یا رکھانا ÷ اور کسی چیز اکل شرب کو مثل
ڈھکنا اونسے چھپانا ÷ اور پتلے رسالے یا اجزا
کو ہوا کیلیے مثل پنکھا ہلانا ÷ وغیر تحقیر کُتب دینیہ
سے آپکو نہ بچانا

۱۷۳ جس کاغذ پر اللہ یا رسول اللہ یا انبیائے کرام
یا اولیائے عظام کا نام نامی اسم گرامی یا عبارت
کُتب دینیہ اشارات عرفانیہ مکتوب ہو ÷

تو اوسمین کسی چیز کو لپیٹنا یا اوسے پڑیا باندھنا یا اوس
کسی برتن وغیرہ چیز کو پونچھنا یا اوسکو جلانا سراسر
معیوب ہو ÷

۱۷۴ نام خدائے کریم اور اسم جناب رسول عظیم ؐ اور
نام ولیسے غنیم تھوک سے محو کرنا اے فہیم ÷

۱۷۵ کاغذ اور حروف کی تعظیم بجا نہ لانا مثل نام فرعون
بے عون لکھکر اوسکو نشانہ بنانا اور اوس نشانہ کو
تیر چلانا ÷ یا حروف ایسی جائے یا پارچہ یا ظروف
پر تحریر مین لانا ÷ کہ اونکی خفت وحقارت آشکارہو

ہر طور بے وقاری بلا انکار ہو ۔ اور کاغذ کو یا

بول و براز کیچڑ مین گرانا ۔ یا بلا ضرورت اوسکو

جلانا ۔ یا اوسکو پاے مال کرنا یا چیتھرانا ۔ یا اوس

براز پونچھنا یا جاے بول سکھانا ۔ یا آلودگی ہاتھ

پاؤنکی اوسے چھڑانا ۔

۱۷۶ عورتکو زبان پر لانا شوہر کا نام ۔ مگر وقت ضرورت

کے جائز ہے لاکلام

۱۷۷ عادت کذب ہر ایک کار مین ۔ دادو ستد کی

گفتار مین ۔ اگرچہ اندک بھی ناسزاوار ہے ۔ لاکن

کثرت مین مضرت بسیار ہے

۱۷۸ کثرت خندہ ہر زمان ۔ کہ موجب ہم و غم ہے اور

قساوت جنان ۔

۱۷۹ اور کثرت گریہ و زاری آیندہ غموم سے بیقراری ۔

۱۸۰ صحن انگنائی وغیرہ مکان ۔ کوڑے کیچڑ سے گندہ

رکھنا اکثر زمان ۔

۱۸۱ سنت نماز فجر کو ترک کرنا اکثر اوقات ۔ تنہا

فرض فجر کو ادا کرنا بلا ضرورات

۱۸۲ سبق پڑھنا اور بہر طلب درم و دینار ۔ ایام

تعطیل مین کرنا دنیاوی کاروبار ÷ اور آخری چہار
شنبہ کو مطلقاً سلائی کرنا بجمیع اطوار ÷ اور اوس
روز سر کے بالونمین کنگہی کرنا مضر ہے بسیار ÷
۱۴۳ مسجد مین کوئی کام کرنا خلاف تعظیم ÷ یعنے جسنے
مسجد کی تعظیم نہ پائی جائے تنزو فہیم ÷ جیسا کہ
بلا ضرورت مسجد مین کرنا منام ÷ یا حجامت
کرنا پانی پینا اور کہانا طعام ÷ یا ناخن و بال
کتروانا ÷ یا کپڑے سے بہرنا یا مٹی جیبی کروانا ÷
یا ہاتھ پاؤن وغیرہ بدن مین تیل و دودہ ملوانا

یا ڈاڑہی وغیرہ بالونمین تیل لگانا ÷ جوئین نکالنا
بالونمین کنگہی پہرانا ÷ اور خرید و فروخت باحضار
متاع ÷ اور بلا یاد حق بلند آواز سے پکارنا اور
شجاع ÷ مسجد کی چٹائی سے پونچنا تر پیئے پا ÷
یا بعد وضو مسجد مین چہڑکنا آب ریش و دیگر
اعضا ÷ اور نمازیونکی گردن سے گذر کر اگلی صف
مین جانا ÷ اور جگہ کیلئے نمازیونسے خصومت
ظہور مین لانا ÷ اور جوتی نجاست کیچڑ سے آلودہ
مسجد مین لیجانا ÷ اور نجاست کبیرو فخر وغنا

اور حسد و حقد و فساد سے ملوث مسجد مین آنا
مگر وہ مسافر کہ جسکے لیئے نہو کوئی جائے قرار
تو اوسکے لیئے مسجد مین کہانا پینا سونا جائز
ہے بلا انکار ✤ اور عقد خرید بلا احضار متاع
اور اسی طور استعمال دوا بہی جیسی جائز ہے بلا
نزاع ✤ اور مثل مسافر معتکف کیلیئے بہی جائز
ہین امور مذکورہ ✤ دو نو برابر ہین جواز مباحات
مین عند الضرورہ ✤ اور ہر ایک نمازی کیلیئے
مستحب ہے بیگمان ✤ نزد دخول مسجد اعتکاف

کی نیت کرنا باصدق جنان اور نویت الاعتکاف
اعتکاف ماکنت داخلا فی المسجد کہی
باللسان ✤ یعنے نیت اعتکاف کی کرتا ہون
مین بالضرور ✤ جبتک کہ مسجد مین داخل رہون
باسرور ✤ تاکہ کہانا پینا اور کلام مباح ✤ اس
نمازی کیلیئے جائز ہو موجب فلاح ✤ بتنبیہ مسجد
مین وعظ یا مولود کے بعد اگر مٹہائی بانٹین یا بانٹنا
چاہ پڑا ئین تو بچونکو شور و فغان سے حسب المقدور
ممانعت فرمائین ✤ اور کوشش کرین کہ چٹائیان

مسجد کی جا وہ سے ملوث نہ ہو جائین ۔ حاصل کلام
فی ھذا المرام یہ کہ ہر طور مسجد کی تعظیم بجا لائین
اس اندک تحریر کو تاکید مزید عمل مین لائین ۔
۱۸۴ جوتی کو زیر چارپائی سراہنے رکھنا اسے نیکنا
کہ اسمین مضرت بسیار ہے لاکلام
۱۸۵ اور ختنہ کرنا اولاد کا منحوس اوقات مین
۱۸۶ اور کان ناک چھیدنا بد ساعات مین
۱۸۷ اور اسیطرح فکر نہ کرنا چہیرنے دنبل اور سایر جراحات مین
۱۸۸ چار زانو بیٹھکر پاؤن کو مسلنا مثل متکبرین بخصوص

یہ فعل مسجد مین کرنا اور پیش بزرگان دین -
۱۸۹ اور موئے زیر ناف مردان و زنان اسے ذی شعور
اسطور پھینکین جائین غیر مستور ۔ کہ اگر اونپر کسیکی نظر
پڑے بالضرور تو اوسکی مضرت شدید ہے تردید
اولی الابصار ۔ بلکہ اونکو پوشیدہ کیا جاے
بجمیع اطوار ۔ اور عورتون کے سر کے بال جو وقت
شانہ کرنے کے نکلین بسبب تحمل و قال ۔ اور سر کے
بال جو کترین مردان خوشحال ۔ اور موے حجامت
اور ناخن اسے ستودہ خصال ۔ سبکو دفن کرنا زیب

زمین ✤ اور یہی حکم موئے عقعقب بالیقین ✤
۱۹۰ موئے لب اور زیر ناف ✤ اور موئے بغل اسے
خوش ادا وصاف ✤ چہل روز کے اندر کرنا صاف
نہایت مضر ہے بلا خلاف ✤ اور یہ مدت
نہایت رخصت ہے بالیقین ✤ پس لازم کہ ایک
ہفتے یا دو ہفتے مین اون بالون کو دور کرین مسنین
۱۹۱ اور تین شب سرمہ یا کوئی دوا ✤ آنکھ مین لگا دو عزیز
بلا امترا ✤ اور وہ شب چہار شنبہ و پنجشنبہ اور
جمعہ ہے عند اولی النہا ✤ اور عوض ہر شب ایک

مذکورہ ✤ سرمہ وغیرہ لگائین وقت عصر روز
ہائے مسطورہ ✤ کہ وقت عصر سے کراماً کاتبین
نامۂ شب آغاز کرتے ہین بالیقین ✤ فائدہ
مردون کیلئے شب کو سرمہ لگانا نہایت سزاوار
ہے ✤ اور دن کو جائز اما کراہت مین اختلاف
بعض بلا انکار ہے ✤ اور مرد و عورت سرمہ لگاتی
وقت یہ آیت پڑھ ہدایت پڑھین اے بصیر ✤ کہ
رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ✤ اور طریق مسنون سرمہ

لگانیکا یہ ہے پُرنور ✤ کہ اول سیدھی آنکھ مین تین
سلائی سُرمکی لگائین بابہرور ✤ پھر اسیطور بائین آنکھ
مین تین سلائی لگائین بے فتور ✤ پھر سیدھی
آنکھ مین ایک سلائی لگائین بالضرور ✤ تا کہ سیدھی
طرف سے ہو آغاز اور اُسپر ختم ہووے ذیشعور ✤ او
دونو طرف جملہ عدد طاق ہووے نیک فطر ✤
کہ اِنَّ اللهَ وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ ✤ اور سنت
عدد مین بسیار اسرار ہین ✤ اور وہ اسرار
موجب حصولِ انوار ہین ✤ اور تفصیل اسکی کتاب

الدُّر الفرید مین آشکار ہے ✤ جو بیان معنی کلمۃ
التوحید مین نگار ہے ✤
۱۹۲ اور کتے بلی بندر کا روبرو ہونا نزدِ اکلِ طعام
کہ یہ نہایت و بغایت مضر ہے عند العلماء
الاعلام
۱۹۳ کتابت کرنا بعد عصر قبلِ غروب ✤ یہ بسیار مضر
ہے اور نہایت نامرغوب
۱۹۴ قبلہ کے طرف پشت کر کے بیٹھنا علی الدوام
کہ یہ مضر بیشمار ہے نزدِ حضرات ائمہ عظام ✤

فائدہ چار امر موجب مزید نور بینائی
چشم کیلیئے مقوی ہیئے موفور ہین * ایکتو قبلہ رخ
بیٹھنا لیل و نہار * دوسرا یہ کہ سبزی کو دیکھنا
بسیار * تیسرا اکثر اوقات باوضو رہنا اے
دیندار * چوتھا شب کو آنکھ مین سرمہ لگانا
جیسا کہ بالا ہوا ہے نگار * یعنے تین روز
بعد عصر اور باقی عین چہار شب مین بلاانکار
۱۹۵ اور نظر بد سے اجتناب نہ کرنا حتے المقدور
اکل و شرب وغیرہ امور مین اے ذیشعور

اور تاثیر نظر قرآن و احادیث سے ثابت ہی
لا کلام * اور مضرت اوسکی متحقق ہوئی نزد علمائے
فخام * اور اذیت اوسکی مجرب ہے عند الخواص
والعوام * کہ اَلْعَيْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ فِي
الْقَبْرِ وَالْجَمَلَ فِي الْقِدْرِ اَيُّهَا الْفِهَام *
یعنے حسب ارادۂ رب قدیر * یہان تک
موثر ہے نظر کی تاثیر * کہ داخل کرے مرد کو
گورمین بہر طور * اور شتر کو ہنڈیہ مین ڈالے
فی الفور * کہ نظر ناظر اوسکی مرگ کا سامان *

مشیتِ ایزدی سے ہوتا ہے بیگمان ٭ پس مرد
صحیح وسالم جام مرگ چشیدہ قبر میں استراحت
فرماتا ہے ٭ اور شتر فربہ نظر کی تاثیر سے
تڑپتا ہوا ذبح کر کے پکایا جاتا ہے ٭ سیدنا
عثمان علیہ الرضوان سے مذکور ہے ٭ اور
یہ بیان خوش تبیان جامع ترمذی میں مسطور
ہے ٭ کہ کسی شخص کا ایک لڑکا خوبصورت آپکے
دیکھنے میں آیا ٭ تو آپنے اوسکو دیکھکر ایسا ارشاد
فرمایا ٭ کہ اسکی ٹھڈی پر سرمہ کا ٹیکہ لگاؤ ٭

تاثیر نظر ناظر سے اوسکو بچاؤ ٭ پس اسی لیئے یہ
رواج بین الناس جاری ہے ٭ درمیان عوام
وخواص بے شبہ والتباس طاری ہے ٭ کہ
لڑکونکی گال یا ٹھڈی پر سرمہ کا خال یا ٹیکہ لگاتے
ہیں ٭ پھر اون لڑکونکو کوچہ و بازار میں پھراتے
کو لیجاتے ہیں ٭ تاکہ نظر ناظر اوس ٹیکہ پر قرار
پائے ٭ اور زخم چشم سے وہ طفل بچ جائے
اور اسیلیئے کشت سبز کے ایک طرف زمیندار
ایک لکڑی زمین میں گاڑتے ہیں با فرحت بسیار

اور اوسپر ایک ہنڈیہ سیاہ باستعمال وٹی لٹکاتے
ہین لیل ونہار ٭ تاکہ نظر ناظر کی تاثیر ٭ سیاہ
ہنڈیہ پر موثر ہو اے بصیر ٭ اور کشت سے
چشمِ بد دور ہو ٭ سلامتی کشت سے زمیندار
کا دل مسرور ہو ٭ اور بعضے کسی جانور مردار کی ہڈی
بھی کشت پر لٹکاتے ہین ٭ اور مرجع نظرِ ناظر
اوس ہڈیسے مردار کو ٹھرتے ہین ٭ کیونکہ خبیث
خبیث کیطرف جاتا ہے ٭ ہر شخص اپنی ہی جنس کو
چاہتا ہے ٭ شعر

ذرہ ذرہ کاندر ین ارض و سماست
جنس خود را ہمچو کاہ کہربا ست
ناریان مر ناریان را جاذبند
نوریان مر نوریان را طالبند
اہل باطل باطلان را میکشند
اہل حق از اہل حق ہم سرخوشند
طیبات آمد برای طیبین
للخبیثات الخبیثین

۱۹۶ صحبت نااہل سے نکرنا اجتناب ہمکہ صحبت اونکی
نہایت مضر ہے عند اولی الالباب ٭ یعنے جس
شخص کا اعتقاد خلافِ اہلِ سنت کے ہو آشکارہ
تو لازم کہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے لیل و نہار
اور اہل سنت وجماعت ہونا اعتقاد پر موقوف

ہے + اور وہ اعتقاد دو امام کی متابعت سے
موصوف ہے + یعنے اون دو امام کا جو اعتقاد ہے
وہی اعتقاد رکھنا موجب سداد ہے + اور
وہ دو امام حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور
ماتریدی ہین لاکلام + علیہما رضوان اللہ الملک العلام
اور جس فرقہ کو اِن دو امام کے اعتقاد سے انکار ہے
تو لاریب وہ فرقہ بدعتی مذموم اہل نار ہے +
مذمت اس فرقہ بدعتی کی حدیثون سے ثابت عند
اولی الابصار ہے + جو وعید شدید حدیثون

مین بدعتی کیلیئے نگار ہے + تو اوستے بھی بدعتی فی
الاعتقاد مراد نزد ائمہ کبار ہے + چنانچہ نجم المبین
مین کتاب زواجر سے مذکور ہے + او یہ زواجر
علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ الزکی کی مشہور ہے
حیث قال وصح فی تقبیح المبتدعۃ احادیث
منہا ما رواہ ابن ماجہ وصححہ الترمذی
وابن خزیمہ فی صحیحہ لا یقبل اللہ لصاحب
بدعۃ صلوۃ ولا صدقۃ ولا صوما ولا حجا
ولا عمرۃ ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج

الشعرة من العجين لقد تركتكم على مثل
البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها الا هالك
لكل عمل شرة ولكل شرة فترة فمن كانت
شرته الى سنتي فقد اهتدى ومن كانت
شرته الى غير ذلك فقد هلك انتهى والمراد
بالسنة اما ما اهل السنة والجماعة الشيخ
ابو الحسن الاشعري وابو المنصور الماتريدي
وبالبدعة ما عليه فرقة من فرق المبتدعة
المخالفة لاعتقاد هذين الامامين وجميع

اتباعهما انتهى قال في كشف الاسرار اخبر
الله تعالى ان الايمان يفسد بموادة الكفار
وكذا بموادة من هو في حكمهم وعن سهل بن
عبد الله التستري قدس الله سره التستري من
صحح ايمانه واخلص توحيده فانه لا يانس
الى مبتدع ولا يجالسه ولا يواكله ولا يشاربه
ولا يصاحبه ويظهر له من نفسه العداوة
والبغضاء ومن داهن مبتدعا سلبه الله
تعالى من قلبه حلاوة الايمان ومن تحبب

الی مبتدع لطلب عزٍ فی الدنیا او لغرضٍ منہا
اذلہ اللہ بتلک العزۃ وافقرہ اللہ بذلک
الغنی ونزع نور الایمان من قلبہ ومن لم
یصدق فلیجرب انتہیٰ یعنے بدعتیونکی عذاب
مین ثابت ہین احادیث بسیار ✤ اونمین سے
یہ حدیث ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور ابن خزیمہ
سے ہے آشکار ✤ کہ فرمایا جناب رسول مقبول نے
اونپر درود نامعدود حضرت پروردگار ✤ کہ
بدعتی کی نماز کو نہین قبول فرماتا ایزدِ غفار ✤

اور نہ اوسکی زکوٰۃ اور روزے وحج وعمرے کو نہار
اور بھی نہین قبول فرماتا اوسکے دیگر فرض ونفل کو وہ
کردگار ✤ خارج ہوتا ہے اسلام سے وہ بدعتی
اسطور ✤ کہ جیسا بال خارج ہوتا ہے آٹے گوندھے
ہوئے سے فی الفور ✤ تحقیق چھوڑا مین تمکو روشنائی
مین مثل آفتاب ✤ شب اوسکی مثل روز روشن ہی
بلا ارتیاب ✤ یعنے ہر ایک امر دین اسلام مثل
روز روشن ہے لاکلام ✤ ہر طور طریق ہدایت متحقق
ہے نزد فہام ✤ کسیطرح تاریکیئے شک وشبہ نہین

علے الدوام ❊ اور ہلاک ہو وہ شخص یالیقین ❊ جو طریق
ہدایت سے تجاوز کرے اسکے بیچ ❊ اور واسطے
ہر عمل کے حرص و خواہش دلی ہے بالضرور ❊ اور
واسطے ہر خواہش کے لابد ثابت ہے فتور ❊
پس جو شخص میری سنت پر خواہش دلی سے ہوا
مستقیم ❊ پس تحقیق اوسنے ہدایت پائی باقلب
سلیم ❊ اور جس شخص کی خواہش غیر طریق سنت
پر ہوئی مقیم ❊ پس تحقیق بیشک ہلاک ہوا وہ مرد
لئیم ❊ پس فرمایا علامہ ابن حجر مکی قدس اللہ

سرہ الزکی نے بعد حدیث مذکور ❊ کہ مراد
سنت سے اس حدیث میں اہل سنت ہیں
بالضرور ❊ اور وہ دو امام حضرت ابو الحسن اشعری
اور ابو منصور ماتریدی ہیں اے ذیشعور ❊ پس
جو اشخاص ان دو امام کے عقاید پر ہوں معتقد
تو وہی اہل سنت وجماعت ہیں بالیقین ❊ اور
جو اشخاص ان دو امام اور انکے تابعین کے عقاید
کے ہوں برخلاف ❊ تو لاریب وہی فرقہ بدعتی
ہے نزد اہل انصاف ❊ اور تفسیر کشف الاسرار میں

مذکور ہے ؛ اور اسرار التنزیل سے تفسیر فتح العزیز
مین مسطور ہے کہ خبردار کیا ہمکو حضرت ایزد منان نے
کہ تحقیق محبت کفار سے فاسد ہوتا ہے ایمان
اور ایسا ہی اون فرقون کی محبت سے جو انکے
حکم مین ہے یکسان ؛ اور یہ وہ بہتر فرقے ناری
ہین بالایقان ؛ جو اہل سنت کیطرف نسبت
کفر کرتے ہین ہر زمان ؛ اور حضرت سہل بن عبد اللہ
تستری کا یہ ہے فرمان ؛ قدس اللہ سرہ
باللطف والامتنان ؛ کہ جس شخص کا ایمان صحیح

ہے اور اوسکی توحید خالص از بسکہ صحیح ہے ؛
تو وہ الفت نہین رکہتا اون بدعتیون سے جو اہل
نار ہین ؛ کیونکہ وہ در حکم عداوت مثل کفار ہین ؛
اور نہ اونکی مجلس مین بیٹھتا ہے وہ دیندار ؛ اور
نہ وہ اونکے ہمراہ کہاتا پیتا ہے زینہار ؛ اور دوم
اونکی صحبت سے دائم کرتا ہے فرار ؛ اور اوسکی
بدعتی کیلیئے اپنا بغض و عداوت کرتا ہے آشکار ؛
اور جو شخص اوس بدعتی سے مداہنت کرے
کسیطور ؛ تو اللہ تعالیٰ اوسکے واسطے حلاوت

ایمان کو دور کرے فی الفور ÷ اور جو شخص بہر حصول
عزت و وقار ÷ یا کسی اور غرض دنیاوی کیلیئے ای
ہوشیار ÷ اوس بدعتی کی محبت رکھے بلا اختیار
تو اوس عزت کے عوض ذلیل کرتا ہے اوسکو پرور
دگار ÷ اور عوض دولتمند ہونیکے فقر و فاقہ مین
ہوتا ہے گرفتار ÷ اور نور ایمان اوسکے دل سے
نکال لیتا ہے ایزد غفار ÷ اور جس شخص کے
دلمین تصدیق اس امر کی نہو پایدار ÷ تو وہ اس
امر مجرب کی آزمایش کرے ایکبار ÷ اور بعد

تجربہ یہ مقولہ صدق منقولہ پڑھے بادل افگار ÷ شعر

ہر چند آزمودم از وے نبود سودم
من جرب المجرب حلت بہ الندامہ

یقول المولف المسکین سقاہ اللہ رحیق
المحبین ÷ بان اسباب المحبۃ والوداد ÷
اربعۃ اشیاء بالاعتماد ÷ المجالسۃ والمکالمۃ
والماکلۃ والمہادۃ عند اھل السداد
یعنے ایک مجلس مین بیٹھنا اور باہم کرنا گفتار ÷
اور ایک جگہ ملکر کہانا اور ایک دوسرےکو ہدیہ بھیجنا

اندک و بسیار + یہ چار چیزیں اسباب محبت ہیں
بالضرور + لہذا ان سے اہل شرع نے منع کیا جیسا
کہ بالا ہے سطور
۱۹۷ شنبہ و یکشنبہ و سہ شنبہ کو سر دھونا اے
ہوشیار + لاریب موجب حسرت ہے عند اولی
الابصار + اور تیسری تیرھویں تیئسویں تاریخ
کو بعد عصر غسل بھی ممنوع ہے بلا انکار + اور غسل
روز جمعہ موجب حصول فوائد بسیار ہے + اور
اوس روز باوجود قدرت غسل نکرنا موجب

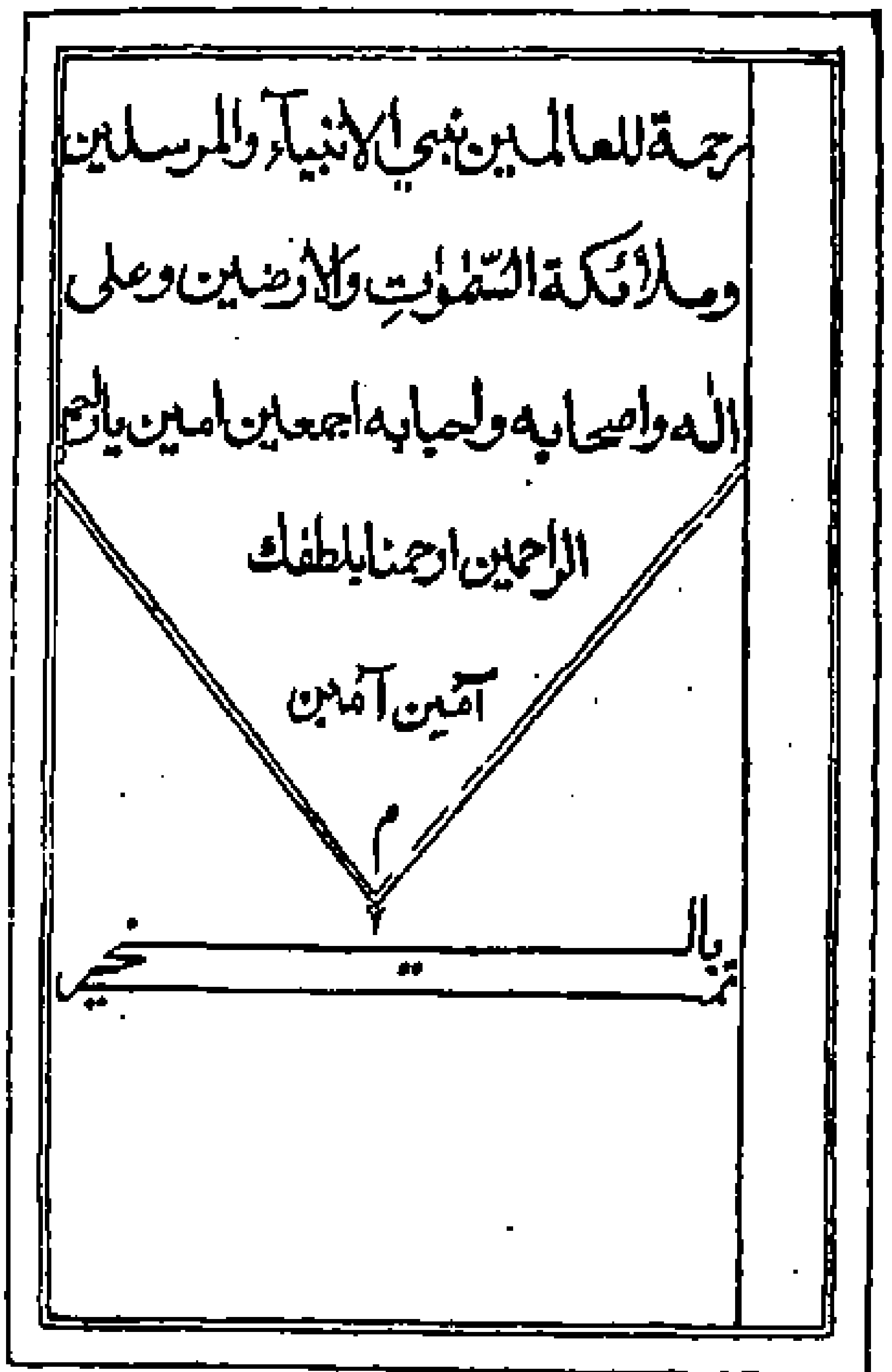
نقصان بےشمار ہے
۱۹۸ یکشنبہ و سہ شنبہ اور چہارشنبہ آخر یہ ماہ + موے
سر تراشی نہایت مضر ہے بلا اشتباہ + اور موئے
سر تراشی ہیں سائر ایام کی تاشیہ + لاریب جیسا
چاہے نزد ارباب تجربہ اے خبیر + اما سب
ایام میں افضل روز خمیس ہے + موجب حصول
برکت و خیر نفیس ہے + اور روز ادینہ قبل نماز جمعہ
موئے سر اور ناخن تراشی ممنوع و مخلوط ہے +
مگر واسطے غازی و نیز مقتدائے لبیب کو قبل نماز جائز ہے

بلافتور ہے فائدہ روزا دینے قبل نماز جمعہ
بال و ناخن تراشی کی ممانعت جو بالا ہے نگار +
تو وہ اسلیئے کہ یہ ہر دو نمازی کے ہمراہ سجدہ کرین
بجناب پروردگار + اور ناخن تراشی کی ہر روز
تاثیر + مختلف ہے بمشیّتِ ربّ قدیر +
۱۹۹ عورت منحوسہ سے عقد نکاح کرنا اسے فہام +
اور نحوست عورت سے ماہر ہین حضرات علمائی
عظام +
۲۰۰ اور زمین منحوسہ پر گہر بنانا + یا زمین سعد پر نحس

وقت مین پایہ ٹکانا + یا گہر منحوس کو خرید کرنا اسے
جوان + یا اوسکو بطور کرایہ لینا بیگمان + یا نحس
وقت مین کرنا نقل مکان +
۲۰۱ اور گہوڑا منحوس خریدنا مضر ہے لاکلام + یا گہوڑا
سعد نحس وقت مین خریدنا اسے خوشخرام + یا
بطور کرایہ و عاریہ گہوڑا لینا بلامریہ + اور نحوست
وسعادت ان تین چیزونکی بالضرور + حدیث
نفیس نبوی سے ثابت ہے بلافتور + اور گہوڑے
کے تحت مین داخل ہین سائر جانوران + مثل بکری

گائے بعیس خر فیل شتران ✤ پس ارب مریدان صادقین
اور سالکان حاذقین بگوش ہوش صدق اعتقاد کی
سماعت میں لائیں ✤ تا کہ طریق استقامت پر سلامت
پر قایم ہو جائیں ✤ کہ نفع و ضرر و وصد و یک امور
جو بالا بالتعداد ہوئے ہیں مذکور ✤ اس مولف مسکین
مغمور ✤ فی الار اللہ الغفور ✤ کے نزدیک متحقق
ہے ✤ بعض بعلم الیقین و اکثر بعین الیقین متصدق
ہے ✤ پس ہر گز وساوس منکرین خاطر صدق آثر میں نہ
لائیں ✤ اور دائم ہوا جس ملحدین غبار حشور اٹھر انگیز

تاکہ لوح اعتقاد کو مصفا و پر سرادیا ہیں شعر
بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا
اللھم احفظنا من العجز و تضیع العمر ✤ واعصمنا
من الفتن و مخالفۃ الامر ✤ وثبتنا بلطفک
علی الصراط المستقیم ✤ وجنبنا عن سوء
الادب و ترک النہج القویم ✤ اللھم وفق
المستفیضین بخیر الدارین ✤ فی الجنتنا
بھم عن الواحد والمائتین ✤ وصل وسلم علی


رحمة للعالمین نبی الانبیآء والمرسلین
وملائکة السمٰوٰت والارضین وعلی
اٰلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین امین یاارحم
الراحمین ارحمنا بلطفك
آمین آمین
م
تمت بالخیر

اسناد قصیدہ نود و نہ نام

بدان اے سالک صراط مستقیم ہوے طالب
حصول مراد با قلب سلیم شرح اللہ صدرک بجود او
حبیبہ الکریم ونور فکرک بمداد الاعتقاد الفخیم
علیہ وعلی الہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم
کہ قصیدہ ذیل قضائے حوائج کیلئے نہایت مجرب
و سدیدہ ہے اور ہر ایک انجاح مرام کیلئے بنہایت
برگزیدہ و رشیدہ ہے جناب فیضمآب محبوب
سبحانی قطب ربانی والھیکل النورانی سیدی محی الدین

شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہٗ وافاض
علینا برہٗ کے نو دو نہ نام نامی کو شامل ہے +
یعنے آپکے ایک کم سو اسمائے گرامی کو حامل ہے
جو شخص کسی مقصد کیلئے اسکا ورد بشرائطہ عدیدہ
بجالائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بضرور اپنے مطلب
دلی کو بزودی پائے + اور جو شخص بصدقِ جنان
دائم اسکو وردِ زبان اور حرزِ جان و ظیفہ ٹھرائے
تو مراتب عالیہ اور منازلِ عالیہ حقاً یقیناً حصول
مین لائے + اما یہ امر متحقق بالاعتماد ہے + کہ حصول

مراد بصدق اعتقاد ہے + اور جو شخص بد اعتقاد
ہے تو وہ حصول مقصد سے ہمیشہ نامراد ہے +
پس جو شخص صدق نیت سے جناب رب الارباب
مین قصیدہ ممدوحہ کو اپنا وسیلہ جمیلہ بناتا ہے +
حصول مقصد قلبی کیلئے ورد نو دو نہ ۹۹ نام ممنوحہ کو
دائم بجالاتا ہے + تو لابدو وہ امداد حضرت شیخ الارض
والسما سے فیضیاب ہو جاتا ہے + یہ امر اس مؤلف
مسکین کے نزدیک حق الیقین ہے + نہ یہ کہ مطالعہ
کتب سے معلوم بطور علم الیقین ہے + تفصیل اس

تجربہ کی بسیار ہے + اہل عقیدۂ سدیدہ کیلیئے یہ
اندک تحریر مشتے نمونہ خروارے + پس اگر در خانہ کس است
حرفی بس ست + والامصرع
خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرا نیست

اور وہ شرائط مسطورۂ یہ ہین

شرط اول یہ کہ وقت سعید عروج ماہ مین قصیدۂ موصوفہ
کو جس مقصد کیلیئے چاہے شروع کرے باصدق
جنان + ہر روز گیارہ مرتبہ گیارہ روز پڑہے با
شوق جان + شرط دوم یہ کہ صحت الفاظ اور

ملاحظۂ حرکات کو محفوظ رکھے بالضرور + اور اگر معانی
سے ماہر ہو تو انکو بھی ملحوظ رکھے باسرور + شرط سوم
یہ کہ اول و آخر قصیدۂ ممدوحہ گیارہ مرتبہ درود شریف
حسب مقاصد پڑھنا سزاوار ہے + یعنی جس مقصد
کیلیئے یہ قصیدہ پڑہے اوسکے مطابق درود شریف
پڑھنا درکار ہے + اور اس مناسبت مین حصول
مقصد کیلیئے نہایت سر اسرار ہے شرط چہارم
یہ کہ اگر درود شریف مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کیطرف صیغۂ خطاب ہو + تو اوسوقت بانہایت شوق

وذوق تصور حضور جناب رسول مقبول سے فیضیاب
ہو۔ یعنے اوسوقت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کو تصور سے حاضر دیکھے یا صدقِ رصین
اور اگر ایسا تصور نہو تو اسطرح سمجھے کہ وہ حاضر وناظر
مجکو دیکھتے ہیں بالیقین۔ کیونکہ لفظِ شاہد قرآن
شریف ہیں اور حدیث ان اللہ تعالیٰ رفع لی الدنیا
فانا انظر الیہا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ
کما انظر الی کفی ھذہ جلیا آن حضرت کیلیئے مخصوص
ہے۔ اور لفظِ حاضر وناظر حق تعالیٰ کیلیئے اسماء اللہ

الحسنے ہیں غیر منصوص ہے۔ پس استغراق حضور آن جناب
پرنور نورا علیٰ نور ہے۔ اور کفر وشرک اس اعتقاد پر
سداوسے ہزار ہاکوس دور ہے۔ قال فی المواھب
اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ لافرق بین موتہ وحیاتہ
فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ صلی اللہ علیہ
وسلم باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک
جلی عندہ لاخفاء علیہ بہ فان قلت ھذہ
الصفات مختصۃ باللہ تعالیٰ فالجواب ان من
انتقل الی البرزخ من المومنین یعلم احوال الاحیاء

غالبًا وقد وقع کثیر من ذلک کما ھو مسطور فی
موطنہ ذلک من الکتب شرطِ پنجم یہ کہ وقت
وِرد قصیدۂ مسطورۂ مبرورہ نہایت خشبودار چیز بخور
کرنا امر لابدی ہے + اور یہ شرط ضروری نزد حضرات
ماہران اسرار سرمدی ہے + جیسا کہ عود مصطگی کو اوس وقت جلا دے
یا کہ عطر عود یا خوب اگربتی سی کار برآئے + شرطِ ششم یہ کہ
باوضو مستقبل قبلہ باطہارت لباس و مکان یہ عمل بجا لاوے
شرطِ ھفتم یہ کہ ابتدائے ورد سے تا انتہا ورد کوئی
غیر کلام زبان پر نہ لائے شرطِ ھشتم یہ کہ جس مقصد کیلئے

یہ ورد پڑھے اوسکا ہر آن تصور دل میں ٹھہرائے شرطِ نہم
یہ کہ تخصیصِ مکان و زمان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے + یعنی ایک ہی
وقت اور ایک ہی جگہ ہر روز ورد پڑھنا موجب سرور ہے
شرطِ دھم یہ کہ ہمراہ مداد مذکورہ میں کم و بیشی ظہور میں نہ آئے +
شرطِ یازدھم یہ کہ نیت آزمائش سحر کسی تصدیق کیلئے یہ ورد عمل
میں نہ لاوے کہ علامت شک و محرومی ہے اسلئے وہ مقصد ہرگز ہرگز
نہ پائے + بلکہ اس ورد کو قلبِ صافی سے حقًا
یقینًا حصول مقصد کا وسیلہ ٹھہرائے + کہ
یحصل المراد بصدق الاعتقاد

فائدہ اے عزیز ہمہ مشائخ اولوالابصار ؒ اس امر
پر متفق ہیں بلا انکار ✤ کہ جملہ وظائف جو پڑھتے ہیں دیندار
حصول مقاصد قلبیہ کیلیے لیل و نہار ✤ تو لازم کہ
وہ مقصد غیر ممکن اور محالات سے ہنوز ہشیار ✤ بلکہ
امور ممکنہ اور اسکے منصب کے لائق ہو اور سزاوار
کیونکہ طلب ظہور غیر ممکن اور محال خلاف عادت
الٰہیہ ہے آشکار ✤ اور یہ نہایت سوادبی ہے
نزد مقربان کبار ✤ اور یہ امر بھی لابد لائق یاد ہے
کہ جن حضرات کے وسیلہ سے طلب حصول مراد ہے

تو اونکی کثرت یاد شب و روز ورد زبان ہو ✤
اور اونکی عظمت و رفعت دائم حرز جان ہو ✤
اور اونکی محبت و وداد سے ہمیشہ پر جنبان ہو ✤
اور اونکے مناقب و مراتب سے ہر زبان رطب
اللسان ہو ✤ تاکہ حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ
ذِکْرَہٗ پر عامل بیگمان ہو ✤ اور بزودی حصول مقصد
قلبی سے فیضیاب بمدد مستعان ہو ✤ اور یہ
مضمون فیض مشحون نزنم ہر زبان و ہر آن ہے

شعر

تا درتنِ آزردہ روان خواہد بود

ذکرِ تو مرا مونسِ جان خواہد بود ؎

اور وہ قصیدۂ حمیدہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یَا سَیِّدِیْ غَوْثَ الْوَرٰی یَا سَیِّدَ السَّادَات

یَا عُرْوَتِیْ نُوْرَ الْھُدٰی یَا قَاضِیَ الْحَاجَات

یَا خَازِنَ الْاَسْرَارِ کَبِدَ الْمُصْطَفٰی بَحْرَ الْحِکَم

یَا غَافِرَ الْاَوْزَارِ عَنَّا قَاضِیَ الْقُضَات

یَا حُجَّۃَ الْعُشَّاقِ مِصْبَاحَ الدُّجٰی بَحْرَ النِّعَم

مَغْبُوْطَ مَعْشُوْقِیْنَ مُحْیِ الدِّیْنِ یَا الْبَرَکَات

یَا مُھْجَۃَ الْعِرْفَانِ یَا شَمْسَ الْعُلٰی مَوْلَی الْکَرَم

یَا صَادِقَ الْاَقْوَالِ وَالْاَحْوَالِ وَالْاَوْقَات

یَا مَعْدِنَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَرْزَاقِ مَحْفُوْظَ الشِّیَم

یَا عَیْنَ اِنْسَانِ الْوِصَالِ الْمُوْرِثِ الْمَرْضَات

یَا سِرَّ اَسْرَارِ الْمَعَانِیْ سِرَّ اَخْبَارِ الْاَزَل

یَا دَافِعَ الْاَھْوَالِ عَنَّا کَاشِفَ الْکُرُبَات

یَا عَالِمَ الْعِلْمِ اللَّدُنِّیْ مَظْھَرَ الْکَنْزِ الْخَفِیْ

يا صاحب القدم العلى يا هادي النسمات

يا خضر عين العلم موسى في الشريعة ظاهر

يا سر اسرار الفدا منه كعبة الحالات

يا من وراء من وراء من ورى كل الورى

يا نازع القدر القضا يا قبلة السجدات

يا عين اعيان الكمال لمن يهدي بعينه

يا حامي الفقراء ابدا ماحي البدعات

يا فرد افراد الفرائد قطب اقطاب الامم

سلطان اعيان الاكارم صاحب الطاعات

يا بدر بين الاصفياء وصدر بين الاتقياء

يا شمس فلك الاهتداء منور المهجات

يا منتهى املي مدار العالمين باسرهم

يا غوث اغياث الورى يا دافع الحسرات

ملجا مريديه وضامنهم كفيل الزائرين

عند المهيمن في سقوط الوزر والحوبات

ذخري وبه فخر اصحاب الولاية كلهم

فخري وعيد ذخر اهل الوصل والخيرات

طوبى لمن طوبى لمن فاسمع بشارته العلى

لِلنَّاظِرِيْنَ جَمَالُهُ مَعَ اَصْدَقِ النِّيَّاتِ

يَا مَنْ فُتُوْحُ الْغَيْبِ مِنْ مِّنْهَاجِهٖ مَفْتُوْحٌ

ذَا غُنْيَةٌ لِّلطَّالِبِيْنَ وَمَجْمَعُ الْحَسَنَاتِ

هَا فَتْحُهُ رَبَّانِيٌّ ذَا فَيْضُهُ رَحْمَانِيٌّ

فِيْ فَضْلِهٖ صَمَدَانِيٌّ ذَا الْعِزِّ وَالْقُرُبَاتِ

بَابُ الشُّهُوْدِ لِقَصْرِهٖ غَيْرُ الْقَفِيْلِ بِعَصْرِهٖ

وَالْخَدْعُ مِنْ اَثَرِهٖ مَامُوْنَةُ الْخَدَعَاتِ

مِنْهُ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَتَوَقَّدُ لَيْلًا لِّلدُّجٰى

وَحَدِيْثُهُ شَمْسُ الضُّحٰى مَعَ اَشِعَّةِ اللَّمَعَاتِ

تَاللّٰهِ دِيْنُ الْمُصْطَفٰى قَدْ نَالَ مِنْ غَوْثِ الْوَرٰى

رُوْحَ الْحَيَاتِ مَعَ الْبَقَاءِ فِيْ اَرْفَعِ الدَّرَجَاتِ

اَللّٰهُ لَمْ يَخْلُقْهُ مَحْبُوْبًا بِمَحْضٍ مَوَدَّتٍ

اِلَّا لِنَشْرِ مَحَاسِنٍ فِي الْاِنْسِ وَالْجِنَّاتِ

اَللّٰهُ فَضَّلَهُ وَاَعْلٰى قَدَمَهُ فَوْقَ الرِّقَابِ

رَغْمًا لِّمُنْكِرِهٖ شَقِيِّ الْاَصْلِ وَالْفَرْعَاتِ

ذُوْ مَوْهِبَاتٍ صَارَ صِيْتُ جَلَالِهٖ وَنَوَالِهٖ

فِيْ جُمْلَةِ الْاَقْطَارِ بِالْاَمْثَالِ فِي الْحَضَرَاتِ

شَرَفُ الْاَعَاظِمِ لِشَرَفِ الْاَشْرَافِ كَهْفُ الْاَوْلِيَا

خلع الاله اكرم الطف الالطاف بالترمات
اعلى الاهالى والآلى بالمعالى والنعم
اعنى اللآلى فى عقود النظم والنثرات
قامت اياديك فى رقاب الناس كالاطواق
فى عنق كل حاملة فى الحرم والميقات
لكن فى هذا الخيرى كل شعر منبت
من فيض فضلك يا فؤادى ماطر المطرات
فامطر عليه يا مغيثى دائما متفضلا
مطر الايادى مثل ما امطرتها فى الآتى

ما غرو فى الوثقى سوى امداد حضرة العلى
فى خط وزرى والعنا فى ساعة العسرات
لا زلت فى صدر الكمال السرمدى ممجدا
وكذا نقابة حضرة الاولاد بالخدمات
وعليك لطف الحق يا سر النبى المصطفى
وسلامه ما فاح عرف اللطف والصلوات

قطعہ تاریخ

بعد حمد خالق ارباب فرحت در جہان
بہر اصحاب حضوری سالکان صادقان

بعد نعتِ مصطفا و آل و اصحاب شِ حمد
مقتدائے جملہ عالم سیّدِ ہر انس و جان
بشنوائے جویائی اسبابِ ہدایت باسرور
چونکہ از گلزارِ حسنی این گلِ روح و روان
نکہتِ بخشید بحیرِ دوستانِ مصطفا
پس چو بلبل شیفتہ بر وی شدہ پیر و جوان
این ترنم بلبلان کردہ بصوتِ صدق و سوز
این گلِ گلزارِ حسنی باد مصئون از خزان
یا الٰہی کے شود شکرِ تو از بلبل ادا

بلکہ از گلزارِ حسنی فیض بخشے ہر زمان
عجزِ بلبل عجزِ ہر گُل شکرِ تو زیبد ضرور
چہ کہ احصائے نعم دشوار نزدِ کاملان
وے غیوری جامعِ جملہ نعم سرمد ثنا
این گلِ گلزارِ حسنی رحمتِ حق جاودان

۸ ۱۳ ھ

نورِ صلوٰۃ خدا بر فرقِ احمد و آلِ و
شد تعلق تا بہر لحظہ بیدا ز بیان

تھا جس کا انتظار وہ شاہ کار آ گیا

ظفر علی خان (مدیر ''زمیں دار'') اور ابوالکلام آزاد (مدیر ''الہلال'') کے

نقال شاعر اور صحافی آغا شورش کاشمیری (مدیر ''چٹان''، لاہور)

کی نظم ونثر کا دندان شکن جواب

حسان سے شورش کے خدا کانپ رہے ہیں

نقیب الاولیا، لسان القوم

امیر البیان میر حسان الحیدری سہروردی

(مدیر اعلیٰ: ہفت روزہ ''طوفان''، ملتان)

کی شاہ کار نظم ونثر پر مشتمل مجموعہ

جو انھوں نے اکابر اہل سنت کے دفاع میں شورش کاشمیری کے خلاف بہ طور

''جوابِ آں غزل'' تحریر فرمائی

اِس مجموعہ میں طوفان ۱۹۶۲ء میں طبع شدہ نظمیں، طوفان کے خارا شگاف اِداریے اور طوفان کے بعد لکھی گئی نظمیں جمع کر کے اِس مجموعہ کو دو آتشہ بل کہ سہ آتشہ بنا دیا گیا ہے جس نے ایک وقت میں اہل دیوبند اور گستاخانِ رسول کی نیندیں حرام کر دی تھیں

نصف صدی گزر جانے کے بعد مذہبی ادب کے اِس عظیم ورثے کو منظر عام پر لایا جا رہا ہے
جس کا مدت سے عوام وخواص تقاضا کر رہے تھے

زیر ترتیب

اہل سنت میں نایاب علمی کتابوں کی بہار

(مستقبل قریب میں مختلف سنی اداروں سے طبع ہونے والی کتب)

۱- السبیل: پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری
۲- قصیدتان رائعتان (ترجمہ): اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی
۳- هدية الشيعتين: حضرت مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری
۴- فیضیہ: ادیبِ ہند مولانا فیض الحسن سہارن پوری
۵- آداب المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی، (مترجم:) مولانا رحمت اللہ کیرانوی
۶- الآیۃ الکبریٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ: پروفیسر مولانا اصغر علی روحی
۷- اخبارِ نجات: مولانا وکیل احمد سکندر پوری
۸- تحفۃ الصوفیہ و تحفۃ السالکین: مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی
۹- کشف الحجاب: قاری عبد الرحمٰن انصاری پانی پتی
۱۰- شاہ فضلِ رحمٰن گنج مراد آبادی کے حالات و ملفوظات و تبرکات پر مشتمل ۷ کتابوں کا مجموعہ
۱۱- تذکرۂ نوری: غلام شبر قادری بدایونی
۱۲- اکمل التاریخ: مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی
۱۳- کتاب العقل: شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی
۱۴- اِمتیازِ حق: راجا غلام محمد
۱۵- اِقبال کا آخری معرکہ: سیّد نور محمد قادری
۱۶- حدائق الحنفیہ: مولوی فقیر محمد جہلمی

''دارُالاسلام'' کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المُبین مع تنقید وتبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَال فِيْ لِحْيَةِ الرِّجَال

پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ

4- شَرْحُ الْمِرْقَاةِ (شَرْح شَمْسِ الْعُلَمَاء) لِشَمْسِ الْعُلَمَاء الْمَوْلَوِي مُحَمَّد عَبْدِ الْحَقِّ ابْنِ الْاِمَام مُحَمَّد فَضْل حَقّ الْعُمَرِي الْخَيْرَابَادِي

وَ يَلِيْه: رسالة فی الوُجُوْدِ الرَّابِطِی لِلسَّیِّدِ الحَکِیْم بَرَکَات اَحْمَد التُّوْنکِی رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

5- ابحاث ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، محشی: مولوی فقیر محمد جہلمی، تحقیق: خورشید احمد سعیدی

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: حکیم سیّد محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ''جامِ نور''، دہلی)

8- حیاتِ اُستاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلامِ رسول سعیدی (دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولودِ کعبہ کون؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ پیر سائیں غلامِ رسول قاسمی حفظہ اللہ

10- مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه ؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ علامہ محمد صدیق ہزاروی حفظہ اللہ

11- اَلصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه: مولانا غلامِ دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

12- توثیقِ صاحبین: فیصل خان رضوی

13- دفاعِ سیّدنا امیر معاویہ: شیخ محمد حیات سندھی، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، مولانا عبدالقادر بدایونی، علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی، پیر سائیں غلامِ رسول قاسمی

14- افضلیتِ سیّدنا صدیقِ اکبر پر اجماعِ اُمت: فیصل خان رضوی

15- زبدۃ التحقیق کی روایات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ: فیصل خان رضوی

16- رسائل مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والدِ ابوالکلام آزاد)

17- اِسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ: علامہ محمد جاوید احمد عنبر مصباحی — زیرِ طبع

18- مدحتِ اِمام زین العابدین: ابو فراس فرزدق تمیمی، تحقیق و ترجمہ: اُسید الحق قادری — //

19- مجیرِ معظم شرح اکسیرِ اعظم: اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا بریلوی، مترجم: مولانا محمد احمد مصباحی — //

20- دیوانِ فضل حق خیر آبادی، دراسة و تحقیق: ڈاکٹر سلمہ فردوس سیہول — //

21- کلیاتِ کافی: سلطانِ نعت گویاں حضرت مولانا سیّد کفایت علی کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ — //

دارُالاِسلام

اکابرِ اسلام کی علمی وراثت
کے اِحیا کے لیے وقف اِدارہ
جہاں
تحقیق کے قدیم و جدید اسالیب
کا خوب صورت اِمتزاج
نظر آئے گا

دارُالاِسلام
C-8 محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ لاہور
Cell:0321-9425765